مصاحف کو معدوم کرنے کا حکم دیا تھا یہ وہ مصاحف تھے جن میں قرآنی الفاظ کے ساتھ تفسیری الفاظ اور منسوخ التلاوۃ آیتیں بھی لکھی ہوئیں تھیں آپ لکھتے ہیں

اس زمانہ میں اکثر لوگوں نے اپنے اپنے مصحف میں اپنی یادداشت کے لئے تفسیری الفاظ اور منسوخ التلاوۃ آیتیں قرآن شریف کی آیتوں کے ساتھ ملا کر لکھ لی تھیں اس وقت تو ان لوگوں کو کسی قسم کے اشتباہ کا اندیشہ نہ تھا لیکن اگر وہ مصاحف رہ جاتے تو آئندہ نسلوں کو بہت اشتباہ ہوتا یہ پتہ نہ چلتا کہ لفظ قرآنی کون ہے اور تفسیری لفظ کون ہے منسوخ التلاوۃ وہ کون کون آیات ہیں اور غیر منسوخ کون کون لہذا حضرت عثمان نے بمشورہ جمہور صحابہ ان مصاحف کو معدوم کر دیا اور ان کے معدوم کرنے کی سب سے بہتر صورت یہی تھی کہ ان کو جلادیا جائے۔۔۔۔ پھر یہ بھی دیکھنے کی بات ہے کہ جب تفسیری الفاظ بھی قرآن کے ساتھ مخلوط تھے تو آیا اس مجموعہ کو قرآن کہا جاسکتا ہے یا نہیں ؟اگر شیعہ عالم کسی روایت سے یہ ثابت کر دیں کہ حضرت عثمان نے جن مصاحف کو جلانے کا حکم دیا تھا ان میں خالص قرآن تھا اور منسوخ التلاوۃ آیتیں اس میں نہ تھی تو جو انعام وہ اپنے منھ سے مانگیں ان کو دیا جائے گا(تنبیہ الحائرین ص ۱۵۳)

ابن ابی داؤد اور ابن الانباری نے آل ابی طلحہ کے حوالہ سے ایک یہ بات بھی نقل کی ہے کہ حضرت عثمان نے ان تمام مصاحف کو حضور ﷺ کی قبر مبارک اور منبر انور کے درمیان دفن کر دیا تھا دفن عثمان المصاحف بين القبر والمنبر (موسوعۃ آثار الصحابۃ ج ۲ ص ۴۰) واللہ تعالی اعلم بالصواب

اللہ تعالی نے حضرت عثمان کے جمع قرآن کو اس قدر قبولیت عطا فرمائی کہ آج پوری دنیا میں اللہ کا وہی کلام پڑھا اور پڑھایا جا رہا ہے جسے حضرت عثمان غنی نے صحابہ کے مشورہ سے جمع

Scanned with CamScanner

کر کے امت کے حوالہ کیا۔ اور یہی قرآن قیامت تک امت کے ہاتھوں میں محفوظ و موجود رہے گا اور اللہ کے کلام سے اس کے بندے ہدایت لیتے رہیں گے۔ کیا شیخ القراء امام حفص امام عاصم کے شاگرد رشید نہیں اور امام عاصم زر بن حبیش کے شاگرد نہیں اور زر بن حبیش حضرت عثمان کے تلمیذ اجل نہیں؟ اور ان سب کی قرآنی خدمات کا اجر و ثواب حضرت عثمان غنی کے اعمال صالحہ کی فہرست میں مزید اضافہ نہیں کر رہا ہے اور قیامت تک یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ نہیں تو اور کیا ہے؟ فرضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ

اب جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ موجودہ قرآن اللہ کا وہ کلام نہیں جو اللہ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تھا اور حضور ﷺ اپنی نمازوں میں جس کی تلاوت کرتے تھے بلکہ یہ قرآن صحابہ کا ترتیب شدہ ہے جس میں تبدیل و تحریف ہے جبکہ اصل قرآن حضرت علیؓ کے پاس تھا اور ان کے بعد ان کے خاندان سے گزرتا ہوا امام مہدی کے پاس پہنچ گیا اور وہ اسے لے کر عراق کے ایک غار میں چلے گئے اور وہ وہاں اکیلے ہی اس کی زیارت و تلاوت کرتے ہیں آپ جب قرب قیامت اس غار سے باہر آئیں گے تو اپنے ساتھ وہ قرآن بھی لائیں گے اور پھر مسلمان اس اصل قرآن کی زیارت و تلاوت کر سکیں گے تو آپ ہی سوچیں کہ کیا یہ عقیدہ کسی مسلمان کا ہو سکتا ہے

علامہ حسین بن محمد نوری الطبرسی (۱۳۲۰ھ) کا شمار شیعہ مذہب کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے موصوف ایک صدی پہلے ہوئے ہیں انہوں نے ۱۲۹۲ھ میں ﴿فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب﴾ کے نام سے ایک مستقل کتاب اپنے اس عقیدے پر لکھی ہے اور اس میں شیعہ روایات اور ان کے اکابر کے بیانات سے تحریف قرآن کے شیعہ عقیدہ کو بڑی تفصیل سے پیش کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ لکھنے والا کوئی یہودی عالم

Scanned with CamScanner

ہے جو سیاہ لباس اوڑھے بیٹھا لکھ رہا ہے علامہ نوری طبرسی لکھتا ہے :

وقد ادعى تواتره جماعة منهم المولیٰ محمد صالح فی شرح الكافی حيث قال... واسقاط بعض القرآن وتحريفه ثبت من طرقنا بالتواتر معنى كما يظهر لمن تأمل فی كتب الاحاديث من اولها الى آخرها ومنهم الفاضل قاضی القضاة علی بن عبد العالی علی ماحكی السيد.. ومنهم الشيخ المحدث الجليل ابوالحسن الشريف فی مقدمات تفسيره ومنهم العلامه المجلسی (فصل الخطاب ص ۳۲۸)

(ترجمہ) موجودہ قرآن میں تبدیلی کا ایک جماعت نے تواتر کا دعوے کیا ہے ان میں مولانا محمد صالح بھی ہیں انہوں نے شرح الکافی میں لکھا ہے قرآن سے بعض مضامین کو نکال دینا اور اس میں تحریف ہونا ہمارے طرق حدیث میں تواتر معنوی سے ثابت ہو چکا جو ہماری کتب حدیث کو اول سے لے کر آخر تک غور سے مطالعہ کرے گا اس پر یہ بات ظاہر ہو جائے گی انہی میں قاضی القضاۃ علی بن عبدالعالی ہیں جیسا کہ سید نے ان سے روایت کیا ہے انہی میں فاضل ابو الحسن الشریف ہیں اور انہی میں محمد باقر مجلسی ہیں۔

علامہ نوری نے اسی کتاب میں شیعہ محدث نعمت اللہ جزائری کے حوالہ سے اس عقیدہ کو مزید کھل کر لکھا ہے

وهی كثيرة جدا حتى قال السيد نعمت الله الجزائری فی بعض مؤلفاته كما حكی عنه ان الاخبار الدالة على ذلك تزيد على الفی حديث وادعى استفاضتها جماعة كالمفيد والمحقق الداماد والعلامة

المجلسی وغیرهم بل الشیخ ایضا صرح فی التبیان بکثرتها بل ادعی تواترها جماعة یاتی ذکرهم فی آخر المبحث (ایضاص ۲۲۷)

قرآن کی تحریف کی روایات یقیناً بہت زیادہ ہیں حتی کہ سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تالیفات میں لکھا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ جو حدیثیں تحریف پر دلالت کرتی ہیں وہ دو ہزار حدیث سے زیادہ ہیں اور ایک جماعت نے ان کے مستفیض ہونے کا دعوی کیا ہے جیسے مفید محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیر ہم بلکہ شیخ نے بھی تبیان میں تصریح کی ہے کہ یہ روایت بکثرت ہیں بلکہ ایک جماعت محدثین نے ان روایتوں کے متواتر ہونے کا دعوی کیا ہے۔۔(ماخوذ از تنبیہ الحائرین ص ۴۱)

موصوف کو یہ لکھتے ہوئے بھی ذرا حیاء نہ آئی کہ حضرت عثمان تو قواعد عربیہ سے بھی بے خبر تھے اور انہیں لکھنا بھی نہ آتا تھا جبکہ تحریف سے پاک قرآن صرف حضرت علیؓ کے پاس تھا اور وہ اب امام مہدی کے پاس ایک خفیہ غار میں ہے موصوف لکھتے ہیں

فقال لهم علی علیه السلام لن تروه بعد هذا الیوم ولایراه احد حتی یظهر ولدی المهدی علیه السلام وفی ذلك القرآن زیادة کثیرة وهو خال من التحریف ………… وهذا القرآن الموجود الان فی ایدی الناس هو خط عثمان وسموه الامام…… ومن ثم تری قواعد خطه تخالف قواعد العربیة مثل کتابة الالف بعد واو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغیر ذلك وسموه رسم الخط القرآنی ولم یعلموا انه من عدم اطلاع عثمان علی قواعد العربیة والخط (انوار

نعمانیہ ج ۲ ص ۳۶۱ فصل الخطاب ص ۱۶۰)

اس سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ جو لوگ اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں اور کھلے عام قرآن کریم کی موجودہ ترتیب کو غلط کہتے وہ در حقیقت قرآن کریم کے بارے میں شک اور تردد پیدا کرتے ہیں اور قرآن کے بارے میں شک وتردد کی فضا پیدا کرنا اور لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرنا کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

المراء فی القرآن کفر (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۷۶)

قرآن میں شک وتردد کرنا کفر ہے

امام ابو عبد اللہ القرطبی (۶۷۱ھ) امام ابو بکر الانباری سے نقل کرتے ہیں

ومن أفسد نظم القرآن فقد كفر به ماورد على محمد ﷺ ماحكاه عن ربه تعالى (الجامع لاحکام القرآن ج ۱ ص ۶۲)

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم کی اس ترتیب کو غلط قرار دیا اس نے قرآن کا انکار کیا اور یہ کفر ہے اور اس نے حضور اکرم ﷺ پر اس کتاب کے بارے میں جو آپ نے خدا کی طرف سے روایت کی ہے رد کیا ہے

سو کسی مسلمان کا کام نہیں کہ وہ موجودہ قرآن یا اس کی ترتیب کے بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار ہو اور مسلمانوں میں بدگمانیاں پیدا کرتا پھرے۔ حضور ﷺ کے خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی اور صحابہ کرام کی عداوت میں اس حد تک چلے جانا کہ موجودہ قرآن کو قرآن ہی نہ مانا جائے اسے کفر والحاد اور قساوت وشقاوت کے سوا اور کیا جا سکتا ہے؟

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی حدیثی خدمات

⇜...... حضرت عثمان غنی قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں آپ چوتھے مسلمان ہیں آپ
آنحضرت ﷺ کے ساتھ کم وبیش نبوت کی پوری زندگی رہے اور سفر وحضر میں آپ کے
ساتھی ہوئے آپ حضور ﷺ کے دو مرتبہ داماد بنے اور حضور ﷺ کے گھر آپ کا آنا جانا
رہتا تھا خود حضور ﷺ بھی اپنی صاجزادی (حضرت رقیہ پھر حضرت ام کلثوم سلام اللہ
علیھما) سے ملنے کے لئے آپ کے ہاں تشریف لاتے تھے حضور ﷺ کے تیئیس سالہ دور
نبوت میں آپ نے حضور ﷺ سے بلاواسطہ حدیث کی سماعت فرمائی ہے اور آپ کی
مجلسوں میں حاضر ہو کر براہ راست آپ سے استفادہ کی سعادت پائی ہے آپ حدیث بیان
کرتے وقت کبھی اس طرح لوگوں کو مخاطب فرماتے

(یا ایھا الناس انی احدثکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ ﷺ یقول

مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۰)

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ نے بھی حضرت ابو بکر صدیق کی طرح احادیث کم روایت
کی ہیں محدثین آپ کو قلیل الحدیث بتاتے ہیں امام ابی یعلی احمد بن علی الموصلی محدث (
۳۰۷ھ) لکھتے ہیں

عن عثمان بن عفان قال...... وکان قلیل الحدیث عن رسول اللہ

ﷺ (مسند ابی یعلی ج ا ص ۱۵۴)

آپ سے مروی احادیث کی کل تعداد ۱۴۶ ہے ان میں سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آپ کی ۱۶ احدیثیں مروی ہیں

روی له عن رسول الله ﷺ مائة حديث وستة اربعون حديثا (تاریخ الخلفاء (ص ۱۱۶)

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حضرت عثمان کو احادیث رسول سے کوئی غرض اور دلچسپی نہ تھا یا آپ کو اس سے زیادہ حدیثیں معلوم نہ تھیں یا آپ کے دل میں احادیث رسول کی کوئی عظمت نہ تھی یا آپ ان احادیث کے بارے میں یہ عقیدہ نہ رکھتے تھے کہ اسے روایت کرنا بھی ضروری ہے تاکہ اگلی امت اس پر عمل پیرا ہو سکے بلکہ آپ کے اس کم روایت کرنے کا سبب در حقیقت آپ کا ایک خوف تھا اور وہ خوف بھی حدیث رسول ہی کی وجہ سے تھا آپ خود فرماتے ہیں

مالیمنعنی ان أحدث عن رسول الله ﷺ ان لا أكون اوعى أصحابه عنه ولكنى أشهد لسمعته يقول من قال عليّ مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار (مسند احمد ج ا ص ۱۰۵)

(ترجمہ) مجھے آنحضرت ﷺ کی احادیث کی روایت کرنے سے یہ بات نہیں روکتی کہ میں دوسرے اصحاب سے حدیثوں کے یاد رکھنے میں کچھ کم ہوں بلکہ میں اس لئے کم روایت کرتا ہوں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے میری طرف کوئی ایسی بات لگائی جو میں نے نہ کہی ہو تو اسے چاہئیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

Scanned with CamScanner

حضرت عامر بن سعید کہتے ہیں

سمعت عثمان بن عفان يقول والله ما يمنعني ان احدث عن رسول الله ﷺ انی لا اكون اوعاهم لحديثه ولكن اشهد انى سمعته يقول من قال علی ما لم أقل فليتبوا مقعده من النار (مسند ابی داؤد طیالسی ص ۱۴)

حضرت عثمان حضرت عمر فاروق کی طرح روایت حدیث کے باب میں بہت سخت تھے اور آپ روایت کرتے ہوئے بہت ڈرتے تھے عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں۔

مارايت أحدا من أصحاب رسول الله كان اذا حدث أتم حديثا ولاأحسن من عثمان بن عفان الا انه كان رجلا يهاب الحديث (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۵۷)

(ترجمہ) میں نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو سوائے حضرت عثمان بن عفان کے نہیں پایا کہ جب وہ حدیث بیان کرتے تو زیادہ مکمل اور احسن طریقے سے کرتے البتہ آپ حدیث بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے۔

روایت حدیث کا مسئلہ چونکہ انتہائی احتیاط کا تقاضا کرتا ہے اسی لئے آپ اس میں بہت محتاط تھے اور آپ نے اپنے دور خلافت میں لوگوں کو اسی احتیاط کی تاکید کی تھی آپ کبھی کبھی اس باب میں سختی سے بھی کام لیتے تھے لیکن اس سے یہ سمجھنا کہ حضرت عثمانؓ کو حدیث کی آگے روایت کرنا پسند نہیں تھا ہرگز درست نہیں ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان کا حدیثوں کی اشاعت کے متعلق حال یہ تھا کہ قریب ایک سو

Scanned with CamScanner

چالیس احادیث کے کتب معتبرہ میں ایسی سندوں کے ساتھ جن میں واسطہ
بڑے بڑے مرتبہ کے صحابہ اور تابعین ہیں ان کی مسند میں سے لوگوں کے
ہاتھوں میں موجود ہیں جبکہ چالیس حدیثوں کی فضیلت اس درجہ کی ہو گی کہ
قیامت کے دن ان کا حافظ علماء کی جماعت میں اٹھایا جائے گا تو ایک سو چالیس
احادیث کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے پھر جب آپ اپنے خطبوں میں
اعمال کے فضائل بیان کرتے تھے تو ان کا نفس حاضرین پر بہت اثر انداز ہوتا
تھا...... اور احادیث فضائل پر عمل کرنے کے بارے میں آپ سعی بلیغ کرتے
تھے اور آپ کی طبع سلیم اس کی پیروی کرتی تھی (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۲۲)

(حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اپنے بیان کی تائید میں کچھ مثالیں بھی پیش کیں ہیں۔
خواہش مند حضرات ازالۃ الخفاء کا مطالعہ فرمائیں)

حضور ﷺ کے صحابہ میں حدیث کے سب سے بڑے حافظ اور راوی شیخ الحدیث حضرت
ابوہریرہ ہیں آپ حضرت عثمان غنی کے بہت قریب تھے حضرت عثمان کے ہاں اگر روایت
حدیث کسی پہلو سے بھی درست نہ تھا تو آپ حضرت ابوہریرہ کو کبھی اس کی اجازت نہ دیتے
آپ کو حضرت ابوہریرہ اور دوسرے حفاظ حدیث صحابہ کے علم و فہم اور حفظ و صدق پر پورا
پورا اعتماد تھا۔ اگر خدانخواستہ حضرت ابوہریرہؓ کی ذات کسی درجے میں بھی آپ کے ہاں
مشکوک ہوتی یا آپ کی دیانت کسی پہلو سے بھی مجروح ہوتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر
آپ نے بلوائیوں کی شورش کے موقع پر اپنی جگہ حضرت ابوہریرہ کو کیوں امامت کیلئے
منتخب کیا؟ حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں

لما حوصر عثمان ولی أبا هريرة على الصلاة......... الخ (رياض

Scanned with CamScanner

ج ۳ ص ۶۲ جامع الاصول لابن اثیر الجزری ج ۴ ص ۱۲۹)

(ترجمہ) جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو ہریرہ کو نماز کی امامت کیلئے مقرر فرمایا

اگر حضرت عثمان غنیؓ کی نظر میں حضرت ابو ہریرہؓ مجروح شخصیت کے درجے میں تھے تو نماز جیسی مقدس ترین عبادت میں آپ نے ولایت (یعنی امامت) کا یہ اعزاز آپ ہی کو کیوں دیا؟ اور پھر کسی دوسرے کی نیابت میں نہیں خود اپنی ہی نیابت میں انہیں کیوں بھیجا۔ حضرت عثمان کا یہ فعل اس بات کی کھلی گواہی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ حضرت عثمان کی نظر میں دیانت و شرافت کے بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔

اگر حضرت عثمان غنی حضرت ابو ہریرہ کو لائق اعتماد نہیں جانتے تھے تو آپ ہی بتائیں کیا آپ حضرت عثمان کے خلاف برپا کی گئی بغاوت کے خلاف کھل کر حمایت میں آتے؟ کیا حضرت ابو ہریرہ نے حضرت عثمان غنی کے سامنے پورے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے یہ نہیں کہا تھا کہ

یا قوم مالی أدعوکم الی النجاة وتدعوننی الی النار (تاریخ طبری ج ۴ ص ۳۸۹)

(ترجمہ) اے قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلا رہے ہو

پھر کیا آپ نے بر سر عام حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنائی تھی؟

إنی سمعت رسول الله ﷺ یقول إنکم تلقون بعدی فتنة واختلافا فقال له قائل من الناس فمن لنا یا رسول الله قال علیکم بالامین

Scanned with CamScanner

واصحابه وهو يشير إلى عثمان بذلك (مسند احمد ج ۳ ص ۱۸)

میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے کہ تم میرے بعد فتنہ واختلاف کی لپیٹ میں ڈالے جاؤ گے کہنے والے نے کہا کہ حضور اس وقت ہم کس کے ساتھ رہیں ارشاد فرمایا کہ تم امین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چمٹے رہنا اور اس سے حضرت عثمان کی جانب اشارہ تھا

جب حضرت ابو ہریرہ حضرت عثمان کی حمایت میں تلوار لٹکائے نکلنے لگے تو حضرت عثمان نے انہیں روکا اور فرمایا اپنی تلوار پھینک دو میں تمہارے ہاتھوں کسی کا خون ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا کیا تو چاہتا ہے کہ تو ہم سب کو قتل کر دے اگر تو نے ایسا کیا تو یہ ایک آدمی کا قتل نہ ہو گا بلکہ انسانیت کا قتل ہو گا

فانك والله ان قتلت رجلا واحدا فكانما قتل الناس جميعا قال فرجعت ولم اقاتل (دیکھئے طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۵۱)

ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ شیخ الحدیث حضرت ابو ہریرہ حضرت عثمان غنی کے ہاں بہت لائق احترام صحابی تھے اور آپ کے دل میں حضرت ابو ہریرہ کے بارے میں کوئی بوجھ نہ تھا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ حضور علیہ السلام پر غلط باتیں منسوب کریں اور حضور کے صحابی اور داماد اور امیر المؤمنین ان کو کچھ نہ کہیں اور کھلا چھوڑ دیں۔

اس سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت عثمان کے ہاں روایت حدیث ہر گز شجر ممنوعہ نہ تھا آپ اسے صرف درست نہیں ضروری بھی سمجھتے تھے اور جو لوگ اس سلسلے کی خدمات انجام دے رہے تھے آپ انہیں تحسین کی نگاہ سے دیکھتے تھے تاہم آپ اس بارے میں خود بہت محتاط تھے اور چاہتے تھے کہ جو لوگ حدیث کی روایت کرتے ہیں وہ بھی اسی احتیاط سے

Scanned with CamScanner

کام لیں آپ کو جن لوگوں پر اعتماد تھا آپ انہیں روایت حدیث کرنے سے کبھی نہ روکتے تھے آپ حضور علیہ السلام کی حدیث کو دین کا دوسرا ماخذ اور اس کی خدمت کو اسلام کی ہی خدمت سمجھتے تھے

حضرت عثمان غنی کے شاگردان حدیث

حضرت عثمان غنی سے یوں تو بہت سے صحابہ اور تابعین نے حضور علیہ السلام کی حدیثوں کو سنا لیکن ان میں سے کچھ ایسے حضرات ہیں جنہوں نے آپ سے سنی روایات کو آگے نقل کیا ہے آپ سے جن صحابہ اور تابعین نے باقاعدہ فیض پایا ہے ان کے نام دیکھئے امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وروی جملة کثیرة من العلم روی عنه بنوه عمرو وابان وسعید ومولاه حمران وانس بن مالك وابوامامة بن سهل والاحنف بن قیس وسعید بن مسیب وابووائل وطارق بن شهاب وابوعبدالرحمن السلمی وعلقمة بن قیس ومالك بن اوس بن الحدثان وخلق سواهم

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹)

آپ علوم اسلام کے ایک بڑے حصہ کے راوی ہیں آپ کے تینوں صاحبزادے عمرو اور سعید اور ابان اور غلام حمران نے آپ سے علم حاصل کیا حضرت انس بن مالک ابو امامہ احنف بن قیس سعید بن مسیب ابووائل طارق بن شہاب ابو عبدالرحمن اسلمی علقمہ بن قیس مالک بن اوس اور دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی آپ سے کتاب وسنت کا علم پایا ہے

Scanned with CamScanner

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں۔

روی عنہ زید بن خالد الجھنی وابن الزبیر والسائب بن یزید وانس بن مالک وزید بن ثابت وسلمۃ بن الاکوع وابوامامۃ الباھلی وابن عباس وابن عمر وعبداللہ بن مغفل وابو قتادۃ وابوھریرۃ وآخرون من الصحابۃ رضی اللہ عنھم وخلائق من التابعین (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) نے اس کے علاوہ اور بھی نام بتائے ہیں جو یہ ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عمران بن حصین حضرت سہل بن حنیف عبدالرحمن بن ابی عمرۃ عبید اللہ بن عدی عبدالرحمن بن حارث ابو عبید مولی ابو ازھر سعید بن العاص حصین بن منذر شفیق بن سلمۃ مالک بن ابی عامر محمود بن لبید عبداللہ بن شفیق ابو سلمۃ محمد بن علی بن ابی طالب یوسف مروان بن حکم ابو سہلۃ ابو صالح ھانی البربری۔

حضرت عثمان بن غنی کے حدیث کے بڑے شاگردوں پر ایک نظر ڈالئے اور اندازہ کیجئے کہ حضرت عثمان کس اونچے درجہ حدیث کے عالم تھے۔ ہم ان میں سے کچھ کا تذکرہ یہاں کئے دیتے ہیں

☆...... حضرت آپ کے شاگردان حدیث کا مختصر تعارف...... ☆

☆...... سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (۳۲ھ)

آپ خلفائے راشدین کے بعد سب سے افضل ترین صحابی سمجھے جاتے ہیں سابقین اولین اور بدری صحابہ میں سے ہیں آپ حضرت عمرؓ سے پہلے اسلام لائے حضور ﷺ نے ان کے

Scanned with CamScanner

بارے میں فرمایا کہ جو قرآن کو تازہ بتازہ پڑھنا چاہتا ہے وہ ابن مسعود کی قرات پر پڑھے آپ نے انہیں قرآن کا عالم کہا اور آپ کے طریقے سے تمسک حاصل کرنے کی تاکید کی صحابہ کرام میں آپ علمی شہرت کے حامل تھے حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ آپ حضور ﷺ کے بہت قریب تھے (تذکرہ ص ۳۶) حضرت زبیر کہتے ہیں کہ آپ حضور ﷺ کے بعد مکہ میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو بلند آواز میں پڑھا اور کفار مکہ کو جہرا سنایا کان اول من جهر بالقرآن بمكة بعد رسول الله ﷺ عبدالله بن مسعود (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۳۸۳) جب لوگ رات کو سو جاتے تو حضرت عبداللہ بن مسعود اپنے رب کے سامنے رکوع و سجود کرتے ہوئے کھڑے رہتے اور پھر شہد کی مکھی کی بھنبھاہٹ کی طرح آپ کی تلاوت کی گنگناہٹ سنائی دیا کرتی تھی حتی کہ صبح ہو جاتی (الکلمات الحسان ص ۱۰۹۔ تحفۃ الحجاز فی فضائل الحفاظ ص ۴۶)

حضرت عمر فاروق آپ کا بہت احترام کرتے تھے آپ انہیں اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں مگر آپ نے اہل کوفہ کے لئے آپ کو معلم بنا کر بھیجا اور انہیں حضور ﷺ کا اعلی درجہ کا صحابی کہا بڑے بڑے صحابہ اپنی علمی مشکلات میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے آپ نے حدیث بھی جمع کی تھی آپ کے بیٹے حضرت عبدالرحمن قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ان کے والد نے حدیث لکھی تھی اور وہ ان کے پاس تھی (جامع بیان العلم ج ۱ ص ۱۷) حافظ ابن تیمیہ آپ کے بارے میں لکھتے كان من أجلاء الصحابة واكابرهم ...... وهو من الطبقة الاولى من علماء الصحابة (فتاوی ج ۴ ص ۵۳۱) آپ لکھتے ہیں کہ جو شخص حضرت عبداللہ بن مسعود کو نشانہ طعن بناتا ہے یا آپ کو ضعیف الروایۃ کہتا ہے اس کا تعلق روافض سے ہے آپ کہتے ہیں کہ جو حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کو نشانہ طعن بناتے

Scanned with CamScanner

ہیں اور یہ بات یا تو جہالت کی وجہ سے ہے یا زندقہ کی بناء پر یا اس کا سبب منافقت ہے
امام ذہبی آپ کو الامام الربانی کہتے ہیں اور فرماتے ہیں آپ بڑے سمجھ دار فقیہ اور اعلیٰ
کے معلم قرآن تھے اور ان کا شمار ہدایت کے امام اور چوٹی کے عالم تھے آپ حدیث بیان
کرتے تو کانپ جاتے تھے اور اپنے شیخ حضرت عثمان کی طرح بہت احتیاط سے حدیث کی
روایت کرتے تھے

☆...... حضرت سہل بن حنیفؓ (۳۸ھ)

حضرت سہل حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں آپ بدری صحابی ہیں غزوہ احد میں
آپ کی استقامت حیران کن تھی آپ حضور ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک
رہے حضرت علی جب مدینہ سے بصرہ منتقل ہو گئے تو آپ کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا تھا اور
پھر انہیں فارس کا عامل بنایا تھا

☆...... حضرت زید بن ثابتؓ (۴۵ھ)

آپ کاتب قرآن تھے اور حضرت عبداللہ بن عباس جیسی شخصیت نے قرآن آپ سے پڑھا
تھا حضرت انس بن مالک نے آپ سے روایت حدیث کی ہے حضرت ابو بکر کو آپ پر بڑا اعتماد
تھا اور آپ نے قرآن کی خدمت کے لئے انہی کو منتخب کیا تھا حضرت عثمان بھی آپ کے علم
وفضل کے قائل تھے آپ فرائض کے علم میں ماہر تھے اور بڑے فقیہ اور اصحاب فتاوی میں
سے تھے قرات خلف الامام کے بارے میں آپ کا فتوی یہی تھا کہ امام کے پیچھے قرآن نہ پڑھا
جائے۔ آپ کی تدفین کے موقع پر حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جس کو یہ دیکھنا ہو

Scanned with CamScanner

کہ علم کیسے رخصت ہوتا ہے تو دیکھیے کہ اس طرح رخصت ہوتا ہے حتی آج علم کثیر جاتا رہا
حضرت ابو ہریرہ آپ کو حبر الامۃ کہتے تھے (تہذیب ج ۴ ص ۲۹۹) خطیب تبریزی آپ
کے بارے میں لکھتے ہیں کان أحد فقهاء الصحابة الجلة القائم بالفرائض وهو أحد
من جمع القرآن روى عنه خلق كثير (اکمال ص ۵۹۵) آپ سے بہت سے لوگوں
نے روایت کی ہیں

☆...... حضرت ابو ھریرۃؓ (۵۸ھ)

آپ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں آپ اصحاب صفہ میں سے تھے اور آپ نے
حضور ﷺ سے بہت علم پایا ہے ان میں صحابہ کرام بھی ہیں حضور ﷺ نے آپ کے حفظ
کے لئے خصوصی دعا فرمائی تھی اور آپ نے ۵۳۷۴ حدیثیں روایت کیں ہیں امام بخاری
فرماتے ہیں کہ آپ سے آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے روایتیں لی ہیں جن میں صحابہ کرام بھی
ہیں آپ صحابہ میں شیخ الحدیث تھے اور علم کا محفوظ خزانہ تھے۔ آپ کی سیرت پر راقم
الحروف کی ۵۷۸ صفحات پر پھیلی کتاب ﴿ سیرت ابو ہریرہؓ ﴾ ملاحظہ کیجئے۔

☆...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ (۷۴ھ)

آپ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور حضرت عمرؓ کے فرزند ہیں اللہ نے آپ کو بڑا
مقام عطا فرمایا تھا اور اتباع سنت اور زہد و تقوی میں آپ بہت آگے رہے ہیں حضرت جابر
بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر دنیا سے کنارہ
کش رہے ہیں (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۳۳۹) حضرت علی کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ آپ

Scanned with CamScanner

کو اس امت کا بڑا عالم کہتے تھے آپ کثیر الحج ہی نہیں کثیر الصدقۃ بھی تھے آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی تعداد نے حدیث کی روایت کی ہے امام مالک فرماتے ہیں کہ آپ ائمہ المسلمین میں سے ایک ہیں (ایضا) آپ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ غزوۂ موتہ میں موجود تھے اور یرموک فتح مصر اور افریقیہ کے محاذ بھی گئے تھے امام ذہبی نے انہیں الفقیہ کے معزز لقب سے یاد کیا ہے امام زہری نے آپ کو اہل الرای کہا ہے (تذکرہ ج ا ص ۴۸) راقم الحروف نے ﴿سیرت سیدنا عمرؓ﴾ کی پہلی جلد میں آپ کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

☆......حضرت عبداللہ ابن عباسؓ (۶۸ھ)

آپ حضور ﷺ کے صحابی ہیں اور آپ نے ان کے علم و فہم اور فقہ کے لئے خاص دعا فرمائی تھی حضور ﷺ کی وفات کے وقت آپ تیرہ سال کے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود نے آپ کو ترجمان القرآن کہا ہے (تذکرہ ج ا ص ۳۸) آپ علم کا سمندر تھے نعیم بن حفص کہتے ہیں کہ عرب میں ان کے علم و فضل کا کوئی ثانی نہ تھا خطیب تبریزی لکھتے ہیں کہ آپ اس امت کے بڑے عالم اور بہترین شخص تھے آپ نے دو مرتبہ حضرت جبرئیل کو دیکھا مسروق کہتے ہیں کہ جب آپ حدیث بیان فرماتے تو میں کہہ اٹھتا کہ آپ بڑے عالم ہیں حضرت عمرؓ نے ان کی چھوٹی عمر ہونے کے باوجود اپنے قریبی ساتھیوں میں بٹھاتے اور ان سے مشورہ فرماتے تھے (اکمال ص ۶۰۴) قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ ہم نے ابن عباس کی مجلس میں کبھی کوئی باطل تذکرہ نہیں سنا اور ان سے زیادہ کسی کا فتوی سنت نبوی کے مشابہ نہیں دیکھا (استیعاب ج ا ص ۳۸۴) حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ آپ سے حضرت علی کی روایات بہت ہی تھوڑی ہیں تاہم آپ نے حضرت عمرؓ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت

Scanned with CamScanner

ابوہریرہ وغیرہم سے بہت استفادہ کیا تھا حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے قول پر فتوی دیتے تھے وکان یفتی بقول ابی بکرؓ وعمرؓ (منہاج ج ۷ ص ۵۳۶ فتاوی ابن تیمیہ ج ۴ ص ۴۰۰) آپ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق کے علم پر بہت اعتماد تھا۔ محمد بن حنفیہ نے آپ کو اس امت کا عالم ربانی کہا ہے آپ رجعت کا عقیدہ رکھنے والوں کے سخت خلاف تھے اور فرماتے کہ انہیں باہر نکالو ورنہ میں انہیں ماروں گا (تذکرہ ص ۵۴) آپ کی مرویات کی مجموعی تعداد ۲۶۶۰ ہے جن میں ۷۵ متفق علیہ ہیں ان کے علاوہ ۱۸ روایتوں میں امام بخاری منفرد ہیں اور ۴۹ میں امام مسلم (تہذیب الکمال ص ۲۰۲)

☆.....حضرت عبداللہ ابن الزبیرؓ (۷۳ھ)

حضرت حواری رسول حضرت زبیر بن عوام اور حضرت اسماء کے لخت جگر ہیں آپ مدینہ میں پیدا ہونے والے پہلا بچہ ہیں آپ کو حضور ﷺ کی گود میں رکھا گیا آپ نے کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی اور یہ پہلی چیز تھی جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی پھر آپ نے اس کے لئے دعا بھی فرمائی آپ کی ولادت پر اہل مدینہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا تھا آپ نے حضور ﷺ کی حدیثیں روایت کیں اور حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت عائشہ سے بھی کثیر علم پایا آپ کثیر الصلوۃ والصیام حق کی خاطر مقابلہ کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے شخص تھے ایک رات آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک رکعت میں سورہ بقرہ آل عمران سورہ نساء اور سورہ مائدہ پڑھی تھی آپ کو بہت سی خصوصیات ملی ہیں آپ کے والد حواری رسول ہیں آپ کی والدہ حضرت ابوبکر کی بیٹی حضرت اسماء ہیں آپ کے نانا

حضرت ابوبکر ہیں آپ کی دادی حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ ہیں آپ کی خالہ ام المؤمنین حضرت عائشہ ہیں آٹھ سال کی عمر میں آپ کو بیعت نبوی کا شرف ملا تھا (اکمال ص ۶۰۴) آپ سے تابعین نے حدیثیں روایت کیں ہیں۔
آپ حجاج بن یوسف کے ظلم کا نشانہ بنے اور ۷۳ ھ میں آپ کے ہاتھوں شہید ہو گئے امام شافعی کے نزدیک آپ کا سماع ثابت ہے حضور ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر نو سال تھی (تہذیب ج ۵ ص ۲۱۴)

☆......حضرت عبداللہ بن مغفلؓ (۵۷ ھ)

آپ حضور ﷺ کے صحابی ہیں پہلے مدینہ پھر بصرہ چلے گئے تھے آپ بیعت رضوان کرنے والوں میں سے ہیں (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۳۹۵) آپ ان دس لوگوں میں سے ایک ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے بصرہ بھیجا تاکہ وہ وہاں لوگوں کو فقہ کی تعلیم دیں (ایضا اکمال ص ۶۰۵) آپ سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہیں آپ کو بدعت سے بہت نفرت تھی اور آپ فرماتے تھے کہ تمام صحابہ بدعت کو بہت ہی زیادہ مبغوض رکھتے تھے (دیکھئے جامع ترمذی ج ۱ ص ۳۳) آپ کی نماز جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت ابو برزہ اسلمی نے پڑھائی تھی۔

☆......حضرت عمران بن حصینؓ (۵۲ ھ)

حضرت عمران خیبر والے سال اسلام لائے مگر ان کا شمار فضلاء اور فقہائے صحابہ میں سے ہوتا ہے (الاکمال ص ۶۱۱) حضرت عمر نے انہیں بصرہ لوگوں کو فقہ کی تعلیم دینے کے

Scanned with CamScanner

لئے بھیجا تھا آپ وہیں رہے آپ نے بصرہ میں منصب قضاء بھی سنبھالا تھا آپ نے کثیر تعداد میں حدیث روایت کی ہیں (تذکرہ ص ۴۶) حضرت حسن اور حضرت محمد ابن سیرین آپ کے علم حدیث میں میں شاگرد ہوئے ہیں آپ سے اکابر تابعین نے روایات لیں ہیں آپ کو اللہ کے فرشتے سلام کرتے تھے (اسد الغابۃ ج ۴ ص ۲۷۰) آپ کا شمار بڑے زیرک صحابہ میں ہوتا تھا آپ مستجاب الدعوات بزرگ تھے بصرہ میں آپ کی وفات ہوئی تھی

☆...... حضرت ابو امامة الباهلیؓ (۸۶ھ)

آپ کا نام صُدَی بن عجلان بن وھب ہے آپ حضور ﷺ کے مشہور صحابی ہیں آپ نے حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت ابو عبیدہ حضرت عبادۃ وغیرہم سے بھی حدیثیں روایت کیں ہیں آپ کثیر الروایت صحابی ہیں آپ سے تابعین کرام کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے روایت کی ہے وروی عن النبی ﷺ فاكثر (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۱۶) کان من المکثرین فی الروایة واکثر حدیثه عند الشامیین روی عنه خلق کثیر (اکمال ص ۵۸۶) آپ نے شام میں سکونت اختیار کرلی تھی اور شام میں فوت ہونے والے آپ آخری صحابی ہیں

☆...... حضرت انس بن مالکؓ (۹۳ھ)

آپ حضور ﷺ کے صحابی اور خادم خاص ہیں ہجرت سے لے کر آنحضرت ﷺ کی وفات تک تقریباً دس سال آپ کی خدمت گاری کا شرف پایا ہے اور آپ کی شہرت ہی خادم رسول کے نام سے رہی ہے آپ نے حضور ﷺ سے علم میں کمال حاصل کیا آپ حضرت

Scanned with CamScanner

ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت فاطمہ الزہراء اور دیگر اجلہ صحابہ سے حدیث روایت کرتے ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آپ سے ۱۲۸ احدیثیں مروی ہیں تابعین کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے فیض پایا ہے اور ایک بڑی دنیا نے آپ سے روایت کیا ہے وهو من المكثرين فى الرواية عن رسول الله روى عنه ابن سيرين وحميد الطويل وثابت البنانى وقتادة والحسن البصرى والزهرى وخلق كثير (اسد الغابة ج ا ص ۲۹٦) روى عنه خلق كثير (اکمال ص ۵۸۵) حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں آپ بصرہ چلے گئے تاکہ وہاں لوگوں کو فقہ کی تعلیم دیں وانتقل الى البصرة فى خلافة عمر ليفقه الناس بها (اکمال ص ۵۸۵) حضرت امام ابو حنیفہ کو آپ کی زیارت کا شرف ملا ہے

☆......حضرت زید بن خالد الجہنیؓ (۷۸ھ)

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں موجود تھے اور فتح مکہ کے وقت آپ نے جھنڈا اٹھایا ہوا تھا

آپ نے حضرت ابوبکر حضرت عثمان حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور دیگر صحابہ سے بھی علم حاصل کیا۔۔روی عن ابی وعمر وعثمان (طبقات ج ۴ ص ۲۵۷) اور آپ سے بہت سے لوگوں نے فیض پایا آپ مدینہ منورہ میں مقیم رہے حضرت سائب بن یزید حضرت سائب بن خلاد انصاری اور تابعین میں سے آپ کے صاحبزادے حضرت خالد ابو حرب عبیداللہ بن عبداللہ عطا بن یسار سعید بن مسیّب حضرت عروۃ ابو سلمۃ وغیرہ آپ سے روایت لاتے ہیں آپ نے ۸۵ سال کی عمر پائی تھی

☆.....حضرت السائب بن یزیدؓ (۹۱ھ)

آپ کہتے ہیں کہ میرے والد یزید نے حضور ﷺ کے ساتھ حج کیا ہے اس وقت میں ان کے ساتھ تھا اور سات سال کا تھا (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۴۰۱) آپ نے حضور ﷺ کی حدیث روایت کی ہے نیز آپ نے حضرت عمر حضرت عثمان سے بھی کسب فیض کیا ہے ابن ابی داؤد کہتے ہیں کہ آپ مدینہ میں فوت ہونے والے آخری صحابی تھے حضرت عمر نے آپ کو مدینہ کے بازاروں پر عامل بنایا تھا۔ آپ کے سن وفات میں اختلاف ہے ۔

☆.....حضرت سلمۃ بن عمرو بن الاکوعؓ (۷۴ھ)

آپ حضور ﷺ کے صحابی ہیں بیعت رضوان میں شریک تھے بایعت رسول اللہ ﷺ یوم الحدیبیۃ تحت الشجرۃ (طبقات) اور آپ کے ساتھ تقریبا سات غزوات میں بھی شریک رہے حضور ﷺ نے آپ کو بہترین شخص فرمایا ہے خیر رجالتنا سلمۃ بن الاکوع (اسد الغابۃ ج ۲ ص ۵۱۷) آپ مدینہ منورہ میں رہے آپ نے حضور ﷺ سے حدیث روایت کی ہے اور حضرت عمر حضرت عثمان حضرت طلحہ سے بھی علم حاصل کیا تھا روی سلمۃ عن ابی بکر وعمر وعثمان (طبقات ج ۴ ص ۲۳۱) آپ بڑے بہادر اور تیر انداز تھے ابن اثیر لکھتے ہیں کان شجاعا رامیا محسنا خیرا فاضلا (اسد الغابۃ ج ۲ ص ۵۱۷) آپ سے ایک دنیا نے فیض پایا ہے روی عنہ خلق کثیر (اکمال ص ۵۹۷) آپ کے صاحبزادے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد نے کبھی جھوٹ نہیں بولا حضرت عثمان کی شہادت کے بعد آپ مقام ربذہ منتقل ہو گئے اور انتقال سے ایک رات قبل

Scanned with CamScanner

مدینہ تشریف لے آئے اور یہیں ان کی وفات ہوئی آپ نے ۸۰ سال کی عمر پائی تھی

☆......حضرت علقمہ بن قیسؒ (۶۲ھ)

آپ مشہور تابعی ہیں حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ حضرت ابو الدرداء حضرت ابو موسیٰ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ جیسے اکابر صحابہ سے علم کا فیض پایا آپ حضرت عبداللہ بن مسعود کے بڑے اور قابل فخر تلامذہ میں سے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود بھی آپ کی بڑی تعریف کرتے تھے آپ بڑے فقیہ نیکوکار اور پرہیزگار شخص تھے آپ عراق کے مشہور فقیہ حضرت امام ابراہیم نخعی کے ماموں ہیں امام احمد بن حنبل آپ کو ثقہ کہتے ہیں ابن مدینی آپ کو اعلم الناس کہتے ہیں مرۃ ہمدانی کہتے ہیں کہ آپ اللہ والوں میں سے تھے آپ ایک رات میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے (تہذیب ج ۷ ص ۲۷۸)

☆......حضرت احنف بن قیسؒ (۶۷ھ)

آپ نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا ہے ایک ضعیف روایت سے پتہ چلتا ہے حضور ﷺ نے ان کو دعا دی ہے آپ اپنی قوم کے شرفاء میں سے تھے اور بڑے زیرک اور دانا شخص تھے أحد الحکماء الدھاۃ العقلاء (اسد الغابۃ ج ا ص ۱۷۹) حضرت عمر فاروق انہیں اہل بصرہ کے سردار کہتے تھے (ایضا) آپ نہایت حلیم وبردبار شخص تھے اور شرف وجاہ سے دور رہتے تھے آپ حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت ابو ذر حضرت سعد حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں حضرت حسن بصری اور عروہ بن زبیر نے آپ سے فیض پایا

ہے آپ حضرت معاویہ کے دور کے معروف فقہاء میں سے تھے آپ قلیل الحدیث تھے
حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ آپ بڑے مناقب والے شخص ہیں ابن سعد نے آپ کا ذکر طبقہ
اولی میں کیا ہے۔ (تہذیب ج ۱ ص ۱۹۱)

حضرت ابو عبدالرحمٰن اسلمیؒ (۷۳ھ)

آپ کا نام عبداللہ بن حبیب ہے آپ کوفہ کے معروف معلم قرآن ہیں حافظ ابن حجر آپ کو القاری لکھتے ہیں (تہذیب ج ۵ ص ۱۸۴) آپ نے حضرت عثمان سے قرآن اور حدیث دونوں کی تعلیم پائی ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت عثمان حضرت علی حضرت زید حضرت ابی اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے عرضا قرآن اخذ کیا ہے (سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۲۶۸) آپ نے حضرت عثمان کے علاوہ حضرت عمر سے بھی حدیث کی سماعت کی ہے (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۵۸) آپ حضرت عثمان کے دور خلافت میں تعلیم قرآن کے لئے مسند درس پر رونق افروز ہوئے تھے اور وفات تک اسی سے وابستہ رہے تقریباً چالیس سال آپ نے قرآن پڑھایا تھا (سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۲۶۸) آپ فرماتے تھے کہ حضرت عثمان سے مروی حدیث ہی نے مجھے قرآن کی تعلیم دینے کے لئے اس مسند پر بٹھایا ہے أقعدني هذا المقعد (مسند امام طحاوی ج ۶ ص ۱۴۹) آپ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی مرتضٰی سے اکثر وبیشتر قرآن پڑھا ہے اور میں نے قرآن میں دیکھ کر حضرت علی کا قرآن سنا بھی ہے میں نے حسن اور حسین کو بھی قرآن پڑھایا ہے یہ دونوں حضرت علی سے پڑھتے تھے اس کے بعد دیگر قراآت مجھ سے پڑھتے تھے (السبعة لابن مجاہد ص ۶۷ قراء القرآن ص ۱۱۹۔ دفاع قرآت ص ۷۳۹) ابو عون ثقفی کہتے ہیں کہ میں آپ

Scanned with CamScanner

سے قرآن پڑھتا تھااور اس زمانہ میں حضرات حسنینؓ بھی پڑھتے تھے (سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۲۷۰) آپ تعلیم قرآن پر کوئی معاوضہ تک نہ لیتے تھے ایک مرتبہ گھر آئے تو دیکھا کہ اونٹ ساز وسامان کے ساتھ کھڑا ہے پوچھنے پر بتایا گیا کہ آپ نے عمرو بن حریث کو قرآن پڑھایا ہے اس لئے انہوں نے یہ آپ کے لئے بھیجا ہے آپ نے فرمایا انہیں واپس کردو ہم تعلیم قرآن پر معاوضہ نہیں لیا کرتے (ایضا ص ۲۶۹) ایک شخص آپ سے قرآن پڑھتا تھا ایک دن اس نے آپ کو ایک کمان ہدیۃً پیش کی تو آپ نے اسے واپس کردی اور فرمایا کہ یہ ہدیہ تم نے پڑھنے سے پہلے کیوں نہ دیا الا کان هذا قبل القراءة (ایضا ص ۲۷۱) امام نسائی امام عجلی آپ کو ثقہ کہتے ہیں مشہور قاری عاصم نے آپ سے فن قرات سیکھا تھا اور آپ ہی ان کے جانشین بنے تھے آپ ثقہ اور بڑے اونچے مرتبہ کے حامل تھے حضرت ابراہیم نخعی حضرت سعید بن جبیر جیسی شخصیات نے آپ سے کسب فیض کیا ہے۔ (تذکرہ ج ا ص ۶۶)

☆...... حضرت ابووائلؒ (۸۲ھ)

آپ کا نام شفیق بن سلمہ اسدی ہے آپ نے عہد نبوت میں اسلام قبول کیا تھا مگر زیارت رسول نہ کرپائے تھے (سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۱۶۱) آپ کوفہ کے بڑے شیوخ میں سے ہیں اور نامور عالم ہیں حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت سعدؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت حذیفہؓ اور دیگر اجلہ صحابہ سے کسب فیض کیا ہے امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ ان کی وجہ سے اللہ ہماری بہت سی مشکلات دور فرماتے ہیں واللہ وہ مجھ سے بہتر ہیں (ایضا) امام عاصم فرماتے ہیں کہ علم و عمل دونوں ہی میں سردار تھے (

Scanned with CamScanner

سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۱۶۵) آپ کہتے ہیں کہ جب ابو وائل اپنے گھر میں تخلیہ کی حالت میں نماز ادا کرتے تو بے حد رویا کرتے تھے (ایضا) آپ فرماتے تھے کہ ہمارے رب کتنے اچھے رب ہیں اگر ہم ان کی بات مانیں تو وہ کبھی ہماری کوئی بات نہ ٹالیں (ایضا) آپ حضرت عثمان کو بہت محبوب رکھتے تھے انہوں نے دو ماہ میں قرآن حفظ کرلیا تھا۔ آپ سے اعمش منصور اور حصین جیسے لوگوں نے علم حاصل کیا تھا امام ابن معین آپ کو ثقہ کہتے ہیں اور فرماتے ہیں ان جیسے لوگوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا (ایضا) ابن سعد نے آپ کو کثیر الحدیث لکھا ہے امام ذہبی آپ کو الامام الکبیر شیخ الکوفۃ لکھتے ہیں (سیر ج ۴ ص ۱۶۱)

☆...... حضرت طارق بن شہابؓ (۸۲ھ)

آپ حضور علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے مگر سماع کی نوبت نہیں آئی آپ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں۔

☆...... حضرت زر بن حبیشؓ (۸۳ھ)

آپ نے حضرت عثمان سے قرآن اور حدیث دونوں کی تعلیم پائی تھی حضرت عمر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت علی حضرت سعید بن زید حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت حذیفہ بھی آپ کے شیوخ میں سے تھے آپ اکابرین تابعین میں سے ہیں اور آپ سے حضرت ابراہیم نخعی امام شعبی اور دیگر اجلہ تابعین نے فیض حاصل کیا تھا روی عنہ خلق کثیر من التابعین (اکمال ص ۵۹۵) آپ کہتے ہیں کہ میں نے عہد عثمانی میں مدینہ منورہ کا سفر اس لئے کیا کہ میں صحابہ کرام کی زیارت کا شرف پاؤں وہاں میں نے حضرت صفوان بن

Scanned with CamScanner

عسال اور حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی ملاقات کی تھی اور میں اکثر ان کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور ان سے پوچھتا رہتا تھا حضرت ابی نے مجھ سے کہا کہ زرا ایسا لگتا ہے کہ تم قرآن کی کوئی آیت بھی مجھ سے پوچھے بغیر نہ چھوڑو گے (سیر ۴)ابن سعد آپ کو کثیر الحدیث اور ثقہ لکھتے ہیں (طبقات ج ۶ ص ۱۰۵) امام یحیٰ بن معین بھی آپ کو ثقہ کہتے ہیں آپ کو عربیت پر خاصی مہارت تھی اور حضرت عبداللہ بن مسعود جیسے حضرات آپ سے اس بارے میں پوچھا کرتے تھے کان ابن مسعود یسالہ عن العربیۃ (سیر ج ۴ ص ۱۶۷ اصابہ ج ۲ ص ۵۲۲) حضرت عاصم کہتے ہیں آپ علوی تھے جبکہ ابووائل عثمانی تھے اور دونوں ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے تھے تاہم ابووائل آپ کا حد درجہ احترام کرتے تھے کیونکہ عمر میں ان سے بڑے تھے حافظ ابن عبدالبر (۴۳۰ھ) آپ کو عالما بالقرآن قارئا فاضلا لکھتے ہیں ابن اثیر جزری (۶۳۰ھ) لکھتے ہیں کہ آپ کبار تابعین میں سے ہیں اور بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے کان فاضلا عالما بالقرآن (اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۱۲) خطیب تبریزی آپ کو اکابر قراء العراق کہتے ہیں امام ذہبی آپ کو الامام القدوۃ مقری الکوفۃ لکھتے ہیں (سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۱۶۶) آپ نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی تھی

☆...... حضرت سعید بن مسیبؓ (۹۱ھ)

آپ رئیس التابعین اور فقہاء مدینہ کے سر تاج ہیں لوگ علم فقہ کے لئے آپ کی خدمت میں آتے تھے آپ وسیع العلم اور واجب الاحترام شخص تھے حضرت عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ آپ مدینہ کے مفتی تھے سب ائمہ حدیث آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے علی بن

Scanned with CamScanner

مدینی کہتے ہیں کہ وسعت علم میں آپ کا کوئی تابعی مقابلہ نہیں کر سکتا آپ حضرت عمر اور حضرت عثمان کے علم کے وارث تھے اور حضرت ابو ہریرہ کے داماد تھے قتادہ کہتے ہیں کہ آپ حلال و حرام کے بارے میں بڑے عالم تھے سلیمان بن موسیٰ آپ کو افقہ التابعین کہتے ہیں (تہذیب ج ۴ ص ۸۵) امام احمد نے آپ کو افضل التابعین کہا ہے آپ سے حضرت امام باقر نے بھی روایت کی ہے (تہذیب ج ۴ ص ۸۴) خطیب تبریزی آپ کو سید التابعین کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ حدیث و فقہ کے جامع تھے اور زہد و ورع میں بہت اونچا درجہ رکھتے تھے آپ حضرت ابو ہریرہ کی مرویات حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے آپ نے بے شمار صحابہ سے ملاقات کی اور تابعین کی بہت بڑی تعداد نے آپ سے استفادہ کیا ہے آپ نے چالیس سے زیادہ حج کی سعادت پائی ہے امام ذہبی آپ کو شیخ الاسلام لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی سیرت پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے۔ (تذکرہ)

☆...... حضرت مالک بن اوسؓ (۹۲ھ)

حافظ ابن عبد البر اور دوسرے اہل خبر کے نزدیک آپ صحابہ میں سے ہیں جبکہ ابن مندہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت نہیں ہے حضور ﷺ سے آپ کی روایتیں تھوڑی ہیں آپ نے حضرت ابو بکر صدیق کی زیارت کا شرف پایا ہے جبکہ حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی اور حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہیں تابعین کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے علم حاصل کیا آپ ثقہ اور لائق اعتماد عالم ہیں فصحاء عرب میں شمار ہوتا ہے علم بلاغت اور علم بیان میں آپ کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی فتح بیت المقدس میں آپ بھی شریک تھے (تذکرہ)

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت ابان بن عثمانؒ (۱۰۵ھ)

حضرت عثمان غنی کے صاجزادے حضرت ابان (۱۰۵ھ) بڑے پایہ کے محدث اور مدینہ منورہ کے معروف فقیہ تھے امام زہری آپ کے شاگردوں میں سے ہیں حضرت ابان نے حضور ﷺ کی سیرت پر ایک کتاب بھی لکھی تھی ابن سعد ۲۳۰ھ نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے اس کتاب سے استفادہ بھی کیا تھا آپ حضرت زید بن ثابت کے شاگردوں میں سے ہیں آپ سات سال مدینہ منورہ کے امیر بھی رہے ہیں مسند احمد میں حضرت عثمان کی روایات کے آپ راوی بھی ہیں و کان ثقة وله احادیث (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۱۶) آپ سے مروی روایات صحیح مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد سنن ابن ماجہ میں ملتی ہیں وله روایات کثیرة روی عنه الزهری (اکمال ص ۵۸۶) حضرت عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ حدیث اور فقہ کا عالم نہیں دیکھا یحیٰ بن سعید قطان آپ کو فقہاء مدینہ میں شمار کرتے ہیں عجلی کہتے ہیں کہ آپ کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (تہذیب ج ۱ ص ۹۷)

☆...... حضرت عمرو بن عثمانؒ (۸۰ھ)

آپ حضرت عثمان کے بیٹے ہیں آپ اپنے والد گرامی اور حضرت اسامہ سے روایت کرتے ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے بیٹے عبداللہ اور حضرت امام زین العابدین اور حضرت سعید بن مسیب ہیں وعنه ابنه عبدالله وعلی بن الحسین (تہذیب ج ۸ ص ۲۸) آپ ثقہ تھے عجلی کہتے ہیں کہ آپ کبار تابعین میں سے تھے اور ثقہ تھے ابن حبان

Scanned with CamScanner

نے بھی آپ کو ثقات میں سے بتایا ہے (ایضا)

حضرت سعید بن عثمانؓ

حضرت سعید نے اپنے والد حضرت عثمانؓ اور دوسرے صحابہ سے علم حاصل کیا تھا مگر آپ اپنے والد کی طرح قلیل الحدیث تھے. و كان قليل الحديث (طبقات ج ۵ ص ۱۱۷)

حضرت حمرانؓ (۷۶ ھ)

آپ حضرت عثمان کے مولی ہیں حضرت عثمان نے انہیں میسب بن نجبۃ سے خرید کر آزاد کردیا تھا انہوں نے حضرت ابو بکر حضرت عمر فاروقؓ کا دور پایا تھا آپ حضرت عثمان اور حضرت معاویہؓ سے روایت بھی کرتے ہیں یحی بن معینؒ کہتے ہیں کہ آپ اہل مدینہ کے تابعی اور ان کے محدثین میں سے ہیں ابن سعدؒ آپ کو کثیر الحدیث بتاتے ہیں حافظ ابن عبدالبر مالکیؒ نے انہیں أحد العلماء الجلة أهل الوجاهة والرأی والشرف لکھا ہے ابن حبان نے ان کا شمار ثقہ لوگوں میں کیا ہے۔

> ابو عروہ زبیری کہتے ہیں کہ ہم ایک روز حضرت امام مالک کی مجلس میں تھے لوگوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جو بعض صحابہ کرام کو برا کہتا تھا امام مالک نے (سورہ فتح کی آیت) تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں کسی کے متعلق غیظ ہو وہ اس آیت کی زد میں ہے یعنی اس کا ایمان خطرہ میں ہے کیونکہ آیت میں کسی صحابی سے غیظ کفار کی علامت قرار دی گئی ہے (مقام صحابہ ص ۸۰ از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کا فقہی مقام

حضرت عثمان غنی کا شمار مجتہد صحابہ میں ہوتا ہے اور دوسرے مجتہد صحابہ کی طرح آپ کے فتاوی اور مسائل فقہ کی کتابوں میں ملتے ہیں گو ان کی تعداد تھوڑی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے خلفائے راشدین کو فقیہانہ استعداد اور اس باب میں بڑی بصیرت دی تھی ان میں سے حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضٰی کو اس کے اظہار کا بھرپور موقعہ ملا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان کو پوری طرح اس کا موقع نہ مل پایا تاہم فقہی مسائل میں ان کے جس قدر بھی اقوال ملتے ہیں اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ان دونوں بزرگوں کو بھی اس باب میں پورا پورا موقع ملتا تو ان کی فقہی آراء اور ان کے اجتہادی مسائل کا ایک بڑا ذخیرہ امت کے پاس ہوتا ظہران یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد رواس قلعجی لکھتے ہیں

> حضرت ابوبکر صدیق کی مدت خلافت کل دو سال اور چند مہینوں پر محیط تھی اور یہ سارا عرصہ انہوں نے زیادہ تر سرکش قبائل کی سرکوبی اور قیام امن کی کوششوں میں گذارا لہذا انہیں حکومت کی آئینی اور انتظامی بنیادوں کو مستحکم کرنے کے لئے مناسب وقت میسر نہ آسکا۔ حضرت عمر فاروق خلیفہ بنے تو حکومت کو استحکام حاصل ہو چکا تھا لہذا انہیں حکومت کے آئینی اور انتظامی امور کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے خاصا موقع مل گیا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے پاس حضرت عمر کی فقہی آراء اور فیصلوں کا خاصا بڑا ذخیرہ

Scanned with CamScanner

موجود ہے۔ حضرت عثمان غنی کا دور خلافت شروع ہوا تو اس وقت تک اسلامی ریاست کی انتظامی بنیادیں بڑی حد تک مستحکم ہو چکی تھیں اور حکومت کے مختلف انتظامی ادارے پوری طرح کام کر رہے تھے لہذا اب حضرت عثمان کو انہی خطوط پر حکومت کا نظام چلانا تھا جن کی بنیاد حضرت عمر کے دور میں ڈال دی گئی تھی یوں حضرت عثمان کو اس سلسلے میں نئے اقدامات کی ضرورت بہت کم محسوس ہوئی یہی وجہ ہے کہ ان کی فقہی آراء اور فیصلوں کا ذخیرہ حضرت عمر کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے۔۔(موسوعۃ فقہ عثمان ص ۱۸ مقدمہ)

اللہ تعالی نے آپ کو فقہ میں بھی کمال عطا فرمایا تھا زندگی کے مختلف امور کے مسائل آپ کے سامنے آتے اور آپ اپنی فقیہانہ استعداد کے مطابق ان کا فیصلہ سناتے تھے آپ کے بعض مسائل سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی مجتہدانہ نظر بہت باریک تھی اور آپ حل مسائل میں بہت گہرائی تک جاتے تھے آپ حضور ﷺ کے دور اقدس میں بھی لوگوں کو ان کے دینی مسائل کا جواب دیتے تھے اور آپ ان میں سے ایک تھے جنہیں دور نبوی میں فتوی دینے کی اجازت تھی حضرت قاسم بن محمد (۱۰۷ھ) کہتے ہیں

كان ابوبكر وعمر وعثمان وعلى يفتون على عهد رسول الله ﷺ

(مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۴۶)

حضرت الاستاذ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ لکھتے ہیں

یوں تو فقہاء صحابہ اور بھی ہوئے ہیں لیکن جن صحابہ نے فقہ میں شہرت پائی ان میں بارہ صحابہ بہت ممتاز ہوئے حضرت عثمان غنی ان میں سے ایک ہیں (آثار التشریع ج ۲ ص ۱۵۱) اور آپ اپنے وقت کے ایک بڑے فقیہ تھے آپ نے

Scanned with CamScanner

کتاب وسنت پر پوری فقہات سے عمل کرایا آپ جب خلیفہ نہ تھے اس وقت بھی آپ کی مجتہد اور مفتی ہونے کی حیثیت مسلم تھی آپ صحابہ اور تابعین میں علمی موضوعات پر مرجع خلائق ہوتے تھے (ایضاص ۲۰۲)

حج کے مسائل میں آپ کا پایہ بہت بلند تھا آپ بالمشافہ مسائل فقہیہ بیان کیا کرتے تھے (سیر الصحابہ ص ۲۲۶) امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کے دور میں لوگوں کی رائے یہ تھی کہ احکام حج کے بارے میں حضرت عثمان کا علم سب سے زیادہ تھا پھر ان کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر کا درجہ تھا (المصنف لابن ابی شیبہ. مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۴۷ طبقات ج ۳ ص ۴۴) اور لوگ ان سے اس باب میں مسئلہ پوچھا کرتے تھے بعض واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر کے دور میں بھی لوگ آپ سے مسائل پوچھا کرتے تھے حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) آپ کو اکابر فقہاء میں لکھتے ہیں

واتبعه أكابر الصحابة وأكابر الفقهاء كعثمان وابن مسعود ......الخ

(منہاج السنۃ ج ۸ ص ۶۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفاء (دیکھئے ج ۴ ص ۳۲۳) لکھتے ہیں

جہاں تک حضرت عثمان کے فتاوی اور احکام کا تعلق ہے تو بات یہ ہے کہ لوگ ان کی خلافت میں ان سے ہی فتوی لیا کرتے تھے اور اپنے دینی مقدمات ان کے سامنے پیش کیا کرتے تھے آپ انہیں فتوی بھی دیتے تھے اور ان کے درمیان فیصلے بھی فرماتے تھے اور یہ باب اتنا زیادہ ہے کہ ہم اس کی تمام جزئیات کو یہاں اس رسالہ میں بیان نہ کر سکیں تاہم بطور مثال چند مسائل نقل کئے دیتے ہیں

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے بعد ازاں کئی صفحات میں آپ کے مسائل سے بحث کی

Scanned with CamScanner

ہے اور مختلف امور میں آپ کے فتاوی نقل کیئے ہیں ظہران یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد رواس قلعجی نے حضرت عثمان کے فقہی مسائل ایک ترتیب کے ساتھ ایک جگہ جمع کیئے ہیں اور انہیں موسوعۃ فقہ عثمان کے نام سے شائع کیا ہے اس سے آپ کے فقہی کمالات کا کچھ باب امت کے سامنے کھلا ہے تاہم اس میں شک نہیں کہ آپ کے بعض اجتہادی مسائل سے دوسرے صحابہ کو علمی اور فقہی اختلاف ضرور رہا ہے مگر انہوں نے کبھی حضرت عثمان کو ہدف تنقید نہیں بنایا اسے آپ کا فقہی موقف جانا کیونکہ یہ اختلاف نفسانیت پر مبنی نہ تھا معروف اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں

صحابہ وتابعین کے اختلاف میں الحاد وبے دینی کج روی وبد اعتقادی اتباع ہوی وبد مذہبی نہیں ہے اور اگر حدیث اختلاف امتی رحمۃ کا اعتبار کیا جائے تو اس کی یہی صورت ہے جو صحابہ اور تابعین میں تھی اور ائمہ مجتہدین کا اختلاف بھی اس پر مبنی ہے (تاریخ اہلحدیث ص ۷۳)

حضرت عثمان نے منی میں دو رکعت قصر کے بجائے چار رکعت نماز پڑھی حضرت عبداللہ بن مسعود کو اس سے اختلاف تھا مگر آپ نے فرمایا کہ میں عملا آپ کی مخالفت نہیں کروں گا خود حضرت عثمان نے بھی ان صحابہ سے جو آپ کی فقہی رائے سے اختلاف رکھتے تھے فرمادیا تھا کہ میں اپنی رائے پر کسی کو عمل کے لئے مجبور نہیں کرتا

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عثمان کے کسی فقہی مسئلہ پر اعتراض کردیا حضرت عبداللہ بن مسعود نے جب یہ بات سنی تو فرمایا

خدا کی قسم ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں رہتے تھے ہم بیمار ہوتے تو آپ ہماری عیادت کرتے ہمارے جنازوں کے پیچھے چلتے ہم کو ساتھ لے کر جہاد کرتے اگر کبھی کوئی

Scanned with CamScanner

بات پیش آجاتی تو آپ ہماری غم خواری کرتے اب ایسے لوگ ہم کو آپ کی سنت بتانا چاہتے ہیں کہ جنہوں نے کبھی حضور ﷺ کی صورت بھی نہ دیکھی ہو

وان ناسا یعلمونی به عسی ألا یکون احدھم رآه قط (مسند احمد ج ۱ ص ۱۱۲)

اس میں آپ نے نہ صرف یہ کہ حضرت عثمان کی شان بیان کی بلکہ آپ کے اس مسئلہ کے بارے میں بھی وضاحت کر دی کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں حضور ﷺ سے سن کر اور دیکھ کر ہی بتاتے ہیں۔

حضرت عثمان کو علم الفرائض (وراثت اور ترکہ کا حساب وکتاب) سے بڑی دلچسپی تھی آپ اور حضرت زید بن ثابت اپنے زمانہ میں اس فن کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ بعض صحابہ کو یہاں تک خوف تھا کہ اگر یہ دونوں اس دنیا میں نہ رہے تو کہیں فرائض کا علم ہی جاتا نہ رہے (دیکھئے مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۷ ۱۴ کنز العمال ج ۶ ص ۲ ۷ ۳) امام زہری کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اگر اس وقت حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت نہ ہوتے تو علم وراثت ختم ہو جاتا کیونکہ ان دونوں کے علاوہ علم فرائض کا جاننے والا اور کوئی نہ تھا

لو هلك عثمان وزيد فی بعض الزمان لهلك علم الفرائض لقد اتی علی الناس زمان وما یعلمها غیرهما (سنن الدارمی ج ۲ ص ۴۴۱)

آپ کے دور میں نظام قضاء میں بھی وسعت پیدا ہوئی آپ خود بھی کبھی کبھی مقدمات کا فیصلہ کر لیا کرتے تھے مگر آپ پسند کرتے تھے کہ دیگر صحابہ بھی وہ مقدمہ سنیں اور اس کا فیصلہ کریں جب آپ کے سامنے کوئی اہم مقدمہ پیش ہوتا تو آپ فریقین سے فرماتے کہ حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو بلا لائیں جب وہ آجاتے تو فریقین اپنی بات کہتے اس پر حضرت عثمان ان بزرگوں کی رائے طلب کرتے اگر

Scanned with CamScanner

آپ ان کی رائے سے اتفاق کرتے تو فیصلہ فرمادیتے ورنہ اس پر دوبارہ غور فرماتے تھے (اخبار القضاۃ ج ۱ ص ۱۱۰ از امام وکیع) اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جب فریقین وہاں سے اٹھتے تو فیصلے کو تسلیم کر چکے ہوتے (ادب القاضی ج ۱ ص ۳۵۵ موسوعۃ فقہ عثمان ص ۲۶۳)

حافظ ابن عساکر کی بیان کردہ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اس سلسلے میں ایک دار القضاء بھی بنایا تھا حضرت عباس کے مولی ابو صالح کہتے ہیں

ارسلنی العباس الی عثمان أدعوه فاتیته فی دار القضاء......الخ

اگر یہ بات درست ہے کہ آپ نے در القضاء بنایا تو پھر آپ کو پہلا در القضاء بنانے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ خلفائے راشدین کے فتاوی اور ان کے فیصلے بعض لوگوں نے جمع کئے ہیں

وقد جمع الناس الاقضیة والفتاوی المنقولة عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی (منہاج ج ۵ ص ۵۰۸)

حضرت عثمان کے دور میں حضرت زید بن ثابت اور مغیرہ بن نوفل مدینہ میں قضاء کے منصب پر فائز رہے ہیں (طبری ج ۵ ص ۱۴۹ اصابہ ج ۳ ص ۴۳۳) حضرت ابو الدرداء دمشق میں حضرت کعب بن سور بصرہ میں حضرت ابو موسی اشعری بھی بصرہ میں حضرت قاضی شریح کوفہ میں حضرت یعلی بن امیہ یمن میں حضرت ثمامۃ صنعاء میں حضرت عثمان بن قیس مصر میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے جبکہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو بھی منصب افتاء پر بھی بٹھایا تھا وکان یفتی فی عهد عمر وعثمان الی یوم مات رواه ابن سعد (موسوعۃ ج ۲ ص ۳۸)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنیؓ کی روحانی بلندی

اللہ تعالی نے حضرت عثمان کو بہت زیادہ روحانی بلندی عطا فرمائی تھی آپ نفیس دل، نرم مزاج خاموش طبع اور باحیاء اور شریف النفس شخصیت تھے لیکن آپ کا دل قربِ الٰہی کی دولت اور خوف وخشیت سے مالامال تھا آپ اللہ کے ان مقبول بندوں میں سے تھے جن سے آسمان کے فرشتے بھی حیاء کرتے تھے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں

خدائے عزوجل اورا باحوال سنیہ قلبیہ برگزیدہ بود (ازالۃ ج ۴ ص ۳۰۷)

اللہ عزوجل نے آپ کو اونچے مرتبہ کے احوال قلبیہ بھی عطا فرمائے تھے

حافظ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ) حضرات شیخین کی روحانی پرواز پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں

نحن نقرر ذلك في عثمان فاذا ثبت ذلك في عثمان كان في ابی بكر وعمر بطريق الاولى (منہاج السنۃ ج ۸ ص ۲۲۳)

ہم حضرت عثمانؓ کے بارے میں اس کا اقرار کرتے ہیں سو جب یہ امر حضرت عثمان کے حق میں ثابت ہے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے حق میں بدرجہ اولی ثابت ہو گا۔

ایک مرتبہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص داخل ہوا آیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ

أيدخل علی أحدکم وفي عينه أثر الزنا

میرے پاس ایسے لوگ بھی آتے ہیں جن کی آنکھوں میں زنا کے اثرات ہیں

وہ شخص ایک اجنبی عورت پر نگاہ ڈالے آیا تھا اس نے پھر آپ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی پھر سے اتر رہی ہے ؟ آپ نے فرمایا نہیں ولکن قول حق وفراسۃ یہ قول حق ہے اور سچی فراست ہے (ازالۃ ج ۴ ص ۳۱۵) لکن بصیرۃ وبرھان وفراسۃ صادقۃ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۳) یہ بصیرت اور برہان ہے اور سچی فراست ہے

قرآن کریم میں ان لوگوں کو متوسمین کہا گیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو صورت سے حقیقت پالیتے ہیں اور نشانوں سے منزلوں کا پتہ لگالیتے ہیں کسی بات سے اس کی اصل حقیقت تک پہنچ جانا اللہ کا انعام ہے اور اللہ اپنے ان نیک بندوں کو یہ دولت دیتے ہیں جو ایمان اور حیاء کے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہوتے ہیں اور وہ لوگ ان باتوں کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں جو کئی اندھیروں میں ہی کیوں نہ لپٹی ہو یہ علم غیب نہیں سچی فراست ہے

حضرت عثمانؓ فراست کے بڑے بلند مرتبہ پر فائز تھے اور آپ کا باطن صاف شفاف آئینہ کی طرح تھا حضور ﷺ نے خبر دی کہ مؤمن کی فراست سے بچو یہ لوگ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۳۸۴)

حضرت ابوبکر صدیق اس امت کے میر کارواں ہیں آپ صدیق ہی نہیں صدیق اکبر ہیں حضرت عمر امت کے دوسرے سالار قافلہ ہیں مگر محدثیت میں آپ نے پہلا مقام پایا اور محدث اعظم کہلائے حضرت عثمان امت کے تیسرے امیر ہیں اور متوسمین میں آپ پہلے ہوئے حضرت علی مرتضیٰ امت کے چوتھے خلیفہ راشد ہوئے مگر آپ علم کی دنیا میں بعد میں آنے والوں سے فائق ہو گئے۔ --

حضرت الاستاذ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ العالی لکھتے ہیں

حضرت عثمان حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کے سفیر بن کر مکہ گئے تو ان لوگوں نے آپ

Scanned with CamScanner

کو طواف کعبہ کی پیش کش کی آپ نے کہا عثمان حضور ﷺ کے بغیر طواف نہ کرے گا زندگی موت کا کچھ پتہ نہیں ہوتا آپ نے کیسے اشارہ دے دیا کہ حضور ﷺ یہاں آئیں گے طواف کریں گے اور آپ کا یہ سفیر بھی آپ کے ساتھ ہوگا اور اس وقت ہم اکٹھے طواف کریں گے یہ نہیں کہ عثمان اکیلے طواف کرلے اس یقین اور بصیرت سے بات کہنا اہل فراست کو ہی میسر آسکتا ہے وہ کسی چیز کے وقوع میں آنے سے پہلے نور الٰہی سے اسے دیکھ لیتے ہیں اور یہی فراست صادقہ ہے (خلفائے راشدین ج ا ص ۵۱۲)

مدینہ منورہ میں جنت البقیع کے ساتھ زمین کا ایک ٹکڑا تھا جسے لوگ حش کوکب کے نام سے جانتے تھے ایک دن حضرت عثمان وہاں سے گزرے تو رک گئے اور کہا کہ یہاں ایک نیک آدمی دفن ہوگا اور پھر آگے بڑھ گئے پھر ایک وقت آیا کہ آپ نے وہ زمین اپنے مال سے خرید لی کان عثمان اشتراہ (زادالمسلم ج ۵ ص ۳۱۷) جب آپ شہید ہو گئے تو آپ کی تدفین اسی حش کوکب میں ہوئی جس کے بارے میں آپ کبھی کہہ گئے تھے کہ یہاں ایک نیک بندہ دفن ہوگا لوگ آپ کی اس پیشگوئی پر حیران ہوئے۔ یہ آپ کے باطن کی صفائی کے شواہد نہیں تو اور کیا ہیں۔

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میرا ایک مرتبہ ملک شام جانا ہوا وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا جو" ہائے افسوس آگ" کہتا تھا میں بڑا حیران ہوا پھر میں اس کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی ہیں وہ آنکھوں سے اندھا ہے اور منہ کے بل اوندھا پڑا ہوا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ یہ سب کیسے ہوا تو اس نے کہا

انی کنت ممن دخل علی عثمان الدار فلما دنوت منه صرخت زوجته فلطمتها فقال مالك قطع الله يديك ورجليك واعمى عينيك

Scanned with CamScanner

وادخلك النار فاخذتني رعدة عظيمة وخرجت هاربا واصابني ماترى ولم يبق من دعائه الا النار قال فقلت له بعدا لك وسحقا (ازالہ ج ۴ ص ۳۱۵)

میں ان لوگوں میں سے ایک ہوں جو حضرت عثمان کے گھر میں داخل ہوئے تھے جب میں ان کے قریب ہوا تو ان کی بیوی نے چیخ ماری تو میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا تو عثمان نے کہا کہ تجھے کیا ہوا اسے کیوں مارا اللہ تیرے دونوں ہاتھ اور ٹانگوں کو کاٹ دے تجھے اندھا کر دے اور تو آگ میں جائے۔ ان کی بد دعا سے مجھے ایک بڑے زلزلہ نے آپکڑا اور میں بھاگتا ہوا نکل گیا اور مجھ پر یہ مصیبت آپڑی جو تو دیکھ رہا ہے اور آپ کی بد دعا سے صرف آگ کا عذاب رہ گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھ پر لعنت اور ذلت۔۔

اس قسم کے واقعات بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان کی روحانی پرواز بہت بلند تھی آپ کا باطن بہت صاف تھا اور آپ اللہ کے ہاں بہت بلند مقام پائے ہوئے تھے آپ کی زبان سے نکلے جملے اللہ کے حضور شرف قبولیت پاتے تھے آپ خدا کے حضور نمازوں کے ذریعہ حاضری دیتے روزہ رکھ کر فرشتوں کی سی عادت بناتے اور اللہ کے دئے مال میں سے اس کی رضا پانے کے لئے قریبی رشتہ داروں اور عام مسلمانوں پر بے دریغ خرچ کرتے تھے آپ جانتے تھے کہ یہ مال اللہ کا دیا ہوا ہے اور اس کا دیا مال اسی کے راستے کام آجائے تو اسے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عثمان نے مال و دولت رکھنے کے باوجود انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے اور آپ کا مال زیادہ تر اسلام اور مسلمانوں کے ہی کام آتا رہا۔ آیئے ہم حضرت عثمان غنی کی عبادات کی کچھ جھلکیاں دیکھیں

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنیؓ عبادات کے آئینہ میں

حضرت عثمان غنیؓ کے ہاں سب سے بڑی عبادت اور نیکی اللہ کے حضور نماز کے ذریعہ حاضری تھی آپ کو نماز سے اس لئے بھی رغبت زیادہ تھی کہ اس میں کلام الٰہی پڑھا جاتا ہے آپ رات کی تنہائیوں میں اللہ کے حضور کھڑے ہو جاتے اور اس میں اس قدر کھو جاتے کہ ایک ہی رکعت میں سارا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے آپ کے نزدیک نماز تہجد میں قیام اور لمبی قرات کرنا زیادہ سجدے کرنے سے کہیں افضل ہے اور یہ آپ کے روزانہ کا معمول تھا وقد کان هذا من دأبه رضی الله عنه (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵) آپ کی یہ ادا اللہ کو پسند تھی اور اللہ نے قرآن میں اس کی تعریف فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اپنے اس مقبول بندہ کے بارے میں فرماتے ہیں

امن هو قانت آناء الليل ساجدا وقائما يحذر الاخرة ويرجوا رحمة ربه قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون (پ ۲۳ الزمر ۹)

بھلا ایک بندہ جو لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتا ہوا اور کھڑا ہوا ہے خوف رکھتا ہے آخرت کا اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی مہربانی کی آپ کہہ دیجئے کوئی برابر ہوتے ہیں سمجھ والے اور بے سمجھ ۔

قرآن کی اس آیت میں وہ کون ہیں جس کی اللہ نے تعریف فرمائی اور انہیں جاہلوں سے بالکل علیحدہ بتایا ہے سیدنا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں وہ حضرت عثمان ہیں قال هو عثمان بن عفان (اسباب نزول القرآن ص ۳۵۳ للواحدی ۔ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

Scanned with CamScanner

شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت آپ کی یہ شان اس طرح بیان فرماتے ہیں

ضحوا باشمط عنوان السجود   يقطع الليل تسبيحا وقرآنا

(البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

ان بد نصیبوں نے ایک بوڑھے شخص کو شہید کر دیا جس کے چہرے پر سجود کی علامت تھی وہ تسبیح اور قرآن پڑھتے رات گزار دیتا تھا

حضرت عثمانؓ نے اپنا یہ معمول اس رات بھی جاری رکھا تھا جس وقت باغیوں نے آپ کا محاصرہ کیا ہوا تھا امام محمد بن سیرین (۱۱۰ھ) کہتے ہیں کہ شہادت والی رات قطع نظر اس سے کہ باغی حضرت عثمان کو شہید کر دیں گے آپ رات بھر نماز پڑھتے رہے اور معمول کے مطابق ایک رکعت میں پورا قرآن آپ نے پڑھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۹۴)

حضرت عثمان کو شہید کرنے کے لئے جب باغی آپ کے سامنے آکھڑے ہوئے تو آپ کی اہلیہ حضرت نائلہ آپ کے پاس ہی تھیں اور زخمی تھیں انہوں نے قاتلوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

لئن قتلتموه لقد قتلتموه صواما قواما كان يحى الليل فى ركعة يقرء فيها القرآن (معرفۃ ص ۹۰ طبقات ج ۳ ص ۵۶ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

اگر تم نے انہیں شہید کر دیا تو یاد رکھنا تم ایک ایسے شخص کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کر رہے ہو جو روزہ دار اور راتوں کو اللہ کے آگے کھڑا رہنے والا ہے وہ ایسے شخص ہیں کہ رات کو اللہ کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک ہی رکعت میں قرآن مجید پڑھ جاتے ہیں

حضرت علی مرتضیٰ آپ کی ان دونوں صفات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

رحم الله عثمان كان والله أكرم الحفدة وأفضل البررة هجادا بالاسحار كثير الدموع عند ذكر النار نهاضا عند كل مكرمة سباقا الى كل منجية جبيا وفيا صاحب جيش العسرة فحموا رسول الله صلى الله عليه وآله فاعقب الله من يلعنه لعنة اللاعنين (تاریخ التواریخ ج ۵ کتاب ۲ ص ۱۴۴۔ از مرزا محمد تقی سپر شیعی)

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ کی قسم وہ رسول اللہ ﷺ کے شریف ترین داماد تھے اور مقدس لوگوں سے افضل تھے بہت تہجد پڑھنے والے تھے نار جہنم کی یاد کرتے وقت بہت رونے والے تھے ہر بہترین کام میں ہر نجات دینے والے پہلو کی طرف سب سے زیادہ سبقت کرنے والے تھے غزوہ تبوک میں اسلامی لشکر کی اعانت کرنے والوں کے سردار تھے اور رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے جو ان کی شان میں لعنت کرتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور ان لوگوں کی لعنت ہے جو لعنت کرنے والے ہیں (ماخوذ از مذہب شیعہ از حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ ص ۳۵)

معروف تابعی بزرگ حضرت مسروق کو جب پتہ چلا کہ حضرت عثمان شہید کر دیے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ

اما والله لقد قتلتموه صواما قواما (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۶۳)

افسوس خدا کی قسم تم نے صائم الدھر اور قائم اللیل شخص کے خون سے اپنے ہاتھ آلودہ کر دیے ہیں۔۔

عبدالرحمٰن تیمی کہتے ہیں کہ میں ایک رات عشاء کے بعد نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اتنے میں

ہیرے قریب ہی حضرت عثمان آکر کھڑے ہو گئے اور آپ نے سورہ فاتحہ سے تلاوت شروع کی حتی کہ پورا قرآن ختم کر لیا اور پھر آپ چلے گئے (حلیہ ج ۱ ص ۹۴)

زوجہ کہتی ہیں کہ
حضرت عثمان صائم النہار اور پچھلی رات کو اللہ کے آگے جھکنے والے تھے
(حلیہ ج ۱ ص ۹۴)

حضرت امام ذہبی (۷۴۸ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں
آپ قیام اللیل کے عادی اور صائم النہار کے بڑے دلدادہ تھے (تذکرہ ص ۳۲)

(۲)......روزہ

حضرت عثمان کو نفلی روزے رکھنا بھی بہت محبوب تھا آپ کو اکثر روزے کی حالت میں ہی دیکھا گیا ہے بتایا جاتا ہے جب آپ کو شہید کیا گیا تو آپ اس وقت بھی روزے کی حالت میں تھے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں
حضرت عثمان روزوں اور نوافل میں بڑی قوت اور کثرت رکھتے تھے آپ کی آزاد کردہ کنیز بتاتی ہیں کہ آپ روزانہ روزہ رکھتے تھے (ازالۃ) اور یہی بات حضرت عبداللہ بن زبیر کی دادی سے بھی مروی ہے آپ فرماتی ہیں وکان یصوم الدھر (الاصابہ ج ۲ ص ۴۶۳) شہادت والے دن بھی آپ روزہ سے تھے حضرت مغیرہ بن شعبہ نے آپ کو اپنی شادی کی دعوت میں بلایا تو آپ تشریف لے گئے جب کھانے کی باری آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں روزے سے ہوں تاہم میں نے پسند کیا کہ اس دعوت میں شریک ہوں اور برکت کی دعا کروں (کنز العمال ج ۹ ص ۲۷۱)

Scanned with CamScanner

(۳)......زکوۃ و صدقات

حضرت عثمان کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا تھا اور آپ اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کو بہت محبوب رکھتے تھے آپ صرف مال کے نہیں دل کے بھی بڑے غنی تھے حضور ﷺ نے اسلام اور مسلمانوں کے لئے مال خرچ کرنے کی جب جب ترغیب دی حضرت عثمان ہمیشہ اس باب میں آگے ہی دکھائی دئے ہیں آپ زکوۃ کے علاوہ بھی اپنے مال میں سے غرباء و فقراء اور مسلمانوں کی ضروریات پر خرچ کرنے کو سعادت سمجھتے اور دل کھول کر اللہ کے راستے میں دیتے تھے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے لئے میٹھے اور ٹھنڈے پانی کا کنواں خریدنا ہو یا مسجد نبوی کی توسیع کے لئے زمین کی ضرورت ہو حضرت عثمان ہمیشہ آگے رہے غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے لئے کھانے پینے کے سامان کا پورا انتظام کرنا اور حضرت ابو بکر صدیق کے دور میں ہزاروں درہم کا سامان مسلمانوں پر وقف کر دینا آپ کا ہی خاصہ تھا اور آپ نے کبھی اس کا خیال تک نہ کیا کہ وہ غریب ہو جائیں گے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا

انی قد ولیت وانی اکثر العرب بعیرا وشاۃ فما لی الیوم شاۃ ولا بعیر غیر بعیرین لحجی (تاریخ طبری ج ۳ ص ۳۸۴)

میں جس وقت خلیفہ بنایا گیا اس وقت عرب میں سب سے زیادہ اونٹوں اور بکریوں کا مالک تھا یعنی مالدار تھا اور آج حال یہ ہے کہ میرے پاس نہ اونٹ ہے نہ بکری سوائے ان دو اونٹوں کے جو میں نے حج کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے وقت کے بڑے تاجر اور مالدار تھے مسلمان ہوئے تو سب کچھ اسلام کے حوالے کر دیا اور فقر و فاقہ کی زندگی گذار کر اللہ کے حضور

Scanned with CamScanner

چلے گئے حضرت عثمان حضرت ابوبکر صدیق کے دوست تھے اور آپ بھی مالدار اور تاجر تھے آپ نے بھی اپنا سب کچھ مسلمانوں پر نثار کر دیا اور اسلام کی حمایت و نصرت کے لئے کبھی پیچھے نہ ہٹے یہ تھے ہمارے اسلاف اور اکابر جن پر ہمیں ناز اور فخر ہے اور ہم ان کی عظمتوں کو سلام کرتے ہیں۔

اؤلئك آبائی فجئنی بمثلهم اذا جمعتنا یا جریر المجامع

موجودہ حکمران تو وہ بقول کسے سائیکلوں پر آتے اور کروڑوں کی گاڑیوں پر جاتے رہے ہیں کے معلوم نہیں کہ ہمارے وزراء اور سفراء کس کس طریقے سے خود اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کا استحصال کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں ان کی شاہ خرچیوں لوٹ کھسوٹ اور جیب بٹوڑیوں کی خبریں شائع نہ ہوتی ہوں اور کمال تو یہ ہے کہ حج اور حاجیوں اور بیت المال کے زکوۃ وصدقات کے مال پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے بھی ان کو شرم نہیں آتی۔

(نوٹ) حضرت عثمان کے انفاق کے کچھ واقعات ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

(۴)......حج وعمرہ

حضرت عثمان کو حج بیت اللہ سے بڑی رغبت تھی آپ تقریبا ہر سال حج کے لئے تشریف لے جاتے تھے خلافت کے دنوں میں بھی آپ کا یہی معمول رہا آپ مسلسل دس سال حج کے لئے جاتے رہے ہیں سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ آپ جب سے خلیفہ ہوئے سوائے آخری سال کے تمام حج آپ نے خود لوگوں کو کرائے تھے (طبری ج ۵ ص ۱۳۴) اور آپ نے لوگوں کو بتادیا تھا کہ وہ ہر سال حج کے موقعہ پر آئیں اور کسی کو بھی آپ کے عمال کے بارے کسی قسم کی کوئی شکایت ہو تو وہ بیان کریں آپ ان کی شکایات خود سنیں گے اور اس کا

Scanned with CamScanner

ازالہ کریں گے (ایضا) آپ زندگی کے آخری سال کا حج نہ کر سکے کیونکہ باغیوں نے آپ کا محاصرہ کرر کھا تھا آپ نے امیر الحج کی ذمہ داری حضرت عبداللہ بن عباس پر ڈالی اور انہیں حج کا خطبہ لکھ کر دیا اور فرمایا کہ وہ مسلمانوں تک آپ کا یہ پیغام پہنچادیں (حضرت عثمان غنی کا یہ خطبہ آپ کے خطبات کے ذیل میں ملاحظہ کریں) آپ نے امہات المؤمنین کو بھی حج کرانے کی سعادت پائی ہے اور آپ انہیں اپنے ساتھ لے گئے تھے اور آپ نے ان کی حفاظت میں کوئی کمی کوتاہی نہ ہونے دی تھی حضرت امام حسین نے بھی حضرت عثمان کے ساتھ حج کا سفر کیا تھا (مؤطا امام مالک ص ۳۶۸) آپ کثرت سے عمرہ بھی فرمایا کرتے تھے تاہم آپ کوشش کرتے کہ عمرہ کرتے ہی مدینہ منورہ لوٹ جائیں آپ مناسک حج کے بڑے عالم تھے اور مسائل حج پر آپ کی گہری نظر تھی حج کے بارے میں کسی کو کوئی بات معلوم کرنی ہوتی تو وہ آپ سے پوچھ لیتا اور آپ اس کی پوری تسلی فرمادیتے تھے آپ کے بعد اگر کسی کو مناسک حج پر پورا عبور تھا تو وہ عبداللہ بن عمر تھے

كان أعلمهم بالمناسك إبن عفان وبعده ابن عمر (طبقات ج ۳ ص ۴۴)

(۵)......غلام آزاد کرنا

اللہ تعالی نے غلاموں کو آزاد کرنے کی ہدایت فرمائی اور حضور ﷺ نے ان لوگوں کو بشارتیں سنائیں جو غلاموں کو آزاد کرتے ہیں اور ان کی گردنوں سے غلامی کا بوجھ اتارتے ہیں حضرت عثمان اللہ کی رضا پانے کے لئے غلام آزاد کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے آپ کے ہاتھوں بہت سے غلام آزاد ہوئے ہیں آپ خود فرماتے ہیں کہ

ولا اتت علی جمعة الا وانا اعتق فیها رقبة منذ اسلمت الا ان لا

اجد ها في تلك الجمعة فاجمعها في الجمعة الثانية (البدايہ ج ۷ ص ۱۸۱)فان تعذر عليه اعتق في الجمعة الاخرى عتيقين (ایضاص ۲۱۱)
اسلام لانے کے بعد کوئی جمعہ مجھ پر ایسا نہیں آیا کہ میں نے کسی غلام کو آزاد نہ کیا ہو سوائے اس کے کہ کسی جمعہ میں کوئی عذر آگیا ہو تو میں اگلے جمعہ میں دو غلام آزاد کرتا تھا (ازالۃ ج ۴ ص ۳۰۶)

حضرت عثمان جن دنوں محصور تھے ان دنوں میں بھی آپ نے غلام آزاد کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں فرمائی حضرت عثمان کے غلام ابو سعید بھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اس دن بیس غلام آزاد فرمائے ان عثمان أعتق عشرين عبدا مملوكا (درالسحابۃ ص ۱۸٦)

☆......حضرت عثمان کا انفاق فی سبیل اللہ

حضرت عثمان حضور ﷺ کے مالدار صحابہ میں تھے اللہ تعالی نے آپ کو بہت مال ودولت سے نوازا تھا اور آپ کی تجارت میں بہت برکت اتاری تھی آپ نے اپنا سب مال اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں وقف کر رکھا تھا اور خیر وبھلائی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے کبھی اس بات کا خیال نہ کیا کہ وہ کبھی فقر وفاقہ میں مبتلا ہو جائیں گے آپ اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کر کے خوش ہوتے تھے اور اللہ سے اجر وثواب پانے کی امید رکھتے تھے۔حافظ ابو نعیم (۴۳۰ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان رضا الہی پانے کے لئے مال کی بے دریغ قربانی دیا کرتے تھے آپ کے مال سے بندگان خدا کے لئے صدقات اور خیرات کا سلسلہ چلتا رہتا تھا جبکہ خود آپ اپنے مال میں سے تھوڑے سے حصے پر قناعت کرتے اور معمولی

Scanned with CamScanner

لباس پہن لیتے تھے (حلیہ ج۱ص ۹۶)

حضرت امام ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

اللہ تعالی کی راہ میں بڑھ چڑھ کر اپنا مال خرچ کرتے تھے (تذکرہ ص ۳۲)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

ودر صدقہ مرتبہ عالیہ از عجائب ماجریات حال اوست (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۰۵)

صدقہ کے باب میں بہت بلند مرتبہ ان کے عجائب احوال میں سے ہے جو ان پر جاری ہوتے رہے

آیئے کچھ واقعات کی روشنی میں آپ کے انفاق فی سبیل اللہ کے مناظر دیکھیں

☆...... غزوہ جیش العسرۃ کے موقع پر انفاق

آپ غزوات کے عنوان تلے یہ بات پڑھ آئے ہیں کہ حضرت عثمان نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا مال کس فراخ دلی کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا حضور ﷺ نے مال مانگا تو آپ نے تقریبا ہزار اونٹ مع ساز و سامان اور ہزاروں دینار آپ کی خدمت میں پہنچادئے آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر آپ کے لئے خصوصی دعا فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ عثمان سے راضی ہو اور آپ نے انہیں جنت کی بشارت سنائی نیز یہاں تک فرمایا کہ آج کے بعد کوئی عمل حضرت عثمان کے لئے نقصان دہ نہ ہوگا۔

☆...... مسلمانوں کے لئے میٹھے پانی کا کنواں خریدنا

حضور ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو پتہ چلا کہ مسلمانوں کے پاس میٹھے پانی کا کوئی

Scanned with CamScanner

انتظام نہیں ہے سوائے بئر رومہ کے جو ایک یہودی کے پاس ہے اور لوگ قیمت دے کر
اس سے وہ پانی لیتے تھے آنحضرت ﷺ کو جب اس کا پتہ چلا تو آپ نے ارشاد فرمایا

من یشتری بئر رومة فیجعل دلوہ مع دلاء المسلمین بخیر له فی الجنة (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

کون ہے جو بیر رومہ خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول سے ملا لے (یعنی اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے) تو اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر چیز ملے گی

حضرت عثمان کہتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا

من حفر بئر رومة فله الجنة (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۸۹)

جو شخص بئر رومہ کھودے (یعنی جو اسے خرید لے) اس کے لئے جنت ہے

کنویں کے مالک کو معلوم ہوا کہ مسلمان اس کنویں کو خریدنا چاہتے ہیں تو اس نے اس کنویں کی قیمت میں ایک بڑا اضافہ کر دیا حضرت عثمان کو جب پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے بئر رومہ خریدنے والے کو جنت کی بشارت سنائی ہے تو آپ نے اس کے مالک سے منہ مانگی قیمت دے کر یہ کنواں خرید لیا فاشتریتها من صلب مالی (ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱) میں نے اسے اپنے ذاتی مال میں سے خریدا اور اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا یہ کنواں آپ نے ۲۰ ہزار درہم میں خریدا تھا

فاشتراها عثمان بن عفان من الیهودی بعشرین ألف درهم فجعلها للغنی والفقیر وابن السبیل (فتح الباری ج ۵ ص ۴۰۸ ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کنواں بنی غفار کے ایک غریب شخص کے

Scanned with CamScanner

پاس تھا حضور ﷺ نے اس سے کہا اسے جنت کے ایک چشمہ کے عوض فروخت کردے اس نے کہا کہ میرے پاس اس کے سوا اور کوئی سرمایہ زندگی نہیں ہے اسی سے میں اپنے اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہوں جب حضرت عثمان کو اس کا پتہ چلا تو آپ نے اسے ۳۵ ہزار درہم دے کر خرید لیا اور اسے مسلمانوں کے لئے وقف فرمادیا (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج ۱۰ ص ۱۹۶) اس طرح اسلام میں حضرت عثمان کے فیض کرم کا یہ پہلا ترشح تھا جس نے اہل توحید کے تشنہ لبوں کو سیراب کردیا تھا (سیر الصحابۃ)

☆...... مسجد نبوی کی توسیع میں آپ کا مال لگنا

حضور ﷺ نے جب مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی تو وہ ایک چھوٹے سے حصہ پر واقع تھی جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو ضرورت ہوئی کہ مسجد کو وسیع کیا جائے تاکہ مسلمان آسانی کے ساتھ نماز ادا کرسکیں اور مسلمانوں کی دینی ضروریات پوری ہوں حضور ﷺ نے مسلمانوں کو رغبت دی کہ وہ مسجد کے متصل ایک انصاری کی زمین خرید لیں آپ نے ان سے کہا کہ یہ زمین جنت کے ایک محل کے عوض ہمیں فروخت کردو مگر وہ اپنی انتہائی غربت کی وجہ سے مفت نہ دے سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اسے خرید لے اور اسے مسجد میں شامل کردے

من یشتری بقعة آل فلان فیزیدها فی المسجد بخیر له منها فی الجنة (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

جس نے فلاں سے یہ زمین خرید لی تاکہ اسے مسجد میں شامل کردیا جائے تو اس کے لئے جنت میں اس سے بہتر حصہ ملے گا

Scanned with CamScanner

من یشتری ہذہ البقعة من خالص مالہ فیکون فیھا کالمسلمین ولہ خیر منھا فی الجنة (البدایہ ج ۷ ص ۱۷۸)

(ترجمہ) کون ہے جو اس زمین کے اس حصہ کو اپنے خالص مال سے خرید لے اور اس میں مسلمانوں کے حصہ کے ساتھ شامل ہو جائے اور اسے جنت میں اس سے بہتر قطعہ زمین ملے

حضرت عثمان کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

من اتباع مربد بنی فلاں غفر اللہ لہ فابتعتہ بعشرین الفا او بخمسة وعشرین الفا فاتیت رسول اللہ ﷺ فاخبرتہ فقال اجعلہ فی مسجدنا واجرہ لك (سنن نسائی ج ۲ ص ۶۵ ازالۃ ج ۴ ص ۲۹۸)

جو فلاں کے اس حصہ زمین کو خریدے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی تو میں نے اس کو بیس پچیس ہزار میں خریدا اور میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں لا کر پیش کر دیا آپ نے فرمایا اس کو ہماری مسجد میں شامل کر دے اور تمہارے لئے اس کا اجر ہے

حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس قطعہ زمین کو اپنے خالص مال سے خریدا اور اسے مسلمانوں کو دے دیا

حضرت عثمان نے اپنے دور میں مسجد نبوی میں نہ صرف یہ کہ کافی اضافہ کیا بلکہ اس کی دیواروں میں منقش پتھروں کے علاوہ اس کے فرش میں بھی پتھر کی سلیں لگوائی تھیں (البدایہ ج ۳ ص ۲۶۸ اردو) اس وقت بعض صحابہ نے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا وہ چاہتے تھے کہ مسجد اسی پرانی ہیئت و طرز پر ہی رہے اور اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان نے اس وقت فرمایا

انکم اکثرتم وانی سمعت النبی ﷺ من بنی لله مسجدا یبتغی به وجه الله له مثله فی الجنة (فتح الباری ج۱ ص ۴۵۳)

تم لوگ اس بارے میں بہت باتیں کرتے ہو اور تحقیق میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے کوئی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی کے مثل جنت میں ایک محل بنا دیتا ہے۔

تقریبا دس ماہ (ربیع الاول ۲۹ھ تا محرم ۳۰ھ) میں مسجد کی نئی تعمیر مکمل ہوئی تھی۔
جب باغیوں نے حضرت عثمان کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور آپ کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی تو آپ نے اس وقت فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ جب مسجد تنگ ہو گئی تھی تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں جو زمین کے فلاں ٹکڑے کو خرید کر جنت کے عوض مسجد میں شامل کر دے اور تم کو خوب معلوم ہے کہ زمین کا وہ ٹکڑا میں نے ہی خرید کر مسجد میں شامل کیا تھا اور اب تم مجھ کو مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہو (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱ البدایہ ج ۷ ص ۱۷۸ سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص ۴۲۹)

☆......ایک غزوہ کے موقع پر حضرت عثمان کی امداد

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور کھانے پینے کی کچھ تنگی آ گئی میں نے دیکھا کہ اس سے مسلمانوں کے چہروں پر پریشانی کے آثار تھے جبکہ منافقوں کا چہرہ خوشی سے کھل رہا تھا حضور ﷺ نے جب یہ منظر دیکھا تو فرمایا فکر نہ کرو بخدا سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے رزق

Scanned with CamScanner

پہنچادے گا حضرت عثمان نے جب یہ بات سنی اور جان لیا کہ اللہ اور اس کا رسول سچ کہتے ہیں چنانچہ آپ نے سواریوں پر کھانا تیار کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچادیا حضور ﷺ نے سامان دیکھا تو پوچھا لوگوں نے کہا حضرت عثمان لائے ہیں حضور ﷺ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا جبکہ منافقین کے چہرے مرجھا گئے میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغل کی سفیدی بھی نظر آنے لگی اور آپ نے حضرت عثمان کے لئے ایسی دعا فرمائی کہ اس جیسی دعا نہ اس سے پہلے کسی کے لئے کی اور نہ بعد میں کی آپ نے اس دعا میں یہ بھی فرمایا کہ اے اللہ حضرت عثمان کو خوب خوب عطا فرما

فرایت النبی ﷺ قد رفع یدیه حتی رؤی بیاض ابطیه یدعو لعثمان دعاء ما سمعته دعا لاحد قبله ولا بعده اللهم اعط عثمان (طبرانی کبیر۔ درالسحابۃ ص ۱۸۴)

☆.....ہزاروں درہم کا سامان مسلمانوں پر صدقہ کر دینا

حافظ شمس الدین ابن قدامۃ حنبلی (۶۸۲ھ) لکھتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا لوگ حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور کہا کہ نہ آسمان سے پانی برستا ہے نہ زمین سے کچھ اگتا ہے اور سب لوگ پریشان ہیں آپ نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو اللہ نے چاہا تو شام ہونے سے پہلے پہلے اپنا فضل فرمادے گا اور لوگوں کی پریشانی دور ہو جائے گی

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اس پر کچھ دیر نہ گزری تھی کہ حضرت عثمان کا مال تجارت

Scanned with CamScanner

ملک شام سے ایک بڑے قافلہ کی شکل میں آپہونچا جس میں سو کے قریب سواریوں پر اناج غلہ وغیرہ تھا چنانچہ بہت سے دکاندار حضرت عثمان کے گھر آئے حضرت عثمان نے ان آنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کا سامان تجارت آیا ہوا ہے یہاں لوگ پریشان ہیں اس لئے آپ یہ سامان ہمیں فروخت کریں تاکہ لوگوں کی یہ پریشانی دور ہو جائے حضرت عثمان نے فرمایا کہ بہت اچھا چلو خرید لو تاجر لوگ سامان تجارت کے قریب آئے اور سامان دیکھا حضرت عثمان نے فرمایا اس مال پر تم مجھے کتنا فائدہ دو گے انہوں نے کہا ہر دس پر دو درہم کا فائدہ لے لیں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور بڑھالو انہوں نے کہا ہر دس پر پانچ اور لے لیں آپ نے فرمایا کچھ اور بڑھالو انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سب دکاندار یہاں موجود ہیں اور مدینہ میں کوئی ایک دکاندار نہیں جو آپ کو اس سے زیادہ کی آفر دے سکے آپ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو اللہ تعالیٰ مجھے ہر درہم پر دس درہم عطا فرمارہا ہے کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ سارا غلہ غرباء ومساکین کے لئے صدقہ کر دیا ہے (اور اس کے بدلے اللہ مجھے اس سے کئی زیادہ عطا فرمائے گا)

فانی اشهد الله انی قد جعلت هذا الطعام صدقة علی فقراء المسلمین

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں

مجھے اس رات رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی آپ ایک سواری پر تھے اور نورانی جوڑا زیب تن تھا آپ کے جوتوں کے تسمے بھی نور سے منور تھے آپ کے ہاتھ میں بھی نور کی ایک چھڑی تھی آپ جلدی میں تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں آپ کے شوق دیدار میں آپ کے پاس آیا ہوں آپ کہاں جلدی میں جارہے ہیں آپ نے

فرمایا اے ابن عباس عثمان نے اللہ کی رضا پانے کے لئے اپنا سب سامان تجارت صدقہ کر دیا اللہ کو ان کا یہ عمل بہت پسند آیا اور وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوا اور جنت میں ایک دلہن کے ساتھ ان کی شادی ہوئی ہے اور مجھے اس شادی میں بلایا ہے میں وہیں جا رہا ہوں

ان عثمان قد تصدق بصدقة وان الله قد قبلها منه وزوجه عروسا في الجنة وقد دعينا الى عرسه (الرقۃ والبکاء ص ۱۹۱ لابن قدامۃ ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۰۵ ریاض ج ۳ ص ۴۴) .

حضرت عثمان دل کے بڑے سخی واقع ہوئے تھے آپ سے کسی کا دکھ درد دیکھا نہ جاتا تھا آپ خوشی اور تکلیف دونوں موقع پر لوگوں کی خدمت کر کے خوش ہوتے اور اللہ سے اس کا اجر پانے کی امید رکھتے

ایک عورت جو حضرت عثمان کے محصوری کے دنوں میں آپ پاس آیا کرتی تھی اور آپ اس کی خدمت کر دیا کرتے تھے ایک دن نہ آئی تو آپ نے معلوم کیا کسی نے بتایا کہ اس کے ہاں بچہ ہوا ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت عثمان نے اپنے ایک خادم کے ہاتھ پچاس درہم اور ایک قیمتی چادر بھیجی اور کہا کہ یہ تیرے بچے کے لئے ہے اور جب وہ ایک سال کا ہو جائے تو ہم اسے اور دیں گے

ابن سعید بن یربوع کا بیان ہے کہ میں جوانی کے ابتدائی دنوں میں کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں مسجد آگئی میرے ہاتھ میں ایک پرندہ تھا جسے میں نے مسجد میں چھوڑ دیا میں نے اچانک دیکھا کہ ایک خوبصورت شیخ اپنے سر کے نیچے ایک اینٹ یا اس کا ٹکڑا رکھے سوئے ہوئے ہیں میں وہاں کھڑا ان کی طرف دیکھنے لگا اور ان کی خوبصورتی مجھے حیران کر رہی تھی اس شیخ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہا اے جوان تو کون ہے میں نے انہیں اپنا نام بتلایا اتنے میں وہاں ایک

Scanned with CamScanner

اور نوجوان نظر آیا آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے کسی چیز کو لانے کا حکم دیا وہ چلا گیا اور کچھ دیر بعد ایک قیمتی چادر اور ایک ہزار درہم لے کر آیا اور مجھے کہا کہ اپنے یہ پھٹے کپڑے اتار دو اس نے مجھے وہ عمدہ کپڑا پہنایا اور اس میں ایک ہزار درہم رکھ دیے میں واپس چلا آیا اور اپنے باپ کو یہ سارا واقعہ سنایا تو اس نے پوچھا کہ اے بیٹے یہ سب کس نے تمہیں دیا ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہاں ایک شخص جس سے زیادہ میں نے حسین کسی اور کو نہیں دیکھا اس نے دیے ہیں میرے باپ نے کہا وہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان ہیں (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۴)

☆...... حضرت عثمان کی خشیت الہی اور خوف آخرت

حضرت عثمان عند اللہ اس درجہ اونچا مقام رکھنے اور حضور اکرم ﷺ کی جانب سے جنتی ہونے کی بشارت ملنے کے باوجود ہمہ وقت خوف خدا اور فکر آخرت میں ہی نظر آتے تھے لوگوں نے ہمیشہ آپ کو اسی سوچ اور فکر ہی میں دیکھا ہے موت قبر اور آخرت کا خیال انہیں ہمیشہ دامن گیر رہتا تھا آپ کا ارشاد ہے کہ دنیا کی فکر سے دل تاریک ہو جاتا ہے جبکہ فکر آخرت سے دل کو زندگی اور روشنی ملتی ہے (ارشاد العباد ص ۹)

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ جب قبروں کے قریب سے گزرتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی لوگ کہتے کہ جنت و دوزخ کے تذکرے سے تو آپ پر اس قدر رقت طاری نہیں ہوتی آخر قبروں میں کیا خاص بات ہے کہ انہیں دیکھ کر آپ بے قرار ہو جاتے ہیں آپ فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے اگر یہاں کا معاملہ آسانی سے طے ہو گیا تو پھر تمام منزلیں آسان ہیں اور

Scanned with CamScanner

اگر اس میں دشواری پیش آئی تو تمام مرحلے دشوار ہو نگے

انہ کان اذا وقف علی قبر بکی حتی تبل لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتبکی من ھذا فقال ان رسول اللہ ﷺ قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ایسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ اشد منہ قال وقال رسول اللہ ﷺ مارأیت منظرا قط الا والقبر افظع منہ (رواہ الترمذی وابن ماجہ ۔ ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۰۷ مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۲)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں

حضرت عثمان غنی صحابی ہیں اور جلیل القدر صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دامادی کا دوہرا تعلق رکھتے ہیں اسی وجہ سے ذوالنورین مشہور ہیں جب آپ کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اس قدر روتے کہ ریش مبارک تر ہو جاتی

بعض طالب علم پوچھا کرتے ہیں کہ اس قدر رونے اور خوف کی کیا وجہ تھی.........جب حضور ﷺ کی زبان سے اپنے ناجی اور جنتی ہونے کی بشارت سن چکے تھے تو پھر اس قدر رونا کیوں تھا؟

اس کا جواب زبان سے نہیں دینا چاہئیے بلکہ ایسے لوگوں کو پھانسی گھر میں کھڑا کردینا چاہئے اور بقسم پوچھنا چاہئیے کہ پھانسی والے کو دیکھ کر تمہارا قلب اپنی حالت پر ہے یا نہیں بس اس وقت ان کو اس شبہ کا جواب کافی مل جائے گا کہ باوجود اپنے اوپر یہ خطرہ نہ ہونے کے دل کانپتا ہے کیونکہ وہ صورت اور موقع

ہی ایسا ہے تو اگر آپ کا دل باوجود نجات کے یقین ہونے کے قبر کے اہوال دیکھ کر کانپتا ہو تو کیا تعجب ہے یہ ان کے غایت خوف اور تصدیق بالاخبار الوارد ہ کی دلیل ہے (وعظ۔ موت وحیات ص ۲۵۲)

جب کسی کا جنازہ آپ کے قریب سے گزرتا تو آپ مارے ہیبت کے کھڑے ہو جاتے تھے آپ کے بیٹے ابان کہتے ہیں

رای عثمان رضی الله جنازۃ فقام لها ثم حدث ان رسول الله رای جنازۃ فقام لها (مسند احمد ج ا ص ۱۰۳)

حضرت عثمان کا ایک غلام تھا آپ نے اس سے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ تیرا کان مروڑا تھا اس لئے تو مجھ سے قصاص لے لے تو اس نے آپ کا کان پکڑ لیا حضرت عثمان نے کہا اور سختی سے پکڑ کہ دنیا کا قصاص آخرت کے قصاص سے بہت اچھا ہوتا ہے (ریاض ص ۴۵ ازالہ ص ۳۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

مانعلم عثمان قتل نفسا بغير نفس ولا جاء من الكبائر شيئا (کتاب التمہید والبیان ص ۱۸۴ طبع بیروت)

ہم نہیں جانتے کہ حضرت عثمان نے کسی کی جان بلاوجہ لی ہو اور نہ ہم نے انہیں کبھی گناہ کبیرہ کرتے پایا ہے

حضرت عثمان خود فرماتے ہیں

اگر میں جنت اور دوزخ کے بیچ میں ہوں اور میں یہ نہ جانتا ہوں کہ میرے لئے دونوں میں سے کس کا حکم دیا جائے گا تو میری خواہش ہو گی کہ میں مٹی ہو جاؤں قبل اس کے کہ مجھے

Scanned with CamScanner

کسی دوسری طرف جانے کا حکم دیا جائے (حلیہ ج ا ص ۹۹)

اسی فکر آخرت اور خوف وخشیت نے آپ کو بے چین کر رکھا تھا باوجود امیر ومالدار ہونے کے آپ کو اکثر وبیشتر نہایت معمولی کپڑا پہنتے دیکھا گیا اور کبھی آپ کے کپڑوں میں پیوند بھی لگے ہوتے آپ نے اپنے آپ کو عام معیار زندگی پر رکھا ہوا تھا بیشک آپ کے دور میں سب سے زیادہ اسلامی رقبہ آپ کے پاس تھا آپ کے پاس سازوسامان کی کوئی کمی نہ تھی عیش وراحت کی ساری چیزیں موجود تھیں مگر آپ نے جس طرح زندگی گزاری اور پھر جس پیرائے میں شہادت کو گلے لگایا وہ اس بات کی گواہ ہے کہ آپ کی زندگی بالکل سادہ تھی اور آپ ایک عام رعایا کی طرح زندگی گزارنے کو پسند کرتے تھے۔ آپ دنیا اور اس کی آرائشوں سے بہت دور دور تھے شرحبیل کہتے ہیں

> حضرت عثمان (کی درویشی کا یہ عالم تھا کہ آپ) لوگوں کو امیروں کا کھانا کھلاتے ہیں مگر خود سرکہ اور زیتون سے روٹی کھالیتے ہیں اور کوئی عام سالن بھی استعمال نہ فرماتے تھے (حلیہ ج ا ص ۹۸)

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو زمانہ خلافت میں خطبہ دیتے دیکھا ہے آپ کا حال یہ تھا کہ آپ کے بدن پر جو کپڑا تھا وہ نہایت معمولی قیمت کا تھا اور آپ کے پیروں کی جوتی بھی نہایت معمولی قیمت کی تھی (ازالہ ج ۴ ص ۳۰۸)

☆...... حضرت عثمان غنی کا زہد وتواضع

حضرت عثمان غنی نے زاہدانہ اور درویشانہ زندگی گزاری ہے آپ چاہتے تو ناز ونخرے کی زندگی گزارتے مگر آپ نے اس زندگی کو پسند کیا جو اپنے آقا حضور ﷺ کی زندگی تھی

Scanned with CamScanner

آپ کے نزدیک اس پاک زندگی سے بڑھ کر اور کوئی زندگی نہیں ہے پھر آپ نے اپنے دونوں بزرگ ساتھیوں کی زندگی بھی دیکھی تھی کہ انہوں نے کس طرح کی زندگی اپنائی تھی۔ عرب میں ایک خاص قسم کا خوش وضع رومی کپڑا اقز تھا حضرت عثمان نے کبھی اسے استعمال نہ کیا اور نہ کبھی اپنے گھر میں اس عالی قیمت کپڑے کو پہننے کی اجازت دی۔

آپ کی سادگی اور تواضع کا یہ حال تھا کہ گھر میں خادموں کے ہوتے ہوئے اپنا کام خود اپنے ہاتھوں کر لیا کرتے تھے رات کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو خود ہی اٹھ کر وہ کام کرتے خادموں کو کبھی نہ اٹھاتے تھے آپ سے کوئی کہتا کہ ان خادموں میں سے کسی کو جگا لیا کریں تو آپ کے جواب میں فرماتے

لا . اللیل لهم یستریحون فیه (طبقات ج ۳ ص ۴۴ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

نہیں۔ انہیں رات کو آرام کرنے دو (یعنی رات آرام کرنے کی ہے)

حضرت عثمان کی آزاد کردہ کنیز کا بیان ہے کہ

کان عثمان لایوقظ احدا من اهله من اللیل الاان یجده یقظان فیدعوه فیتناوله وضوئه (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۰۹)

حضرت عثمان رات کو اپنے گھر والوں میں سے کسی کو اپنے کام کے لئے نہیں جگاتے تھے ہاں جب کسی کو جاگتا ہوا پاتے تو ان کو بلا لیتے اور وہ ان کو وضو کا پانی دے دیتا

حضرت حسن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو مسجد میں سوتے دیکھا ہے حال یہ تھا کہ ان کی چادر تکیہ کی صورت میں ان کے سر کے نیچے تھی اس دوران کوئی آتا اور بات کرنا چاہتا تو آپ اس کی طرف اٹھ کر بیٹھ جاتے کوئی دوسرا آتا تو آپ اس کی جانب متوجہ ہو کر

Scanned with CamScanner

بیٹھ جاتے ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کو مسجد میں اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کے بدن پر زمین پر سونے کی وجہ سے کنکریوں کے نشانات پڑے ہوئے ہیں اور لوگ آپ کو دیکھ کر ایک دوسرے سے کہتے یہ امیر المؤمنین ہیں۔

ایک مرتبہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ کچھ لوگوں نے کہا اے عثمان آپ نے لوگوں کو بہت زیادہ دنیادار بنادیا ہے یعنی آپ نے انہیں بہت زیادہ دے دیا ہے اس لئے آپ اللہ سے توبہ کریں اور وہ بھی توبہ کریں آپ نے اسی وقت دونوں ہاتھ اٹھائے اور قبلہ رخ ہو کر فرمایا میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اے اللہ میں سب سے پہلے آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں (الاستیعاب ج ۳ ص ۷۳)

میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو ایک خچر پر سواری کرتے دیکھا حالانکہ آپ اس وقت خلیفہ تھے اور آپ نے اپنے پیچھے ایک غلام کو بٹھایا ہوا تھا (حلیہ ج ۱ ص ۹۹)

☆...... حضرت عثمان کی صلہ رحمی

قرآن اور حدیث نے عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے حضرت عثمان ہمیشہ اپنے اقرباء کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے تھے اور ان میں سے جو غرباء تھے آپ ان کی پرورش فرماتے تھے اعزہ میں سے جن کو بڑی بڑی رقموں کی ضرورت پڑتی تو آپ اپنے ذاتی مال میں سے ان کی مدد کرتے تھے اور کبھی کبھی وہ ساری رقم آپ معاف فرمادیتے تھے آپ کے دور خلافت میں جب بعض لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا کہ آپ اپنے عزیزوں کو بہت نوازتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں بیت المال میں سے نہیں دیتا اپنی جیب سے دیتا ہوں آپ نے تمام صحابہ کے سامنے معترضین کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ لوگ

Scanned with CamScanner

کہتے ہیں کہ میں اپنے رشتہ داروں سے محبت رکھتا ہوں اور ان کو دیتا رہتا ہوں تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے گھر والوں کی محبت اور ان کو دینے میں کبھی کسی کا حق نہیں مارا میں تو صرف ان کے حقوق ادا کرتا ہوں اور انہیں اپنے ذاتی مال سے دیتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک مسلمانوں کا مال اپنی ذات یا اپنے کسی متعلقین کے لئے حلال نہیں سمجھتا اور میں تو حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دور میں بھی اپنے ذاتی مال سے ان کو دیا کرتا تھا حالانکہ میں ان دنوں جوان تھا اور مال کی حرص بھی تھی اب جبکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری عمر اپنی آخری منزل پر پہنچ چکی تو کیا اب میں مال جمع کروں گا اور یہ ملحدین اس قسم کی باتیں پھیلا رہے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں کے لئے سرمایہ جمع کر رہا ہوں خدا کی قسم میں نے کسی شہر میں سے کوئی فالتو مال بھی حاصل نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع ملے اور میں زائد مال کو ان کی طرف دوبارہ لوٹا دیا کرتا تھا اور میرے پاس صرف پانچواں حصہ ہی پہنچتا تھا اور اس میں بھی میں اپنے لئے کوئی چیز نہیں رکھتا اور مسلمان اس مال کو وہاں کے لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے اور میرا اس مال میں کوئی حصہ نہیں ہوتا تھا میں تو صرف اپنے مال سے ہی اپنا گذر بسر کرتا تھا (طبری ج ۳ ص ۳۵۶)

امام ابوبکر بن العربی المالکی (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں

وقالوا انی احب أهل بیتی وأعطیهم فاما حبی لهم فانه لم یمل معهم علی جور بل احمل الحقوق علیهم واما اعطاؤهم فانی انما اعطیهم من مالی ولا استحل اموال المسلمین لنفسی ولا لاحد من الناس وقد کنت اعطی العطیة الکبیرة من صلب مالی ازمان رسول الله

ﷺ وأبی بکر وعمر وانا یومئذ شحیح صحیح افحین أنت علی اسنان اهل بیتی وفنی عمر ی وودعت الذی لی فی اهلی قال الملحدون ماقالوا؟ (العواصم من القواصم ص ۱۱۲)

حضرت عثمان غنی کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے عزیزوں کے ساتھ بہت زیادہ صلہ رحمی کا معاملہ فرماتے تھے اور یہ سب کچھ اپنے ذاتی مال سے کرتے تھے جن لوگوں نے آپ پر مسلمانوں کے مال سے اپنے عزیزوں کو دینے کا الزام لگایا تو آپ نے مجمع عام میں اس کی تردید کی اور کہا کہ ایسا الزام لگانے والے کج روی پر اتر آئے ہیں آپ کے اس جوابی بیان کے بعد کسی ایک صحابی نے اٹھ کر آپ پر جرح نہیں کی سب نے آپ کی موافقت کی اور آپ کے اس بیان کو درست جانا انہیں معلوم تھا کہ حضرت عثمان صرف خلافت ملنے کے بعد نہیں حضور ﷺ کے دور اقدس میں بھی نہ صرف یہ کہ اپنے عزیزوں اور غریب رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ فرماتے اور ان کی موقع بموقع خدمت کرتے رہتے تھے بلکہ عام مسلمانوں کو بھی آپ کے ذاتی مال سے بہت فائدہ ملا تھا ام المؤمنین حضرت عائشہ آپ کی صلہ رحمی کی اس طرح گواہی دیتی ہیں

ولقد قتلوه وانه لمن اوصلهم للرحم واتقاهم للرب (ازالۃ ج ۴ ص ۳۰۶)

ان لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کر دیا حالانکہ آپ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور اپنے رب سے ڈرنے والے تھے

کان عثمان لین العریکۃ کثیر الاحسان والحلم (اصابہ ج ۲ ص ۴۶۳)

حضرت عثمان نرم خو اور بہت زیادہ بردبار اور احسان کرنے والی شخصیت تھے

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت

حضور اکرم ﷺ نے متعدد مرتبہ اس بات کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد اس امر میں اختلاف پیدا ہوگا اور یہ اختلاف قتل وقتال تک بھی چلا جائے گا آپ نے اپنی امت کو آنے والے فتنوں کی خبر دی اور فرمایا کہ جب وہ فتنے رونما ہوں تو ان میں داخل اور شریک ہونے سے اجتناب کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ فتنے تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں زرارہ بن عمرو نخعی نے ایک مرتبہ ایک خواب دیکھا کہ زمین سے ایک آگ نکلی جوان کے اور ان کے بیٹے کے درمیان حائل ہو گئی انہوں نے اپنا یہ خواب حضور ﷺ کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا

اما النار فهی فتنة تكون بعدی قال وما الفتنة یارسول الله قال یقتل الناس امامهم ویشتجرون اشتجار اطباق الراس وخالف بین اصابعه دم المؤمن عند المؤمن احلی من الماء یحسب المسئی انه محسن ان مت ادركت ابنك وان مات ابنك ادركت قال فادع الله ان لا تدركنی فدعا له . (استیعاب ماخوذاز۔ازالۃ ج ا ص ۳۹۷)

جو آگ تم نے دیکھی ہے اس کی تعبیر ایک فتنہ ہے پوچھا گیا کہ وہ کیسا فتنہ ہوگا تو ارشاد فرمایا کہ لوگ اپنے امام کو قتل کر دیں گے اور اس طرح لڑائیوں اور فتنوں میں داخل ہو جائیں گے جیسے سر کی ہڈیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوئی ہیں اور آپ نے اپنی انگلیوں کے درمیان انگلیاں ڈال کر اشارہ فرمایا مومن کا

Scanned with CamScanner

خون مؤمن کے نزدیک پانی سے زیادہ خوش گوارا ہوگا بدکام کرنے والا یہ خیال
کرے گا کہ میں اچھاکام کررہاہوں اگر تو مر گیا تو وہ فتنہ تیرے بیٹے کو پکڑے گا
اور اگر تیرا بیٹا مر گیا تو وہ فتنہ تجھے پکڑے گا زرارہ نے کہا اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ
مجھے اس فتنہ سے بچائے رکھے آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی
عبداللہ بن حوالہ اسدی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

من نجا من ثلاث فقد نجا قالوا ماذا یارسول الله قال موتی وقتل خلیفة مصطبر بالحق یعطیه ومن الدجال (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۸ تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۸۱)

جو شخص تین باتوں سے محفوظ رہا وہ بس بچ گیا میری موت (کے معاملہ میں پھسل نہ جانا) (۲) ایک خلیفہ کے قتل پر (اپنے ہاتھ اور منہ کو بند رکھنا) جو حق کے ساتھ اس مصیبت پر صبر کرنے والا ہوگا (۳) اور دجال (کے فتنہ سے بچے رہنا اس کے قریب نہ جانا)

۳۰ ہجری کے قریب حضرت عثمان مدینہ کے ایک کنواں بئر اریس کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے وہ مہر نبوت گر گئی جس سے حضور ﷺ اپنے مکتوبات پر مہر لگایا کرتے تھے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی اسی سے مہر لگاتے تھے حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو آپ بھی اس سے مہر لگاتے تھے اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۹۶) آپ کو اس کا شدید دکھ ہوا آپ نے اس کنوئیں کا سارا پانی نکال دیا مگر وہ مہر آپ کو نہ ملی اس مہر کے گم ہو جانے کے معا بعد حضرت عثمان اور آپ کی خلافت آزمائش میں آگئی اور یہ اشارہ تھا کہ اب فتنے بڑی تیزی سے ابھریں گے

Scanned with CamScanner

آنحضرت ﷺ کی دی ہوئی فتنوں کی پیشگوئی حضرت عثمان غنی کے دور خلافت کے آخر چند سالوں میں کھل کر سامنے آئی فتنے اور اختلافات نے زور پکڑا آپ نے اس فتنہ میں جس امام کے شہید ہونے کی پیشگوئی فرمائی وہ امام حضرت عثمان غنی ہوئے آپ خود بھی فرماتے ہیں وہ امام مظلوم میں ہوں آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

سیقتل امیر وینتزی منتز وانی انا المقتول ولیس عمر انما قتل عمر واحد وانہ یجتمع علی (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۷ ازالۃ ج ۱ ص ۴۸۲)

ایک امیر قتل کیا جائے گا اور کوئی حملہ کرنے والا حملہ کرے گا (آپ نے جس کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے) وہ امیر مقتول میں ہی ہوں حضرت عمر نہیں ہیں حضرت عمر کو ایک شخص نے قتل کیا تھا جبکہ مجھے قتل کرنے والا ایک پورا گروہ ہوگا۔ (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۸۲)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

حضور ﷺ نے ان حدیثوں میں جو حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں بیان فرمایا کہ حضرت عثمان شہید ہوں گے اور ان کی شہادت کے قریب ایک عظیم فتنہ برپا ہوگا جو لوگوں کی وضع اور رسموں کو بدل دے گا اور اس کی آفت عالمگیر ہوگی جو زمانہ کہ اس فتنہ سے پہلے کا ہے اس کو آپ نے طرح طرح کی خوبیوں کے ساتھ موصوف کیا اور جو زمانہ اس کے بعد کا ہے اس کو انواع واقسام کی برائیوں سے یاد کیا ہے اور اس فتنہ کے بیان میں آپ نے انتہا درجہ کی توضیح کی یہاں تک کہ اس بیان کا اس فتنہ پر منطبق ہونا جو واقع ہوا کسی شخص پر پوشیدہ نہ رہا اور

Scanned with CamScanner

حضرت نے اس نہایت واضح عبارت میں یہ بیان فرمایا کہ اس فتنہ سے خلافت خاصہ کا انتظام ٹوٹ جائے گا اور زمانہ نبوت کی جو برکتیں باقی ہوں گی وہ چھپ جائیں گی اس بات کو بھی آپ نے ایسا کھول کر بیان فرمایا کہ اصل حقیقت کے اوپر سے پردہ اٹھ گیا اور حجت الٰہی اس کے ثبوت سے قائم ہو گئی (ازالۃ الخفاء ج اص ۳۷۹)

اس فتنہ کے ظہور میں آنے کے جو جو اسباب تھے وہ یکے بعد دیگرے ابھرتے گئے ایک طرف اسلامی مملکت کا دائرہ بڑھتا جا رہا تھا تو دوسری طرف مسلمان فقر و فاقہ کی زندگی سے نکل کر خوشحالی اور دولت مندی میں داخل ہو رہے تھے دنیاوی آسائش و آرائش ان کے قریب ہوتی جا رہی تھی اجلہ صحابہ یکے بعد دیگرے اپنے خیمے جنت میں لگا رہے تھے اور نئی نسل اس بات سے پوری طرح واقف نہ تھی کہ ان کے اسلاف نے کن قربانیوں اور جد وجہد سے اسلام کی خدمت کی تھی اور سوکھے پتے کھا کر اللہ کے دین کا پرچم تھامے رکھا تھا ظاہر ہے کہ جب دولت کی ریل پیل ہو جائے مال غنیمت اور فتوحات کے دروازے یکے بعد دیگرے وا ہونے لگیں اور وہ تقوی بھی باقی نہ رہے جو ان سے پہلوں کا تھا تو پھر اس کے اثرات بھی ظاہر ہو کر رہتے ہیں حضرت عثمانؓ اس سے بے خبر نہ تھے آپ جانتے تھے کہ لوگ ان فتوحات کے نتیجہ میں گم ہو جائیں گے اور اپنی منزل کھو دیں گے تو آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے تھے آپ نے ایک موقع پر اس طرح انہیں نصیحت فرمائی تھی

اے لوگو...... اللہ نے تمہیں دنیا اس لئے دی ہے کہ تم اس کے ذریعہ آخرت کماؤ اس لئے نہیں دی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ یہ دنیا فنا ہو جائے گی جبکہ آخرت باقی رہنے والی ہے دنیاوی خواہشات اور آسائشوں میں پڑ کر اپنی آخرت

Scanned with CamScanner

سے غافل نہ ہو جانا

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں یہود و نصاری اور دیگر قومیں جس طرح شکست سے دوچار ہوئیں اور ان کا اقتدار مسلمانوں کو ملا وہ اس پر سخت غصے میں تھے اور ان کا دل انتقام کے لئے بے چین تھا حضرت عمر فاروقؓ کے بعد بعض علاقوں میں بغاوتیں پھیلائیں گئیں مگر حضرت عثمانؓ نے حسن تدبیر سے ان بغاوتوں کو ختم کیا اور انہیں اپنی سازش میں کامیاب نہ ہونے دیا بظاہر یہ فتنہ گو دبا نظر آرہا تھا مگر اندر ہی اندر یہ بڑی تیزی سے اپنے منصوبہ پر کام کر رہا تھا اس کا پہلا قدم یہ تھا مسلمانوں کے خلیفہ اور اس کے بعض گورنروں کے خلاف ایسا خطرناک پراپیگنڈہ کیا جائے جس کے نتیجے میں لوگ ان کی جانب مائل ہو جائیں اور انہیں ان کی ہمدردی مل جائے نیز حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ان کے معتقدین کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کی جائے اور حضرت علیؓ کی محبت کا نعرہ لگا کر خلیفہ وقت سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور انہیں آپس میں اتنا الجھا دیا جائے کہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت اور فتوحات کے قدم کچھ عرصہ کے لئے رک جائیں اس تحریک میں گو اسلام کے نام لیواؤں کی ایک بڑی تعداد کے شامل ہونے کا انکار نہیں مگر درحقیقت ان کے پیچھے یہود و نصاری اور منافقین تھے حضرت عثمانؓ کے خلاف برپا کی جانے والی اس تحریک میں عبداللہ بن سبا کا مرکزی کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے اور مؤرخین نے حضرت عثمان کی شہادت میں اس کا کردار بے نقاب کیا ہے۔ امام محمد بن جریر طبری (۳۱۰ھ) لکھتے ہیں

ابن سبا نے یہ بات پھیلائی کہ گزشتہ زمانے میں بہت سے انبیاء گزرے اور ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور محمد کے وصی حضرت علی بن ابی طالب ہیں اور محمد

خاتم الانبیاء ہیں اور علی خاتم الاوصیاء ہیں اس نے یہ بھی کہا کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے رسول اللہ کی وصیت پر عمل نہ کیا اور رسول کے وصی کے حق کو غصب کر کے امت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا پھر اس نے کہا کہ عثمان نے خلافت پر ناحق قبضہ کر رکھا ہے جبکہ یہاں رسول کا وصی خود موجود ہے اس لئے تم اس کی مخالفت کرو اور اسے معزول کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو اور اس کام کا آغاز اپنے اپنے علاقوں کے حکام پر طعن تشنیع سے کرو اور یہ ظاہر کرو کہ تم نیک کام کا حکم دیتے ہو اور برے کام سے روکتے ہو پھر اس طرح تم عوام کو اپنی طرف مائل کر سکو گے جب وہ تمہاری طرف مائل ہو جائیں تو پھر انہیں اس کام کے لئے بلاؤ (طبری (ج ۳ ص ۳۴۶)

مؤرخ شہیر حافظ ابن کثیر سیف بن عمر کے حوالہ سے لکھتے ہیں

ان سبب تالب الاهزاب على عثمان رجلا يقال له عبدالله بن سبا كان يهوديا فاظهر الاسلام وصار الى مصر فأوحى الى طائفة من الناس كلاما اخترعه من عند نفسه مضمونه انه يقول للرجل اليس قد ثبت ان عيسى بن مريم سيعود الى هذه الدنيا فيقول الرجل نعم فيقول له فرسول الله أفضل منه فما تنكر ان يعود الى هذه الدنيا وهو اشرف من عيسى ابن مريم ثم يقول وقد كان أوصى الى على بن ابى طالب فمحمد خاتم الانبياء وعلى خاتم الاوصياء ثم يقول فهواحق بالامرة من عثمان وعثمان معتمد فى ولايته ماليس له فانكرو عليه واظهروا الامر بالمعروف والنهى عن المنكر فافتتن به

بشر كثير من اهل مصر وكتبوا الى جماعات من عوام اهل الكوفة والبصرة فتمالؤا على ذلك وتكاتبوا فيه وتواعدوا ان يجتمعوا في الانكار على عثمان وارسلوا اليه من يناظره ويذكر له ما ينقمون عليه من توليته اقربائه وذوى رحمه وعزله كبار الصحابة فدخل هذا في قلوب كثير من الناس (البدايه ج ۷ ص ۱۶۸)

حضرت عثمانؓ کی دشمنی پر لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنے کا طریقہ کار یہ تھا کہ ایک شخص جسے عبداللہ بن سبا کہا جاتا ہے اور وہ یہودی تھا اس نے کہا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے اور پھر مدینہ سے مصر چلا گیا اس نے کچھ لوگوں سے کچھ خفیہ باتیں کیں جسے اس نے خود وضع کیا تھا اور وہ کہنے لگا کہ کیا یہ ثابت نہیں کہ حضرت عیسی عنقریب اس دنیا کی طرف دوبارہ لوٹیں گے وہ آدمی کہے گا ہاں تو وہ اسے کہے گا کہ رسول اللہ ﷺ تو ان سے افضل ہیں تو تم ان کے دوبارہ آنے کا کیوں انکار کرتے ہو پھر وہ کہنے لگا کہ محمد ﷺ تو خاتم الانبیاء ہیں اور علی بن ابی طالب خاتم الاوصیاء ہیں پھر وہ کہنے لگا کہ حضور ﷺ نے علی بن ابی طالب کو اپنا وصی بنایا ہے اور وہ عثمان کی بہ نسبت اس خلافت کے زیادہ حقدار ہیں عثمان تو خلافت میں زیادتی کرنے والے ہیں جو انہیں نہیں کرنی چاہئے پس ان لوگوں نے حضرت عثمان پر عیب لگائے اور بظاہر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اظہار کیا اس سے بہت سے اہل مصر ان کے اٹھائے فتنے میں پڑ گئے اور انہوں نے کوفہ اور بصرہ کے لوگوں کو اور جماعتوں کی طرف خطوط لکھے تو وہ ان کی مدد کے لئے تیار ہو گئے اور آپس میں خط و کتابت کی اور وعدے معاہدے ہوئے کہ وہ عثمان

Scanned with CamScanner

پر عیب لگائیں گے اور پھر انہوں نے اپنے آدمیوں کو حضرت عثمان کے پاس
بھیجا کہ وہ ان سے اس بارے میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ وہ آپ سے اس
لئے ناراض ہیں کہ انہوں نے اپنے قرابت داروں کو کیوں عہدے دئے اور
صحابہ کو کیوں معزول کیا ان کے پروپیگنڈے سے بہت سے لوگ متاثر ہو گئے
علامہ حافظ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

کان عبداللہ بن سباء شیخ الرافضۃ لما اظھر الاسلام اراد ان یفسد الاسلام بمکرہ وخبثہ کما فعل بولص بدین النصاری فاظھر النسك ثم اظھر الامر بالمعروف والنھی عن المنکر حتی سعی فی فتنۃ عثمان وقتلہ (منہاج ج ۸ ص ۴۷۹)

یہ بات صرف اہل سنت مؤرخین ہی نہیں کہتے شیعہ مؤرخین بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں
کہ حضرت عثمان کے خلاف بات اسی نے اٹھائی تھی شیعہ مؤرخ مرزا محمد تقی سپر لکھتا ہے

عبداللہ بن سبا مرد یہود بود در زمان عثمان بن عفان مسلمانی گرفت...... چوں مسلمان شد خلافت عثمانی در خاطر او پسند نے فتاد پس در مجالس و محافل اصحاب بہ نشستے وقبائح اعمال و مثالب عثمان را ہر چہ توانستے باز گفتے...... عبداللہ بمصر آمد...... گفت ہاں اے مردم گر نشنیدہ اید کہ نصاری گویند...... چوں ایں سخن در خاطر ہا جائے گیر ساخت گفت خداوند صد وبیست وچہار ہزار پیغمبر بدیں زمین فرد فرستاد ہر پیغمبرے را وزیرے وخلیفتے بود چگونہ می شود پیغمبرے از جہاں برود خاصہ وقتیکہ صاحب شریعت باشد ونائبے وخلیفتے خلق گمار دو کار امت کا مہمل بگذارد ہمانا محمد را علی علیہ السلام وصی وخلیفہ بود...... علی علیہ

السلام خلیفہ محمد است و عثمان ایں منصب را غصب کردہ و باخود بستہ عمر نیز بنا
حق ایں کار بشوری افگند عبدالرحمٰن بن عوف بہوائے نفس دست بردست
عثمان زود دست علی را کہ گرفتہ بود و با او بیعت کند رہا داد...... ہنوز آں نیرو نیست
کہ بتوانیم عثمان را دفع داد واجب میکند کہ چندانکہ بتوانیم عمال عثمان را کہ
آتش جور و ستم را دامن ہمی زنند ضعیف داریم و قبائح اعمال ایشاں را بر عالمیاں
روشن سازیم و دلہائے مردم را از عثمان و عمال او بگردانیم۔...... بجہت کردند
کہ در مدینہ گرد آیند و...... و او را از خلیفتے خلع فرمانید (ناسخ التواریخ ج ۳
ص ۲۳۷۔۲۳۸ تہران)

عبداللہ بن سبا ایک یہودی شخص تھا عثمان غنی کے دور میں مسلمان ہوا اسے
عثمان کی خلافت اچھی نہ لگتی تھی اپنے دوست یار کی مجلسوں اور محفلوں میں
حضرت عثمان کی ہر ممکن برائیاں کرتا پھرتا تھا وہ پھر مصر آیا اور یہاں کے
لوگوں کے یہ کہہ کر کان بھرے کہ جب حضرت عیسی دنیا میں آسکتے ہیں تو
ان سے زیادہ افضل محمد ﷺ کیوں نہیں آسکتے پھر اس نے کہا کہ ایک لاکھ
چوبیس ہزار پیغمبر آئے اور ہر پیغمبر کا کوئی وزیر اور جانشین ہوا تو یہ کیسے ہو سکتا
ہے کہ حضور ﷺ دنیا سے اس طرح جائیں کہ ان کا کوئی وزیر و خلیفہ تک نہ ہو
اور وہ اپنی امت کو یوں ہی بے کار چھوڑ کر چلا جائے حضرت علی بن ابی طالب
اس پیغمبر کے وصی اور خلیفہ تھے عثمان نے اس منصب خلافت پر بزور قوت
قبضہ کر رکھا تھا عمر فاروق نے بھی ناحق طور پر اس معاملہ کو مجلس شوری کے
سپرد کر دیا اور عبدالرحمٰن بن عوف نے خواہش نفسانی کے تحت عثمان غنی کی

Scanned with CamScanner

بیعت کر لی اور علی کو بھی زبردستی بیعت کرا کر ہی چھوڑا۔ اب شریعت ہم پر لازم کرتی ہے کہ ہم اس باب میں کسی کی رعایت نہ کریں۔ اگرچہ ہمارے پاس اس وقت اتنی طاقت نہیں کہ ہم عثمان کو بزور قوت خلافت سے اتار دیں لیکن اتنا تو کر سکتے ہیں کہ عثمان کے گورنروں کو ظلم و ستم کے نام پر بدنام کر کے ان کو کمزور کر دیں اور ان کی برائیوں کا پراپیگنڈا کریں اور عوام کے دلوں کو عثمان اور ان کے کارندوں سے برگشتہ کر دیں سو انہوں نے کئی مقامات پر خطوط لکھے اور ابن سعد بن ابی سرح کے خلاف پراپیگنڈہ کیا لوگوں کو ان کے خلاف منظم کیا تا کہ وہ ایک گروہ ہو کر مدینہ آئیں اور عثمان غنی کو خلافت سے نکالیں

جو رافضی اور ادیب قسم کے لوگ عبداللہ بن سباء کو ایک فرضی اور خیالی شخصیت قرار دے رہے ہیں انہیں لازم ہے کہ وہ مستند شیعہ علماء کی کتابیں ملاحظہ کر لیں تیسری صدی کے معروف رافضی مؤرخ ابو محمد الحسن بن موسیٰ النوبختی نے (فرق الشیعہ ص ۴۴) میں چوتھی صدی کا مشہور شیعہ عالم ابو عمرو م محمد بن عبدالعزیز نے (رجال کشی ج ۲ ص ۱۸۳) میں اور شیعہ محدث ملا محمد بن یعقوب کلینی (۳۲۹ ھ) نے اصول کافی ج ۷ ص ۲۵۷) میں ابن سباء کی ذات کو تسلیم کیا ہے اور مانا ہے کہ یہ ایک یہودی تھا اور مسلمان ہونے کا دعوی کیا اسی نے سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰؓ کو حضور ﷺ کا وصی قرار دیا اور آپ کی رجعت کی عقیدہ بیان کیا اسی نے صحابہ کرام پر سب و شتم کیا اور حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کی خلافت سے کھلے عام برات کا اظہار کیا تھا۔

اب ایک نظر مستشرقین کے بیانات پر ڈال لیجئے کہ وہ ابن سباء کے بارے میں کیا کہتے ہیں سر ولیم مور جس کی اسلام دشمنی کسی سے مخفی نہیں ہے لکھتا ہے کہ

Scanned with CamScanner

ابن سبا نے مصر میں سکونت اختیار کر لی اور وہاں سے اسلام کے خلاف نظریاتی جنگ شروع کر دی اس نے کہا کہ حضرت عیسی کی طرح محمد بھی کی بھی رجعت ہو گی اور علی نبی کے وصی تھے جن سے جناب عثمان نے خلافت چھین لی ہے اور اب انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے (خلافت کا عروج وزوال ص ۲۱۷ از سر ولیم مور)

پروفیسر نکلسن اپنی کتاب تاریخ عرب میں لکھتا ہے

ابن سبا نے مصر سے اعلان کیا کہ نبی اسلام کی رجعت ہو گی اور جس طرح سابقہ ایک ہزار نبیوں کے وصی تھے اسی طرح حصرت علی نبی اسلام کے وصی تھے لیکن ابو بکر و عمر اور عثمان نے ان سے خلافت چھین لی تھی (تاریخ عرب ص ۲۱۵)

ڈاکٹر ڈونالڈ سن نے اپنی کتاب "اسلام میں شیعہ مذہب" میں ایک پوری فصل ابن سبا کے حالات پر لکھی ہے اس میں موصوف نے لکھا کہ

ابن سبا نے اپنے اس عقیدے کی تبلیغ کے لئے اسلامی ممالک کا دورہ بھی کیا اور ساتھ ہی اس نے ابو بکر عمر اور عثمان کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے ہوئے ان پر غصب خلافت کا الزام لگایا اور کہا کہ عیسی کی طرح مسلمانوں کے نبی بھی واپس دنیا میں آئیں گے اور ہر نبی کے وصی کی طرح علی بھی رسول اسلام کے وصی تھے لیکن محمد کے بعض ساتھیوں نے ان کی وصیت کا احترام نہیں کیا اور علی کے ساتھ غداری کی اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ وہ غاصبوں پر زور ڈالیں کہ وہ علی سے چھینے ہوئے حقوق ان کو واپس کریں

Scanned with CamScanner

موصوف نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ

ابن سبا حضرت عثمان کو مفسد اور تخریب پسند گردانتا تھا اور یہ بات علی الاعلان کہتا تھا کہ نبی اسلام کی وفات کے بعد الوہیت حضرت علی میں منتقل ہو گئی ہے (ماخوذ از حقیقت رافضیت از ڈاکٹر محمد یوسف نگرامی ص ۹۸ مطبوعہ دہلی ۱۹۸۹ء)

سبائیوں نے حضرت عثمان کے خلاف اس طرح پروپیگنڈا کیا کہ نوجوان اور نئے مسلمان ہونے والے اس سے متاثر ہو گئے اور اس کو حقیقت سمجھ لیا انہوں نے اس پر غور کرنے کی زحمت نہ کی کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا مقصد اسلامی خلافت کی اساس کو اکھاڑنا اور مفتوحہ علاقوں میں قوت کے ساتھ بغاوت اٹھانا تھا تاکہ مسلمانوں کے قدم نہ صرف یہ کہ آگے بڑھنے سے رکیں بلکہ خود مسلم فوجیں بھی ان مفتوحہ علاقوں سے بھی نکلنے پر مجبور ہو جائیں حضرت عثمان غنی کے خلاف جن الزامات کو بڑے شد و مد کے ساتھ اٹھایا گیا اور جگہ جگہ اس کی تشہیر ہوئی ان میں سے کچھ یہ تھے

(۱) حضرت عثمان اپنے رشتہ داروں کا زیادہ خیال رکھتے ہیں اور زیادہ تر حکومتی مناصب انہوں نے اپنے خاندان کے لوگوں کو دئے ہیں

(۲) حضرت عثمان نے ان صحابہ کو جو حضرت عمر کے دور سے گورنر چلے آرہے تھے انہیں معزول کر دیا اور ان کی جگہ دوسروں کو متعین کر دیا ہے

(۳) حضرت عثمان بیت المال میں بے جا تصرف کرتے ہیں اور اپنے اقرباء کو بیت المال میں سے نوازتے رہتے ہیں

(۴) حضرت عثمان نے بعض مسائل میں اپنے پیشرو خلفاء کی مخالفت کی ہے

Scanned with CamScanner

سووہ اب اس لائق نہیں رہے کہ انہیں مسلمانوں کا خلیفہ رکھا جائے

یہ اور اس قسم کے اور بہت سے الزمات کی بوچھاڑ کر کے یہ مطالبہ کیا جانے لگا کہ حضرت عثمان خلافت سے دست برداری کا اعلان کریں ورنہ ان کے خلاف بغاوت کی جائے گی جیسا کہ ہم بتا آئے ہیں اس فتنہ کا سرغنہ بلکہ بانی عبداللہ بن سبا نامی ایک یہودی تھا جس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر حضرت عثمان کے خلاف یہ تحریک شروع کی کان مبدأ الطعن على امير المؤمنين عثمان بن عفان إفساد عبدالله بن سبا (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ ص ۱۸۲) اور خواہش پرستوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی اس کے بعد اس نے اپنے ہم خیال گروپ کو دعوت دی کہ عثمان سے خلافت چھین لو ان کا اب اس خلافت پر کوئی حق نہیں ہے پھر اس نے مختلف علاقوں کے لوگوں کو خطوط بھیج کر اس پر کسایا اور اس کے لئے ایک اچھی خاصی جماعت تیار کر لی انتہا تو یہ تھی کہ اس کی طرف سے مختلف علاقوں میں بھیجے گئے خطوط میں حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کا نام استعمال کیا گیا اور ان کے نام سے حضرت عثمانؓ کے خلاف اٹھنے کی ترغیب دی گئی اور کہا گیا کہ ان کے خلاف اٹھنا دین کی مدد کرنا ہے

وزورت كتب على لسان الصحابة الذين بالمدينة وعلى لسان علي وطلحة والزبير يدعون الناس الى قتال عثمان ونصر الدين وانه اكبر الجهاد اليوم (البدایہ ج ۷ ص ۱۷۳)

حضرت عثمان غنی کو جب معلوم ہوا کہ اندرون خانہ کوئی سازش ہو رہی ہے تو آپ نے قسم کھا کر کہا کہ فتنے کی چکی اب بس گھومنے والی ہے عثمان کے لئے اچھا ہے کہ وہ دنیا سے رخصت ہو جائے اور اس کا شمار ان لوگوں میں نہ ہو جائے جو فتنے بھڑکانے والے ہیں (

Scanned with CamScanner

طبری ج ۳ ص ۳۴۹) پھر آپ نے اپنے گورنروں کے بارے میں پھیلائی جانے والی
خبروں کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا سب کی رائے یہ تھی کہ ان خبروں کی
تحقیق کے لئے ایک جماعت بھیجی جائے تاکہ اس کے سچ یا جھوٹ ہونے کا پتہ چلے چنانچہ
حضرت عثمان نے مختلف علاقوں میں اپنے اصحاب بھیجے (تاریخ طبری ج ۵ ص ۳۴۸)
آپ نے جن لوگوں کو اس کام پر مقرر فرمایا ان میں حضرت محمد بن مسلمہ تھے جن کی دیانت
وشرافت مسلمہ تھی اور ان کی تفتیش پر حضرت عمر بھی اعتماد فرماتے تھے آپ نے انہیں
کوفہ بھیجا (۲) دوسرے حضرت اسامہ بن زید کو منتخب کیا آپ وہی اسامہؓ ہیں جنہیں
حضور علیہ السلام نے اپنے آخری دنوں میں ایک فوج کا امیر بنایا تھا اور آپ کی قیادت وامارت میں
لشکر بھیجنے کی وصیت فرمائی تھی آپ نے انہیں بصرہ بھیجا (۳) تیسرے حضرت عمار بن یاسر
ہیں جن کی عظمت وجلالت کسی مسلمان سے مخفی نہیں آپ نے انہیں مصر بھیجا (۴)
حضرت عبداللہ بن عمر جن کی بزرگی اور دیانت داری میں کوئی شبہ نہیں آپ نے انہیں شام
بھیجا اور ان کے علاوہ دوسرے ذمہ دار اصحاب کو دوسرے علاقوں کی طرف روانہ فرمایا
انہوں نے پوری تحقیق کے بعد آکر بتایا کہ یہ صرف پراپیگنڈہ ہے جو آپ کے گورنروں کے
خلاف کیا جارہا ہے ہم نے وہاں کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں دیکھی نہ ہی وہاں کے
خواص وعوام کو کسی ناخوش گوار معاملہ کا علم ہے مسلمانوں کو اپنے معاملات پر اختیار ہے اور
ان کے حکام ان کے درمیان عدل وانصاف کرتے ہیں اور ان کی خبر گیری رکھتے ہیں (
طبری ج ۳ ص ۳۴۷) جبکہ آپ کے مخالفین چاہتے ہیں کہ اسلامی خلافت کے بارے
میں مسلمانوں کو فتنہ میں ڈال دیا جائے حضرت عثمان نے پوچھا کہ ان فتنہ بازوں اور مملکت
اسلامیہ کے خلاف خطرناک کھیلنے والوں سے کس طرح نمٹا جائے آپ کے بعض رفقاء نے

Scanned with CamScanner

ان کے ساتھ سختی سے کام لینے پر زور دیا آپ نے فرمایا کہ میری رائے ہے کہ سختی سے کام نہ لیا جائے البتہ حدود اللہ میں کسی نے کوتاہی کی تو اس میں تساہل نہ برتا جائے حضرت عثمان غنی نے باوجود اس کے کہ یہ صرف پراپیگنڈہ تھا آپ نے مختلف شہروں کے لوگوں کے نام ایک خط لکھا تاکہ ان علاقوں کے لوگوں پر بھی اس پراپیگنڈے کی حقیقت کھل جائے آپ نے لکھا کہ

میں نے تمام حکام کے لئے لازم کر دیا ہے کہ وہ ہر موسم حج میں میرے ساتھ ملاقات کریں اور جب سے میں خلیفہ ہوا ہوں اس وقت سے میں نے ملت اسلامیہ کے لئے یہ اصول بنادیا ہے کہ نیکی کا حکم دیا جائے اور برے کاموں سے روکا جائے اس لئے جو بھی میرے سامنے اور میرے حکام کے سامنے مطالبہ حق پیش کرے گا وہ حق ادا کیا جائے گا اور میری رعایا کے حقوق میرے اہل وعیال کے حقوق پر مقدم ہوں گے نیز اہل مدینہ کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ لوگ اہل مدینہ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں اور کچھ لوگ مار پیٹ بھی کر رہے ہیں تو پوشیدہ حالات میں طعن کرنا ملامت کرنا گالی دینا اور زدوکوب کرنا ایک انتہائی برا فعل ہے اور جو کوئی کسی حق کا دعویدار ہو وہ موسم حج میں میرے پاس آئے اور اپنا حق حاصل کرے خواہ اس کا تعلق مجھ سے ہو یا میرے کسی گورنر سے یا پھر خود ہی تم اسے معاف کرو تو ایسی صورت میں اللہ تعالی معاف کرنے والوں کو جزائے خیر دے گا (طبری ج ۳ ص ۳۴۸)

آپ کا گرامی نامہ جب مختلف شہروں کے لوگوں کے سامنے پڑھا گیا تو عوام رونے لگے اور انہوں نے آپ کے حق میں دعائیں کیں اور کہنے لگے کہ مصیبت کے آثار نظر آرہے ہیں(

Scanned with CamScanner

ایضا)
پھر جن سازشی لوگوں نے آپ پر جو الزامات لگائے گئے آپ نے ان کی پوری صفائی پیش کی اور ان کی ہر بات کا جواب دیا انہیں مسلمانوں میں دڑاریں پیدا کرنے سے روکا اور کوشش کی وہ اپنی اس شرارت سے باز آجائیں مگر یہ لوگ اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکاتے رہے

پھر حضرت عثمان نے مختلف شہروں کے گونروں کو اپنے پاس بلایا تاکہ ان سے بھی مشاورت کی جائے ان حضرات نے اپنی اپنی رائے سے آپ کو آگاہ کیا آپ نے ان کی بات سنی اور حمد وثناء کے بعد ان سے فرمایا

تم نے مجھے جو مشورے دیئے ہیں وہ میں نے سن لئے تاہم یاد رکھو کہ ہر بات کو انجام دینے کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے اور وہ بات جس کا امت کو شدید اندیشہ ہے وہ تو ہو کر رہے گی اور فتنہ کا جو دروازہ بند ہے اسے نرمی اور صبر و تحمل کے ساتھ بند رکھنے کی کوشش کی جائے تاہم اللہ کے حدود و قوانین کی حفاظت میں کوئی کمی کوتاہی نہیں ہوگی اللہ تعالی گواہ ہے کہ میں نے اپنی ذات اور لوگوں کی خیر و بھلائی کے لئے کوئی کوتاہی نہیں کی تم لوگوں کو فتنہ وفساد کی طرف جانے سے روکو ان کے حقوق ادا کرتے رہو اور ان سے درگذر کا معاملہ کرو (طبری ج ۳ ص ۳۴۹)

پھر آپ نے اپنے گونروں کو اہم نصیحتیں فرما کر رخصت کیا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ان ہدایات پر عمل کریں حضرت امیر معاویہؓ جب واپس ہونے لگے تو انھوں نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے حضرت عثمان غنیؓ سے عرض کیا کہ ان حالات میں آپ کا یہاں

Scanned with CamScanner

ٹھہرنا مناسب نہیں بہتر ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے میرے پاس ملک شام آجائیں حضرت عثمان نے اس کے جواب میں فرمایا میں کسی قیمت پر بھی حضور علیہ ﷺ کی ہمسائیگی کو نہیں چھوڑ سکتا اگرچہ اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے حضرت معاویہؓ نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کی اور اہل مدینہ کی حفاظت کے لئے فوج بھیج دی جائے آپؓ نے فرمایا کہ نہیں ان کے یہاں آنے اور رکنے سے یہاں کے معاشی حالات پر اثر پڑے گا اور میں نہیں چاہتا کہ اس سے حضور علیہ ﷺ کے پڑوسیوں (یعنی اہل مدینہ) کو تکلیف پہنچے اور میں انہیں ہرگز کسی تنگی میں نہیں اتارنا چاہتا حضرت معاویہؓ نے کہا کہ حالات بتا رہے ہیں کہ آپ پر اچانک حملہ ہوگا اور پھر آپ کو جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہی سب سے اچھا کارساز ہے (طبری ج ۳ ص ۳۵۲)

أنا لا أبيع جوار رسول الله ﷺ بشئي ولو كان فيه قطع خيط عنقي ......قال عثمان لا اقترن على جيران رسول الله ﷺ الارزاق بجند تساكنهم ولا اضيق على أهل الهجرة والنصرة...... قال عثمان حسبي الله ونعم الوكيل (تاریخ طبری)

انہی دنوں حج کا زمانہ بھی قریب تھا مصر سے غافقی بن حرب کی قیادت میں پانچ سو کے قریب لوگ مکہ کی جانب چل پڑے ادھر اہل کوفہ اور اہل بصرہ بھی ایک بڑی تعداد لے کر مدینہ کے راستے مکہ کی جانب چلے یہ تینوں گروپ اپنے اپنے مقاصد کے تحت چلے تھے لیکن ان سب کا مشترکہ مقصد حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کا خاتمہ تھا کوفہ والے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کو پسند کرتے تھے بصرہ کے لوگ زبیر بن عوامؓ کو اور مصر کے لوگوں نے حضرت علیؓ کو منتخب کیا ہوا تھا چنانچہ ہر جماعت کا ایک ایک وفد اپنے اپنے پسندیدہ شخصیت کے پاس

Scanned with CamScanner

گیا اہل مصر جب حضرت علیؓ کے پاس آئے اور اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تو حضرت علیؓ نے انہیں نکال باہر کیا اور فرمایا کہ اللہ کے رسول کی زبان سے تم ملعون لوگ ہو حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے بھی انہیں سخت لہجے میں جواب دیا تو انہیں احساس ہوا کہ وہ اپنے مقصد میں اس طرح کامیاب نہیں ہو سکتے

حضرت جابر بن عبداللہؓ کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے عامل کی تبدیلی کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے ان کا مطالبہ مان لیا تھا حضرت عثمانؓ نے محمد بن مسلمہ کو بلا کر کہا کہ ان سے جا کر کہو کہ وہ جو چاہتے ہیں انہیں مل جائے گا

إذهب اليهم فارددهم عنى وأعطهم الرضى وأخبرهم إنى فاعل بالامور التى طلبوا ونازع عن كذا بالامور التى تكلموا فيها (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۷ ۴)

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے بعض اقدامات کے باعث یہ فتنہ اٹھا تھا ان کی یہ بات قابل تسلیم نہیں در حقیقت یہ ایک سازشی گروہ کی تخریب کاری کی تحریک تھی اور انہوں نے چند باتوں کو عنوان بنا کر حضرت عثمان کی کردار کشی شروع کی تھی مولانا ابو الاعلی مودودی صاحب کو بھی اس بات کا اعتراف ہے وہ لکھتے ہیں

اس تحریک کے علمبردار مصر کوفہ بصرہ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے باہم خط و کتابت کر کے خفیہ طریقے سے یہ طے کیا کہ اچانک مدینہ پہنچ کر حضرت عثمان پر دباؤ ڈالیں انہوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف الزامات کی ایک طویل فہرست مرتب کی جو زیادہ تر بالکل بے بنیاد ایسے کمزور الزامات پر مشتمل تھی جن کے معقول جوابات دئے جا سکتے تھے اور بعد میں دئے بھی گئے پھر باہمی

Scanned with CamScanner

قرار داد کے مطابق یہ لوگ جن کی تعداد دو ہزار سے زیادہ نہ تھی مصر کوفہ اور بصرہ سے ایک وقت مدینہ پہنچے یہ کسی علاقہ کے بھی نمائندے نہ تھے بلکہ سازباز سے انہوں نے ایک پارٹی بنائی تھی جب یہ مدینہ کے باہر پہنچے تو حضرت علی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کو انہوں نے ساتھ ملانے کی کوشش کی مگر تینوں نے انہیں جھڑک دیا اور حضرت علی نے ان کے ایک ایک الزام کا جواب دے کر حضرت عثمان کی پوزیشن صاف کی مدینے کے مہاجر و انصار بھی جو دراصل مملکت اسلامیہ میں اہل حل و عقد کی حیثیت رکھتے تھے ان کے ہم نوا بننے کے لئے تیار نہ ہوئے (خلافت و ملوکیت ص ۱۱۷)

فتنہ پرداز لوگوں کی چال یہ تھی کہ حضور ﷺ کے بعض جلیل القدر صحابہ کا نام استعمال کر کے عام اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر دیا جائے اور ان کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کر دیا جائے حضرت امام آجری لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ کو ان سازشی گروہ کے فتنہ سے محفوظ رکھا ان ظالموں نے ان لوگوں کا نام اس لئے استعمال کیا کہ عام مسلمان ان کے دھوکہ میں آجائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں تاہم اللہ نے اس فتنہ سے ان صحابہ کو بچالیا

وقد برأ الله عز وجل علي بن أبي طالب وطلحة والزبير رضي الله عنهم من هذه الفرق وإنما أظهروا ليموهوا على الناس وليوقعوا بين الصحابة وقد أعاذ الله الكريم الصحابة من ذلك

چنانچہ یہ لوگ واپس چلے گئے اور بظاہر مسئلہ ختم ہو گیا ہے لیکن جن کے دلوں میں خدا واسطے کا بیر تھا اور وہ مسلمانوں کو ہنستا بستا نہیں دیکھنا چاہتے تھے انہوں نے ایک اور چال چلی

Scanned with CamScanner

اور پھر سے مدینہ میں داخل ہو گئے

منصوبہ ایک جعلی خط کی روشنی میں تیار کیا گیا اور اسے حضرت عثمانؓ کے نام پر لگا دیا جب یہ لوگ واپس مدینہ آئے اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کیا تو محمد بن مسلمہ ان مصریوں کے پاس آئے اور ان سے مدینہ واپس آنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے راستہ میں حضرت عثمانؓ کا ایک خط پکڑا ہے جو انہوں نے مصر کے گورنر کے نام لکھا ہے اور اس میں ہمیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے اہل بصرہ سے واپسی کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے مصری بھائیوں کی مدد میں آئے ہیں یہی جواب اہل کوفہ کے گروپ نے دیا محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تم سب کو ایک ہی وقت میں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے درمیان کئی منزلوں کا فاصلہ ہے اور تم سب یہاں اکٹھے نظر آرہے ہو ایسا لگتا ہے کہ یہ سب تمہاری سازش ہے انہوں نے جواب میں کہا کہ تمہارا جو جی چاہے سمجھو ہم تم پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس شخص (حضرت عثمان) کی اب ضرورت نہیں اس کو ہٹائے بغیر ہم پیچھے نہ ہٹیں گے

حضرت علی مرتضیٰؓ نے بھی ان سے کہا

اے اہل کوفہ و بصرہ تمہیں مصریوں کی اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ ان کو ایک خط ملا ہے جس میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تم لوگ بہت دور جا چکے تھے اور اتنی جلدی واپس آگئے ہو اللہ کی قسم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اس منصوبہ کو مدینہ میں ہی تیار کر دیا تھا

جناب محمد بن مسلمہ نے ان سے وہ خط لیا اور حضرت عثمان کی خدمت میں تشریف لائے اور اس خط کی حقیقت معلوم کی حضرت عثمان نے قسم کھا کر فرمایا کہ نہ میں نے کوئی خط لکھا ہے نہ میں نے کسی کو حکم دیا ہے اور نہ مجھے اس خط کے بارے میں کوئی علم ہے

Scanned with CamScanner

حضرت علی مرتضیٰ اور دوسرے حضرات نے بھی کہا کہ حضرت عثمانؓ درست کہتے ہیں
مصری کہنے لگے کہ پھر یہ خط کس نے لکھا ہے آپ نے لاعلمی کا اظہار فرمایا تو کہنے لگے کہ یہ
کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو اس کا پتہ نہ ہو حالانکہ یہ خط آپ کے آدمی کے ہاتھ سے ملا ہے
اور اس خط پر آپ کی مہر بھی لگی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اس خط کے بارے میں کوئی علم
نہیں کہ یہ کس نے لکھا ہے وہ کہنے لگے کہ دونوں صورتوں میں آپ کو خلافت پر رہنے کا
کوئی حق نہیں اگر آپ سچے ہیں تو پھر آپ خلافت میں کمزور ہیں اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو
پھر خلافت آپ کا قطعاً حق نہیں ہمارے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ہم کسی اور کو خلیفہ بنائیں
حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا جو خلعت خلافت اللہ نے مجھے پہنائی ہے میں
اپنے جیتے جی اسے کسی طرح نہیں اتار سکتا اس وقت کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس بارے میں
پوری تحقیق کی جائے یہ بھی کہا گیا کہ کہیں حضرت مروانؓ نے یہ خط نہ لکھا ہو ان سے پوچھا
گیا تو انہوں نے قسم کھا کر اس سے انکار کیا

حضرت عثمان کے خلاف محاذ بنانے والوں نے جس طرح حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ اور
حضرت زبیرؓ اور دیگر صحابہ کے ناموں سے فرضی خطوط مختلف علاقوں میں بھیجے ان کے لئے
یہ کیا مشکل تھا کہ وہ ایک سخت قسم کا فرضی خط بنائیں اور اسے حضرت عثمان کے سر لگا دیں
اور پھر پوری قوت کے ساتھ اس بات کو اچھالیں اور اہل مدینہ کی ہمدردیاں حاصل کر لیں

علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان کے بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے کسی کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا
یہ صریح افتراء پردازی ہے جو شخص حضرت عثمانؓ کی سیرت و کردار سے
واقف ہے وہ جانتا ہے کہ یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے لوگ ان کو قتل کرنے کی

Scanned with CamScanner

کوشش میں لگے ہوئے تھے اس کے باوجود آپ اپنے ساتھیوں کو روکتے تھے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ایک معصوم الدم کو بلاوجہ قتل کرنے کا حکم دیں
(المنتقی ص ۵۷۲ اردو)

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) ایک بحث میں لکھتے ہیں

وزور هذا الكتاب على عثمان ايضا فانه لم يامر به لم يعلم به ايضا
(البدایہ ج ۷ ص ۱۷۵)

انہوں نے اس خط کو حضرت عثمان کی طرف جھوٹ منسوب کر دیا حالانکہ آپ نے نہ تو اس کا حکم دیا تھا اور نہ ہی آپ کو معلوم تھا

مؤرخ ابن خلدون نے بھی اسے جھوٹا اور من گھڑت خط بتایا ہے

وقد لبسوا بكتاب مدلس (مقدمہ ابن خلدون ص ۲۱۵)

جن لوگوں نے حضرت عثمان کی خلافت پر حملہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا تھا یہ کوئی اچانک حملہ نہ تھا ایک نہایت منظم انداز میں اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جا رہا تھا آپ کے نام پر جو خط تیار کیا گیا وہ بھی کوئی پہلا اور انوکھا خط نہ تھا اس قسم کے خطوط اس سے پہلے بھی تیار کئے گئے تھے کیا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے نام پر جعلی خطوط نہیں پھیلائے گئے اور پھر ان بزرگوں نے کھلے عام ان خطوط سے لاتعلقی کا اعلان نہیں کیا تھا؟ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں

هذا كذب على الصحابة وإنما كتبت كتب مزورة عليهم كما كتبوا من جهة علي وطلحة والزبير إلى الخوارج كتبا مزورة عليهم أنكروها وهكذا زور هذا الكتاب على عثمان ايضا (البدایہ ج ۷ ص ۱۷۵)

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ نے قسم کھا کر کہا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں میں نے انہیں کوئی خط نہیں لکھا تھا واللہ ما کتبت لکم کتابا (سیر الشہداء للسحیبانی ص ۵۱)

حضرت عثمانؓ نے قسم کھا کر اس خط سے برات کا اظہار کیا حضرت علی مرتضیٰؓ اور دیگر اکابر صحابہ نے کھلے بندوں آپ کی تائید کی مگر ابن سبا کے کارندوں نے حضرت عثمان کی بات ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ پہلے سے ہی یہ طے کر کے آئے تھے کہ وہ ہر حال میں حضرت عثمانؓ کو خلافت سے دست بردار کر کے رہیں گے اور ہوا بھی یہی۔ وہ اپنی بات پر اڑے رہے حضرت عثمانؓ نے ان کا یہ مطالبہ سختی سے مسترد کر دیا اور آپ بھی اپنے موقف پر سختی سے ڈٹے رہے آپ نے ان سے کہا کہ جہاں تک میرے کسی عمال کے بارے میں کوئی بات ہے تو میں وہ مطالبہ پورا کر دیتا ہوں لیکن تمہاری یہ بات کہ تم خلافت سے دست بردار ہو جاؤ یہ نہیں ہو سکتا یہ قمیص اللہ نے مجھے پہنائی ہے اور حضور ﷺ کی زبان سے میں نے یہ بات سنی کہ یہ قمیص اللہ نے مجھے پہنائی ہے میں اسے نہیں اتاروں گا

لا أنزع سربالا سربلنيه الله ولكن أنزع عما تكرهون (طبقات ج ۳ ص ۴۹)

چنانچہ انہوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور آپ کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے بھی روک دیا معاملہ جب حد سے بڑھنے لگا تو حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ کو بلایا وہ تشریف لے آئے تو آپ نے ان سب کے سامنے فرمایا کہ

اے اہل مدینہ میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے بعد تم پر بہتر شخص خلافت کرے میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے وفات عمر پر دعا مانگی تھی کہ اللہ تمہیں تمہارے بہترین پر جمع کر دے اگر تم کہتے ہو کہ خدا نے تمہاری دعا قبول نہیں کی تو تم خدا کے نزدیک

Scanned with CamScanner

کم مرتبہ ہو یا کہو کہ اللہ کا دین اس کے ہاں اس قدر بے حقیقت ہے کہ وہ اس کا فیصلہ نہ کر پایا کہ اپنے دین کا والی کس کو بنانا ہے یا کہو کہ خلافت شوری سے نہیں ہوئی تو پھر امت نے خدا کی نافرمانی کی یا کہو کہ اللہ نے میرا انجام نہیں جانا ۔ میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا مجھے اسلام میں سبقت اور تقدم حاصل نہیں ہے اللہ نے ہر بعد والے پر مجھے مقدم کیا اور فضیلت عطا فرمائی ہے

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ پھر ایک جمعہ کو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اس وقت آپ کے ہاتھ میں وہ ہی عصا تھا جس پر حضور ﷺ دوران خطبہ ٹیک لگایا کرتے تھے اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے تو مجمع میں سے جہجاہ نامی شخص اٹھ کر آپ کو برا بھلا کہنے لگا اور آپ کو منبر سے اترنے کا مطالبہ کیا اور آپ کے ہاتھ سے عصا لے کر اسے اپنے دائیں گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا جس سے اس کا پیر زخمی بھی ہوا (اللہ نے اسے پھر یہ سزا دی کہ اس کا یہ پیر سڑ گیا تھا اور اس میں کیڑے پڑ گئے تھے) حضرت عثمانؓ منبر سے نیچے اترے اور عصا کو دوبارہ جوڑنے کا حکم دیا (البدایہ ج ۷ ص ۳۴۷)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ گستاخی سے پیش آنے کی کوشش کی تو حضرت زید بن ثابتؓ وغیرہ نے انہیں باز آنے کے لئے کہا تو باغیوں کے ٹولے نے انہیں مارا اور جو لوگ حضرت عثمانؓ کی حمایت میں کھڑے ہوئے ان پر بھی سنگریزے مارے حتی کہ حضرت عثمانؓ کو بھی نہ چھوڑا آپ اس حملہ میں منبر سے بے ہوش ہو کر گر گئے تھے پھر لوگوں نے آپ کو اٹھا کر آپ کے گھر پہنچایا

حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم اس دوران آپ کی عیادت کو آئے اور بتایا کہ مصریوں اور دیگر باغیوں نے دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنی زیادتی کا نشانہ بنایا ہے تو

Scanned with CamScanner

آپ کو اس کا افسوس ہوا اس دوران صحابہ کی ایک جماعت آپ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ اجازت دیں تاکہ ہم ان کے خلاف قتال کر کے ان کی شرارتوں کو روک دیں آپ نے فرمایا کہ نہیں اور انہیں قسم دی کہ وہ ہتھیار نہیں اٹھائیں گے اور پرسکون رہیں گے۔ باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر کے آپ کا باہر نکلنا بند کر دیا۔ بہت سے لوگ معاملہ کی نزاکت کو سمجھ نہ پائے تھے جبکہ بہت سے اس امید پر تھے کہ یہ مسئلہ کسی نہ کسی مصالحت پر منتج ہو جائے گا ان میں سے کسی کو بھی یہ امید نہ تھی کہ یہ لوگ اس حد تک بھی جائیں گے کہ حضرت عثمان کو شہید کر دیں گے۔ باغیوں کا اصرار تھا کہ حضرت عثمان خلافت چھوڑ دیں جبکہ حضرت عثمان اس بات پر سختی سے قائم تھے کہ وہ خلافت نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ انہیں حضور ﷺ نے سختی سے اس پر ڈٹے رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ جن دنوں بیمار تھے آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ کوئی آپ کے پاس ہو تا ہم نے کہا حضور فرمادیں تو ابو بکرؓ کو بلالیں آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا ہم نے کہا حضرت عمرؓ کو بلالیں آپ پھر بھی خاموش رہے ہم نے کہا عثمانؓ کو بلالیں حضور ﷺ نے فرمایا ہاں انہیں بلاؤ چنانچہ حضرت عثمانؓ جب تشریف لائے تو حضور ﷺ نے ان سے تنہائی میں کچھ گفتگو فرمائی حضور ﷺ کی باتیں سن کر حضرت عثمانؓ کے چہرے کا رنگ بار بار بدلتا تھا حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے کیا فرمایا اسے خود حضرت عثمانؓ سے سنئے آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ اپنے گھر میں قید کر دئے گئے تھے آپ نے فرمایا

ان رسول الله ﷺ عهد إلى أمرا فانا صابر نفسي عليه (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۶)

Scanned with CamScanner

حضور علیہ ﷺ نے مجھ سے ایک خاص عہد لیا تھا اور میں اس بارے میں صبر کرنے والا ہوں

قیس کہتے ہیں کہ لوگوں نے آپ کو اس دن بڑے صبر کے ساتھ وہ لمحات گذارتے دیکھا تھا (مسند احمد ج ۳ ص ۹۳)

پھر آپ علیہ ﷺ نے حضرت عثمان کے لئے یہ دعا بھی فرمائی تھی

اللهم صبر عثمان بن عفان (ریاض ج ۳ ص ۵۸)

اے اللہ عثمان کو صبر کی توفیق دینا

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ میرے بعد آپ کو ایک بڑے امتحان سے گزرا جائے گا حضرت عثمان نے پوچھا کہ جب ایسا ہو تو مجھے کیا کرنا چاہئے آپ علیہ ﷺ نے فرمایا اے عثمان صبر کا دامن تھامے رکھنا یہاں تک کہ تو مجھ سے آملے اور تیرا رب تجھ سے خوش ہو

قال ما اصنع یارسول الله ﷺ قال صبرا صبرا یا عثمان حتی تلقانی والرب عنك راض (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۱)

اور یہ خاص عہد جس معاملے میں لیا گیا ہے اس کا بیان بھی حضور علیہ ﷺ نے فرمادیا ہے

یا عثمان إنّ وَلاك الله هذا الامر یوما فأرادك المنافقون أن تخلع قمیصك الذی یقمصك الله فلاتخلعه (سنن ابن ماجہ ص ۱۱ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۷۔ صواعق محرقہ ص ۱۱۰ در السحابۃ ص ۱۸۲)

اے عثمان اللہ تعالی اگر کسی دن تمہیں خلافت سے نوازے اور منافقین چاہیں کہ یہ قمیص جو اللہ نے تجھے پہنائی ہے تو اتار دے تو تم اسے ہر گز نہ اتارنا

Scanned with CamScanner

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا

فوا اللہ لئن خلعتہ لاتری الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط

(البدایہ ج ۷ ص ۲۰۹)

بخدا اگر تم نے اسے اتار دیا تو تم جنت کو نہ دیکھو گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے

جس طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں گزر جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تم اللہ کی پہنائی قمیص کو اپنے اوپر سے نکال لو اور جنت کی ہوا پالو اس میں آپ نے حضرت عثمانؓ کے موقف کے حق ہونے کی شہادت دی اور انہیں اس پر استقامت کی تاکید فرمائی

عبدالرحمٰن بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا

ان اللہ کساك یوما سربالا فان أرادك المنافقون علی خلعه فلا تخلعه لظالم (طبقات ج ۳ ص ۴۹)

حافظ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ

یہ حدیثیں آپ کی ظاہری طور پر خلافت کی حقیقت پر واضح دلالت کرتی ہیں حدیث میں قمیص سے کنایۃً خلافت الہیہ مراد لی گئی ہے (صواعق محرقہ ص ۱۰۹)

حضور ﷺ نے اس میں اشارہ فرمادیا کہ جب بھی وہ وقت آئے اور لوگ آپ سے خلافت سے دست بردار ہونے کا مطالبہ کریں تو ان کی بات نہ ماننا یہ خلافت اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس میں جان تو دی جاسکتی ہے مگر اللہ کی پہنائی خلعت کو کسی طور حرف نہ آنے دینا آپ نے ان لوگوں کو جو آپ سے خلافت کی دست برداری کا مطالبہ کر رہے تھے منافق

Scanned with CamScanner

اور ظالم قرار دیا ہے سو چنانچہ حضرت عثمان کو اپنی جان سے زیادہ حضور ﷺ کی بات کا احترام تھا آپ نے جان تو دے دی مگر آپ خلافت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہ ہوئے آپ کی مظلومانہ شہادت کی خبر حضور ﷺ نے پہلے دے دی تھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

يقتل هذا فيها مظلوما لعثمان (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲ صواعق محرقہ ص ۱۱۰)

اس میں عثمان مظلوم ہونے کی حالت میں مارا جائے گا

ان دنوں صحابہ کی ایک بڑی تعداد حج کے لئے مکہ مکرمہ جا چکی تھی بہت سے صحابہ غزوہ کے لئے گئے ہوئے تھے ادھر مدینہ میں صحابہ کی تعداد کم تھی ان میں سے بہت سے حضرات اس خوش فہمی میں رہے کہ گفت وشنید کے بعد معاملہ رفع دفع ہو جائے گا اور بات دور تک نہ جائے گی چنانچہ باغیوں نے لوگوں کی کمی اور حج کی وجہ سے ان کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھایا ﴿ وانتهزوا الفرصة بقلة الناس وغيبتهم في الحج (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۸) ﴾ ان میں سے بعض بزرگوں نے باغیوں کو سمجھانے کی کوششیں جاری رکھیں مگر وہ اس ایک مطالبہ کے سوا کوئی بات سننے کے لئے تیار تھے اور ادھر حضرت عثمان اس ایک بات کے سوا باقی باتوں کو تسلیم کر سکتے تھے معاملہ دن بدن بڑھتا رہا تقریباً چالیس روز تک حضرت عثمان کے گھر کا محاصرہ جاری رہا اس دوران حضرت عثمان کے گھر کا پانی بند کر دیا گیا اور آپ تک پانی پہنچانے کی بھی اجازت نہ دی گئی حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے غلاموں کے ذریعہ آپ تک پانی پہنچانا چاہا مگر وہ بھی بڑی مشکل سے آپ تک پہنچایا گیا اس میں آپ کا غلام زخمی ہوا حضرت علی نے ان لوگوں سے کہا اے لوگو جو کچھ تم کر رہے ہو یہ نہ تو مسلمانوں کا کام ہے اور نہ ہی کافروں کا تم حضرت عثمان سے کھانے پینے کی چیزیں کیوں روک رہے ہو روم اور

فارس کے لوگ بھی اگر کسی کو قید کرتے ہیں تو وہ اسے کھلاتے پلاتے ہیں اور حضرت عثمان
نے تو تم لوگوں سے کوئی تعرض بھی نہیں کیا ہے تم کس بناء پر ان کا محاصرہ کر رہے اور ان
کے قتل کو جائز سمجھتے ہو ﴿فبما تستحلون حصره و قتله ﴾
ان ظالموں نے آپ کی ایک نہ سنی اور کھانے پینے کی چیزیں روک رکھیں ام المؤمنین
حضرت حبیبہؓ کو پتہ چلا کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کا پانی تک بند کر دیا ہے تو آپ ان کے
لئے ایک مشکیزہ میں پانی لے کر آئیں باغیوں نے ان کے خچر پر تلوار سے حملہ کیا خچر بدک
کر بھاگنے لگا اس دوران حضرت ام المؤمنین گرتے گرتے بچیں پھر آپ کو اپنے گھر پہنچادیا گیا
ام المؤمنین حضرت صفیہ نے بھی حضرت عثمان کی حمایت و نصرت میں کوئی کمی نہ کی آپ
نے کوشش کی کہ حضرت عثمان تک کھانا اور پانی پہنچتا رہے (دیکھئے سیر اعلام النبلاء ج ۲
ص ۲۳۷)

اس قدر سخت حالات میں بھی حضرت عثمانؓ صبر و تحمل کا پیکر بنے رہے آپ نے اپنے ایک
بیان میں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

تم اللہ کو گواہ بنا کر بتانا کہ جب مسجد مسلمانوں کے لئے تنگ ہوگئی تھی اور
حضور ﷺ نے ساتھ والی زمین خریدنے کی ترغیب دی تو اس میں نے اپنے
خالص مال سے وہ جگہ خریدی اور اسے مسلمانوں کے وقف کر دیا تھا اور آج یہ
وقت آگیا ہے کہ تم مجھے اسی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے بھی جانے
سے روک رہے ہو وأنتم تمنعونی أن أصلی فیه ركعتين (البدایہ ج ۷
ص ۱۷۸) تم اللہ کو گواہ بنا کر بتانا کہ جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو
مسلمانوں کو میٹھے پانی کی سخت ضرورت تھی حضور ﷺ نے جب بئر رومہ

Scanned with CamScanner

خریدنے کی ترغیب فرمائی تو میں نے اسے بھاری قیمت دے کر مسلمانوں کے لئے خرید لیا اور آج یہ وقت آگیا ہے کہ تم نے اسی کا پانی میرے لئے روک دیا ہے وأنتم تمنعوني أن أشرب منها (ایضا)

آپ نے انہی دنوں ایک اور بیان میں فرمایا کہ

تم میرے قتل کے درپے کیوں ہو میں نے کسی کو قتل نہیں کیا نہ کبھی زنا کیا نہ میں اسلام سے پھرا ہوں إني أشهد أن لا إله ألا الله وأن محمدا عبده ورسوله (البدایہ ج ۷ ص ۱۷۹)

آپ نے ان سے یہاں تک فرمایا کہ اے لوگو میرے خون سے اپنے ہاتھوں کو نہ رنگنا خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو پھر تم کبھی اکٹھے نماز نہ پڑھ سکو گے کبھی دشمنوں کے خلاف اکٹھے ہو کر جہاد نہ کر سکو گے تم آپس میں مختلف ہو جاؤ گے (طبقات ج ۳ ص ۴۹ المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۴۱۔ البدایہ ج ۷ ص ۱۸۰) پھر آپ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی

یاقوم لا یجر منکم شقاقی أن یصیبکم مثل ما أصاب قوم نوح أو قوم هود أو قوم صالح وماقوم لوط منکم ببعید (سورہ ھود ۸۹)

اے میری قوم میرے ساتھ ضد تمہارے لئے اس کا باعث نہ ہو جائے کہ تم پر بھی مصیبت آپڑے جیسی مصیبت قوم نوح قوم ھود اور قوم صالح پر آپڑی تھیں اور قوم لوط تو تم سے زیادہ دور بھی نہیں ہوئی۔ (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۴۲۔ ابن سعد ج ۳ ص ۵۲ موسوعة آثار الصحابة ج ۲ ص ۳۲)

آپ نے فرمایا کہ

Scanned with CamScanner

کیا تمہیں پتہ نہیں کہ جب میں رسول اللہ کے ساتھ پہاڑ پر کھڑا تھا اور پہاڑ حرکت کرنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اے حرا ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید کھڑے ہیں ۔ کیا تم اس بات سے بے خبر ہو کہ جب حضور ﷺ نے مکہ میں مشرکین کے پاس مجھے بھیجا اور میرے قتل کی افواہ پھیلی تو آپ نے بیعت لی تھی اور اپنے دست مبارک کو میرا ہاتھ فرما کر بیعت لی تھی (ایضاً ص ۱۷۹)

حضرت عثمان غنی انہیں بار بار پوچھ رہے تھے کہ اگر انہوں نے کوئی سنگین جرم کیا ہو جس کے نتیجے میں انہیں قتل کر دیا جائے یا ان سے خلافت چھین لی جائے تو وہ انہیں بتائے مگر وہ ایک بھی ایسا جرم ثابت نہ کر سکے جس سے وہ اپنا موقف درست بتا سکیں آپ انہیں اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کی جانے والی ان خدمات کو یاد دلاتے رہے جن کی حضور ﷺ نے تعریف فرما کر آپ کو دعاؤں سے نوازا تھا مگر انہوں نے آپ کی ایک نہ سنی کیونکہ وہ یہ سننے کے لئے آئے نہ تھے ان کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ اسلامی خلافت کا تختہ الٹ جائے اور مسلمانوں کو اندرونی خلفشار اور انتشار میں مبتلا کر دیا جائے کہ وہ دشمنوں کے بارے میں بالکل غافل ہو جائیں

جیسا کہ ہم بتا آئے ہیں کہ صحابہ کی ایک بڑی تعداد حج کے لئے جا چکی تھی اگر انہیں یہ بات معلوم ہو جاتی کہ مصر کوفہ بصرہ اور دیگر جگہوں سے جو لوگ حج کے نام پر آ رہے ہیں اور ایک جگہ آہستہ آہستہ جمع ہو رہے ہیں وہ صرف ایک دھوکہ ہے تو صحابہ کی بڑی تعداد کبھی مکہ مکرمہ نہ جاتی اسی طرح اگر مدینہ میں رہنے والوں پر یہ بات کھل جاتی کہ یہ لوگ حضرت عثمان کے عمال کے ظلم کے نام پر در حقیقت حضرت عثمان اور آپ کی خلافت کا خاتمہ

چاہتے ہیں تو وہ بھی پہلے ہی مرحلہ پر ان کا راستہ روک دیتے یہ حضرات اس گمان میں رہ گئے کہ بات اس دور تک نہ جائے گی انہیں پتہ نہ چلا کہ یہ لوگ حضرت عثمانؓ کے خلاف انتہائی ظالمانہ قدم اٹھانے سے بھی نہ چوکیں گے ابن عباس مخزومی کے مولی ابو جعفر القاری کہتے ہیں

وكان أصحاب النبى ﷺ الذين خذلوه كرهوا الفتنة وظنوا أن الامر لا يبلغ قتله فندموا على صنعوا فى أمره ولعمرى لو قاموا أو قام بعضهم فحثا فى وجههم التراب لانصرفوا خاسرين (طبقات ج۳ ص ۵۳ تاریخ دمشق ج۱۶ ص ۲۱۰)

حضور ﷺ کے صحابہ محض فتنہ کے اندیشہ کے پیش نظر آگے نہ بڑھے اور ان کا گمان تھا کہ معاملہ اس انتہا تک نہ پہنچے گا پس بعد میں جو کچھ ہوا انہیں اپنے اس کردار پر ندامت ہوئی بخدا اگر یہ لوگ اٹھ کھڑے ہوتے یا ان میں سے کچھ ہی کھڑے ہو جاتے اور ان کے منہ پر مٹی ہی پھینک دیتے تو وہ ناکام ہو کر لوٹ جاتے۔

حضرت علی مرتضیٰؓ نے جب حالات کی سنگینی بڑھتی دیکھی تو آپ نے اپنے دونوں صاحبزادے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو حضرت عثمان کے دروازہ پر کھڑا ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ حضرت عثمان کی حفاظت کرنا اور کسی بھی باغی کو آپ تک پہنچنے نہ دینا حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے بھی اپنے جوان بچوں کو آپ کی حفاظت پر مامور کر دیا یہ نوجوان حضرت عثمان کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے تا کہ باغی اندر جانے میں کامیاب نہ ہوں

Scanned with CamScanner

آپ کا عقیدہ تھا کہ اس موقع پر حضرت عثمان کی نصرت اور ان کی حفاظت نہ کرنا گناہ

آپ خود فرماتے ہیں

واللہ قد دفعت عنہ قد خشیت ان اکون آثما (نہج البلاغۃ ج ۲ ص ۲۶۱)

خدا کی قسم میں نے حضرت عثمان کی طرف سے پورا دفاع کیا ہے یہاں تک

کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں گنہ گار نہ ٹھہروں

حضرت عثمانؓ کے آس پاس جو حضرات موجود تھے یا جو لوگ آپ کے پاس کسی نہ کسی

طریقے پر آسکتے تھے انہوں نے حالات کی سنگینی دیکھ کر حضرت عثمان غنیؓ سے عرض کیا

اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان لوگوں سے قتال کریں اور انہیں ان کی اس حرکت

سختی سے جواب دیں حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی اور نہایت سختی سے

ان سب کو ہاتھ اٹھانے سے روک دیا حضرت علی مرتضیٰؓ نے پیغام بھیجا کہ میرے ساتھ

پانچ سو کے قریب زرہ پوش لوگ موجود ہیں اگر آپ اجازت دیں تو انہیں آپ کے دفاع

کے لئے بھیج دیا جائے اس لئے کہ آپ نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا جس کی بناء پر آپ کا خون

کرنا حلال ٹھہرے آپ نے حضرت علیؓ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ آپ کو اس کی

جزاء دے میں پسند نہیں کرتا کہ میری وجہ سے یہاں خون خرابہ ہو

فانك لم تحدث شيئا يستحل به دمك فقال جزيت خيرا مااحب ان

يهراق دم في سببي (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۲۰)

اب یہاں رک کر اس جھوٹ کو بھی دیکھیں جو شیعہ علماء دن رات بولتے اور حضرت عثمان

غنی کی شہادت پر خوش ہوتے نہیں شرماتے ہندوستان کے علاقہ اودھ کے ایک رافضی ملا

حسین بخش کا بغض باطنی ملاحظہ کیجئے وہ لکھتا ہے

Scanned with CamScanner

قتل عثمان قطعی کوئی جرم نہیں تھا بلکہ یہ تو اسلامی معاشرے کے اعلیٰ مقاصد کے عین مطابق تھا اور خود حضرت علی علیہ السلام عثمان کے دفاع کے لئے راضی نہیں تھے (امامت وملوکیت ص ۱۲۳)

جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے کیا حضرت علی مرتضٰی نے حضرت عثمان کو دفاع کی پیش کش نہیں کی؟ کیا آپ نے اپنے بچوں کو حضرت عثمان کی حفاظت کے لئے نہیں بھیجا؟ کیا سیدنا حسنؓ حضرت عثمان کی مدافعت کرنے میں زخمی نہیں ہوئے تھے؟ ان سب کے باوجود بھی اگر حسین بخش اور اس قبیل کے لوگ جھوٹ پر جھوٹ بولتے رہیں تو پھر اس یقین سے چارہ نہیں کہ یہ لوگ واقعی ابن سبا کی روحانی اولاد ہیں۔

جلیل القدر صحابی حضرت زید بن ثابتؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ بہت سے لوگ آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو ہم اللہ کے لئے آپ کی مدد کرنے کو تیار کر رہے ہیں ہم اللہ کی فوج بن جائیں اور انہیں ان کے بھولے ہوئے دن پھر سے یاد دلادیں اور ان کی شرارتوں کا مزہ انہیں چکھادیں آپ ہمیں اس کی اجازت دیں آپ نے فرمایا کہ نہیں میں تمہیں قتال کی اجازت نہیں دیتا۔

ان شئت كنا انصارا لله مرتين قال فقال عثمان أما القتال فلا

(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۵۱)

آپ سے جن لوگوں نے بھی قتال کی اجازت مانگی اور کہا کہ انہیں مقابلہ کی اجازت دیں تو آپ انہیں منع کر دیا اور فرمایا کہ میرے دفاع کی ضرورت نہیں تم اپنے ہاتھوں اور ہتھیاروں کو روکے رکھو عامر بن ربیعہ کہتے ہیں

ان اعظمكم عنى غناء رجل كف يده وسلاحه (المصنف لابن ابی

شیبہ ج ۷ ص ۴۴۲ سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۳۶)

میرا سب سے بڑا مددگار وہ ہے جو میرے دفاع میں ہاتھ اور تلوار نہ اٹھائے

آپ کے غلام آپ کی حمایت میں آگے بڑھنے اور آپ پر جان نچھاور کرنے کے لئے تیار تھے

صرف انہیں آپ کے حکم کا انتظار تھا حضرت عثمان نے جب انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا

تم میں سے جو شخص بھی اپنے ہاتھوں کو روک رکھے وہ آزاد ہے

من كف يده فهو حر (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۲۸۶)

حضرت عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت عثمان کے ساتھ ان کے گھر میں

موجود تھا آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اسے میری بات سننا اور ماننا ضروری ہے

اسے لازم ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اور ہتھیار کو لڑائی سے روکے رکھے

أعزم على كل من رأى ان عليه سمعا وطاعة الا كف يده وسلاحه

(العواصم من القواصم ص ۱۳۸)

حضرت حسن نے آپ سے کہا کہ امیر المؤمنین میں حسن بن علی ہوں آپ امام برحق ہیں

مجھے حکم دیں تو میں اس بلوہ کا راستہ روکوں

توامام برحق مرا فرمان دہ تابلائے ایں قوم از تو دفع کنم (کشف المحجوب ص ۵۲)

آپ نے فرمایا بھتیجے بیٹھ جایئے اور انتظار کیجئے کہ اللہ کیا فیصلہ فرماتے ہیں میرے لئے اب اس

دنیا میں کوئی دلچسپی نہیں ہے یا فرمایا کہ میرے لئے جنگ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے

اجلس يابن اخى حتى ياتى الله بامره فانه لاحاجة لى فى الدنيا أو

قال فى القتال (المصنف لعبد الرزاق ج ۱۱ ص ۴۴۷)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

ومعه السيف متقلدا به يحاجف عن عثمان فخشي عثمان عليه
ليرجعن الى منازلهم تطييبا لقلب علي وخوفا عليه (البدایہ ج ۸ ص
۳۷) فيهم عبدالله بن عمر وفيهم الحسن بن علي في عنقه السيف
ولكن عثمان عزم عليهم الا يقاتلوا (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۱۹)

حضرت حسن اپنے گلے میں تلوار ڈالے آپ کی مدافعت کے لئے تیار تھے
حضرت عثمان کو اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں حضرت حسن کو کوئی نقصان نہ پہنچے
آپ نے حضرت عثمان کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر جائیں یہ بات حضرت علی کی
دلجوئی کے لئے بھی تھی اور اس لئے بھی کہ حضرت حسن کو گزند نہ پہنچے

حضرت عثمان جانتے تھے کہ حضور علیہ ﷺ کو مدینہ سے بڑی محبت تھی یہ آپ کا دار الہجرت
ہے حضور علیہ ﷺ یہاں آرام فرما ہیں اب اگر آپ اپنے ساتھیوں کو بھی قتال کی اجازت دیں
گے تو نتیجہ مسلمانوں کے خون کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ کی بے حرمتی کی صورت میں
ہوگا اور آپ یہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ مدینہ کی حرمت کسی طرح بھی پامال ہو۔

جب حضرت ابو ہریرہ حضرت عثمان کی حمایت میں تلوار لٹکائے نکلنے لگے تو حضرت عثمان
نے انہیں روکا اور فرمایا اپنی تلوار پھینک دو میں تمہارے ہاتھوں کسی کا خون ہوتے نہیں دیکھنا
چاہتا کیا تو چاہتا ہے کہ تو ہم سب کو قتل کردے اگر تو نے ایسا کیا تو یہ ایک آدمی کا قتل نہ
ہوگا بلکہ پوری انسانیت کا قتل ہوگا

فانك والله ان قتلت رجلا واحدا فكانما قتل الناس جميعاقال
فرجعت ولم أقاتل (دیکھئے طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۵۱) فقال والله لئن
قتلت رجلا واحدا لكانما قتلت الناس جميعا فرجعت فلم أقاتل (

سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۳۴)

حضرت عثمان کے مولی ابو سھلۃ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان سے کہا
اے امیر المؤمنین ان سے لڑیئے حضرت عثمان نے فرمایا کہ نہیں میں ان سے نہیں لڑوں گا
حضور ﷺ نے مجھ سے ایک بات کا وعدہ لیا ہے اور میں اس وعدہ پر قائم ہوں

وعدنی رسول الله أمرا فانا صائر إليه (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۵۸۱ سنن ابن ماجہ ص ۱۱)

چونکہ حضور ﷺ نے مجھے صبر کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور میں نے آپ سے اس بارے میں وعدہ کیا ہے سو میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں کوئی شخص بھی میرے لئے اپنی تلوار نہ اٹھائے۔ پھر آپ نے ہر اس شخص کو روک دیا جو آپ کی طرف سے ان باغیوں کا مقابلہ کرنا چاہتا تھا

انہی دنوں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ عوام کے امام ہیں اور آپ جس حال سے دوچار ہیں وہ بھی آپ سے مخفی نہیں اس وقت تین باتوں میں سے آپ کوئی ایک بات اختیار کر لیں

(۱) آپ باہر نکلیں اور ان کا مقابلہ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ حق پر ہیں آپ کی حمایت میں لوگ کھڑے ہیں

(۲) آپ کے لئے پیچھے سے دروازہ کھول دیتے ہیں آپ وہاں سے نکل جائیں اور مکہ مکرمہ چلے جائیں وہاں کوئی شخص آپ کے خون سے ہاتھ رنگنے کی ہمت نہ کرے گا

(۳) ملک شام چلے جائیں وہاں حضرت معاویہ موجود ہیں یہ لوگ کسی طرح آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے آپ نے اس کے جواب میں فرمایا

Scanned with CamScanner

اما ان اخرج فاقاتل فلن اکون اول من خلف رسول الله فی امته بسفك الدماء واما ان اخرج الی مکة فانهم لن یستحلونی بها فانی سمعت رسول الله ﷺ یقول یلحد رجل من قریش بمکة یکون علیه نصف عذاب العالم فلن اکون ایاه واما ان الحق بالشام فانهم اهل الشام وفیهم معاویة فلن افارق دار هجرتی ومجاورة رسول الله ﷺ (مسند احمد ج ا ص ۱۰۸ تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۱۷ ریاض ص ۶۹)

یہ نہیں ہو سکتا کہ میں حضور ﷺ کا خلیفہ ہو کر امت مسلمہ کو خون ریزی میں جھونک دوں۔ اور مکہ مکرمہ اس لئے نہیں جاسکتا کہ حضور ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ جو قریشی حرم مکہ میں خون خرابہ کرے گا اور ظلم کرانے کا باعث بنے گا اس پر آدھی دنیا کے باشندوں کا عذاب ہو گا جہاں تک شام جانے کا تعلق ہے تو یہ اس لئے نہیں ہو سکتا کہ میں دار الہجرت اور حضور ﷺ کی مجاورت اور ہمسائیگی نہیں چھوڑ سکتا۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ (۱۲۹۷ھ) شیعہ عالم مولوی عمار علی کے اس سوال کے جواب میں کہ صحابہ نے آپ کی مدد کیوں نہ کی تھی کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

صحابہ نے بلواء قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے دبانے میں اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی پر مقدر یوں ہی تھا انہوں نے حتی المقدور بلوائیوں کو سمجھایا جب وہ اس سے بھی نہ سمجھے تو پھر انہوں نے حضرت عثمان سے قتال کی اجازت چاہی پر حضرت عثمان ہی قتال اور جنگ کے روادار نہ ہوئے بلکہ کمال

Scanned with CamScanner

تاکید سے مانع آئے لاچار ہو کے صحابہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے بایں ہمہ پانی کے پہنچانے اور بلوائیوں کے ہٹانے میں آخر تک تدبیروں میں مشغول رہے حضرت زید بن ثابت تمام انصاریوں کو ساتھ لے کر آئے اور جوانان انصار نے کہا اگر تم کہو تو ہم دوبارہ انصار خدا بنیں۔ عبداللہ بن عمر تمام مہاجرین کے ساتھ آئے اور یہ کہا کہ جنہوں نے تم پر چڑھائی کرر کھی ہے انہیں ان کی حقیقت دکھلا دیں اور بھولے دن انہیں پھر سے یاد کرا دیں حضرت عثمان نے فرمایا نہیں ایک میری جان کے لئے اتنا بڑا ہنگامہ اسلام میں برپا مت کرو مگر بایں ہمہ حضرات حسنین عبداللہ بن عمر عبداللہ بن زبیر ابو ہریرہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور ان کے سوا صحابہ حضرت عثمان کے ساتھ ان کے گھر میں تھے اور جب بلوائی ہجوم کرتے تھے تو یہ سب صاحب پتھر لاٹھی مار مار ہٹاتے تھے اور دروازہ بند کر دیتے تھے اور حضرت کے غلام جو ایک فوج کی فوج تھے یہاں تک کہ اگر آپ کو ان حکم دے دیتے تو اہل بلوا کو حقیقت معلوم ہو جاتی ہتھیار اور لڑائی کا سامان لے کر حاضر ہوئے اور کمال زاری اور بے قراری سے کہا کہ ہم وہ لوگ کہ خراسان سے افریقہ تک کوئی ہماری تلوار کے سامنے نہیں ٹھہرا اگر حکم ہو تو ان لوگوں کا گھمنڈ نکال دیں اور تماشا دکھلا دیں کیونکہ سمجھانے سے تو ان کی اصلاح نہیں ہوتی انہوں نے دیکھا کہ کلمہ گوئی کے باعث ہمیں کوئی چھیڑ نہیں سکتا اس لئے روبراہ نہیں ہوتے اور تمہارے اور سوا تمہارے اور بڑے بڑے صحابہ کی بات نہیں سنتے حضرت عثمان یہی فرمائے جاتے تھے کہ اگر میری خوشی منظور ہے اور میرا حق نمک ادا کرنا چاہتے ہو تو ہتھیار الگ

Scanned with CamScanner

کر کے اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ اور جو ہتھیار الگ کر دے گا اسے میں نے آزاد کیا واللہ خونریزی خلائق سے پہلے اگر میں مقتول ہو جاؤں تو یہ مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے اس بات سے کہ خون ریزی کے بعد مارا جاؤں یعنی میری شہادت تو لکھی ہوئی ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمادیا تھا تم لڑو یا نہ لڑو میں مقتول ہوں گا سو کیا فائدہ کہ لوگ بھی مارے جائیں اور مطلب بھی حاصل نہ ہو۔ اور تواریخ فریقین میں موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادوں اور حضرت جعفر کی اولاد کو اپنے غلام قنبر کو حضرت عثمان کے دروازہ پر متعین کر رکھا تھا اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے بھی اپنے صاحبزادوں کو دروازہ پر بٹھادیا تھا تاکہ بلوائیوں کو دھکے دیتے رہیں سو جب اہل بلوا ہجوم کر کے آتے تھے یہ سب لوگ لاٹھی لکڑی سے جو ہاتھ میں آجاتا تھا لڑتے تھے یہاں تک کہ حضرت سبط اکبر امام ہمام امام حسن رضی اللہ عنہ خون آلود ہو گئے محمد بن طلحہ اور قنبر کے سر پر زخم لگا جب دروازہ کی راہ سے اہل بلوا کو آنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور اندر گھسنے کی کوئی تدبیر نہ سوجھی تو پیچھے سے بعض انصاریوں کے گھر میں نقب دے کر اندر گھس گئے اور حضرت عثمان کو شہید کر دیا .... شارح نہج البلاغۃ نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی بلوا کے دنوں میں جب حضرت عثمان کے گھر میں آتے تھے تو بلوائیوں کو چابک مار مار کر دفع کرتے تھے اور انہیں برا بھلا کہتے تھے اور ان پر لعنت کرتے تھے ابن عثم کوفی یعنی شیعوں کا مؤرخ جو حضرت عثمان اور دوسرے صحابہ کا دشمن ہے وہی اپنی فتوح میں نقل کرتا ہے کہ حضرت علی مرتضٰی نے فرزند

Scanned with CamScanner

ارجمند سبط اکبر امام حسن رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ حضرت عثمان کے پاس
جاؤ اور کہو میرے والد کا دل تمہاری طرف ہی لگا ہوا ہے میں سنتا ہوں کہ یہ
لوگ تمہارے مقدمہ میں بہت کچھ شور کر رہے ہیں اور کسی نصیحت نہیں سنتے
اور تمہارے قتل کا ارادہ کئے بیٹھے ہیں اس لئے تمہاری طرف سے مجھے بہت
اندیشہ ہو رہا ہے اگر حکم دیں تو میں بھی آکر آپ کا مددگار ہوں اور ان لوگوں
سے لڑوں اور جس طرح بن پڑے ان لوگوں کو تمہارے دروازہ سے ہٹاؤں
حضرت امام حسن اپنے والد ماجد کے حسب ارشاد حضرت عثمان کے پاس آئے
اور یہ پیام پہنچایا انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ یہ تکلیف اٹھائیں
اور ان لوگوں سے لڑیں (هدية الشيعه ص ۲۰۷ تا ۲۰۹)

حضرت عثمان کو اپنے گھر میں محصور ہوئے تقریباً چالیس دن ہو رہے تھے آپ کے لئے پانی
بند کر دیا گیا آپ کو مسجد میں جانے سے روک دیا گیا آپ یہ سب کچھ صبر کے ساتھ
برداشت کر رہے تھے مگر باغیوں کا مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہ تھے اور مانتے بھی کیسے
حضور ﷺ نے آپ کو سختی سے منع کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم کبھی خلافت سے دست بردار
نہ ہونا خواہ کچھ ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس آیا آپ کو سلام کیا تو آپ
نے فرمایا کہ رات میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں محصور
کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے تمہیں پیاسا رکھا میں نے کہا جی ہاں پس
آپ نے ایک ڈول لٹکایا جس میں پانی تھا میں نے وہ پیا یہاں تک کہ سیر ہو گیا اور میں اب بھی
اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک پاتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے کہ دشمنوں پر تجھے فتح ملے

Scanned with CamScanner

اور اگر تو چاہے کہ ہمارے ساتھ افطار کرلے۔ سو میں نے ان دونوں میں سے آپ کے ساتھ افطار کرنا چن لیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ اسی دن آپ شہید کردئے گئے۔ (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۲)

سو حضرت عثمان کو اس بات کا اشارہ مل چکا تھا کہ وہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں گے بہت جلد اپنے رب کے حضور پہنچنے والے ہیں آپ کی اہلیہ حضرت نائلہ کہتی ہیں کہ شہادت سے ایک روز قبل آپ کمزوری کی وجہ سے غنودگی میں تھے جب ہوش میں آئے تو آپ نے فرمایا کہ ایسا لگتا ہے کہ میری قوم مجھے قتل کردے گی حضرت نائلہ نے کہا امیر المؤمنین ایسا نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا

رایت رسول الله ﷺ وابابکر وعمر فقالوا افطر عندنا الليلة أو قالوا انك تفطر عندنا الليلة (طبقات ج ۳ ص ۵۵ مستدرک ج ۳ ص ۱۱۰ سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۳۷)

میں نے خواب میں حضور ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو دیکھا اور وہ سب کہہ رہے تھے کہ آج تم ہمارے ساتھ روزہ افطار کرنا یا کہا تم آج شام ہمارے ساتھ افطار کروگے۔

یعلی بن حکیم اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اس دن روزہ سے تھے اور اسی شام شہید کردئے گئے

فاصبح صائما وقتل فی ذلك اليوم رحمه الله (ایضا)

حضرت عثمان نے یہ خواب دیکھ کر اندازہ کرلیا تھا کہ وہ وقت شہادت آن پہنچا ہے جس کی پیشگوئی پیغمبر خاتم ﷺ دے کر گئے ہیں آپ نے خادم سے فرمایا کہ میرا پائجامہ لے آؤ آپ

Scanned with CamScanner

نے کبھی پاجامہ نہیں پہنا تھا مگر اس دن آپ نے پہنا

دعا بسراویل فشدها عليه ولم يلبسها فى جاهلية ولا اسلام (مسند احمد ج ۱ ص ۱۱۶ تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۱۸ ریاض ج ۳ ص ۶۷)

راقم الحروف کے نزدیک اس کا سبب شدت حیاء تھا آپ کو خطرہ ہوا کہ اگر باغی میرے ساتھ ظلم وزیادتی کا ارتکاب کریں تو اس کے نتیجہ میں کہیں میرا ستر نہ کھل جائے نیز اگر میں شہید بھی کر دیا جاؤں تو بھی میرے ستر کی حفاظت رہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کس قدر حیاء والے تھے آپ کے شدت حیاء پر تو پیغمبر کی گواہی موجود ہے۔

سوباغی اس پر مصر تھے کہ حضرت عثمان خلافت چھوڑ کر نکل جائیں آپ ان کا ہر مطالبہ تسلیم کرنے کے لئے تیار تھے مگر آپ نے صاف کہہ دیا تھا کہ ترک خلافت کا مطالبہ کسی صورت منظور نہیں سوباغیوں کا پیمانہ ظلم اب لبریز ہو چکا تھا وہ معاملہ کو اب اپنے اس آخری انجام تک لے جانا چاہتے تھے جس کا وہ پہلے سے پلان بنا چکے تھے اور انہیں یہ خدشہ بھی لاحق تھا کہ کہیں دوسرے علاقوں سے حضرت عثمان کی حمایت میں لوگ نہ نکل آئیں اور حاجی حج سے واپس نہ آجائیں وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس معاملہ کو جلدی نمٹاؤ نعاجله قبل أن تقدم الامداد (طبقات ج ۳ ص ۵۳) قبل اس کے کہ آپ کے پاس باہر سے کوئی مدد پہنچے جلدی کرو چنانچہ انہوں نے آپ پر تیر برسانے شروع کئے ان میں سے حضرت حسن بن علی کو بھی ایک تیر لگا اور وہ زخمی ہو کر گر پڑے مگر آپ اپنی جگہ سے نہ ہٹے کنانہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو زخمی حالت میں اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا تھا (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۱۹) محمد بن طلحہ بھی زخمی ہوئے حضرت علی کے غلام قنبر کے سر پر بھی ایک تیر لگا باغیوں کو جب حضرت حسن بن علی کے زخمی ہونے کی خبر ملی تو وہ چونک

Scanned with CamScanner

پڑے اور کہا کہ حضرت حسن کے زخمی ہونے پر اگر بنو ہاشم ہم سے بگڑ بیٹھے تو ہمارا سا
را منصوبہ خاک میں مل جائے گا قبل اس کے کہ بات ان تک پہنچے کوشش کرو کہ کسی جانب
سے دیوار پھاند یا کسی پڑوس کے مکان سے نقب لگا کر حضرت عثمان کے گھر میں داخل
ہو جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے ان کا کام تمام کردو چنانچہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح اندر داخل
ہوگئے۔ کسی کو اس کی خبر نہ ہو سکی کیونکہ حضرت عثمان کے محافظین بالاخانے پر تھے (
تاریخ الخلفاء ص ۱۶۵)
حافظ ابن تیمیہ نے (۷۲۸ھ) ان لوگوں کو مفسد اور اللہ کی مخلوق میں سب سے بدترین بتایا
ہے (منہاج السنۃ ج۲ ص ۱۸۶ فتاوی ج ۳ ص ۴۱۱) اور کہا کہ یہ لوگ فتنہ پرور اور اوباش تھے
وانما قتله طائفة من المفسدين فى الارض من أوباش القبائل وأهل الفتن (
منہاج ج ۴ ص ۳۲۳) حضرت امام ذہبی (۷۴۸ھ) انہیں ظالم سرکش شریر بتاتے ہیں (
المنتقی ص ۲۲۵) علامہ عبدالحی ابن العماد حنبلی (۱۰۸۹ھ) نے انہیں پرلے درجہ کا اوباش
گروہ بتایا ہے أرذال من أوباش القبائل فقتلوه (شذرات الذهب ج ۱ ص ۴۰) حجۃ
الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ (۱۲۹۷ھ) نے ان لوگوں کو اوباش کوفہ
بدمعاشان مصر اور منافقان امت لکھا ہے (ہدیۃ الشیعہ ص ۲۱۰)

☆...... حضرت عثمان مقام شہادت پر

حضرت عثمان اپنے گھر کے ایک حصہ میں تھے آپ کی اہلیہ آپ کے ہمراہ تھی باغی گروہ بڑی
ہوشیاری سے آپ کے گھر داخل ہوگیا اور پھر گھر کے دروازہ کو آگ لگادی جس کی وجہ
سے گھر کا ایک حصہ بھی جل گیا حضرت عثمان نے یہ دیکھ کر کہا کہ دروازہ اس لئے جلایا گیا

Scanned with CamScanner

ہے کہ اس سے بڑھ کر انہیں کوئی اور اہم کام کرنا مقصود ہے سو اب تم لوگ منتشر ہو جاؤ
اگر میں تم سے دور رہوں گا تو بھی یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے میں حضور ﷺ کے
ارشاد پر سر تسلیم خم کر کے صبر کروں گا (طبری ج ۳ ص ۳۹۰)

حضرت حسان بن ثابت نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ حضرت عثمان کے گھر کا
دروازہ جلایا گیا تھا آپ کہتے ہیں

آج ابن اروی یعنی عثمان کا گھر تباہ ہو گیا ہے اس کا ایک دروازہ گرا ہوا ہے اور
دوسرا اجل کر ویران ہو گیا ہے یہ وہ گھر تھا جہاں حاجت مند لوگ آتے اور وہ ان
کی حاجت روائی کرتا تھا اور اس گھر میں ذکر الہی اور شرافت کے کاموں کا ہی
چرچا تھا (طبری ج ۳ ص ۴۲۷)

آپ کے گھر میں داخل ہونے والوں میں محمد بن ابی بکر اور ان کے کچھ ساتھی تھے محمد ابن ابی بکر
جب آپ کے کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت عثمان غنیؓ اپنی اہلیہ حضرت نائلہؓ کے
ساتھ ہیں اور قرآن کریم آپ کی گود میں رکھا ہوا ہے آپ اس کی تلاوت فرما رہے ہیں محمد
بن ابی بکر نے آگے بڑھ کر حضرت عثمانؓ کی داڑھی پکڑی تو حضرت عثمانؓ نے اس سے فرمایا
کہ اللہ کی قسم اگر تمہارے والد تمہیں یہ کام کرتے دیکھتے تو انہیں بہت دکھ ہوتا یہ سنتے ہی
محمد بن ابی بکر نے آپ کی داڑھی چھوڑ دی اور گھر سے نکل گیا حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ محمد
بن ابی بکر وہاں سے باہر چلا گیا تھا اور جو لوگ آپ کو شہید کرنا چاہتے تھے ان سے بات چیت
کی اور انہیں اس سے روکنے کی کوشش کی مگر انہوں نے محمد بن ابی بکر کی بات نہ مانی اور وہ
اندر داخل ہو گئے (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۴) اور آپ پر حملہ کر کے شہید کر دیا پھر وہ لوگ
جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے نکل کر فرار ہو گئے۔ (تاریخ ص ۱۶۵)

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ بن سلام نے بھی ان لوگوں کو روکنے کی کوشش کی اور ان سے کہا کہ اے لوگو اپنے اوپر اللہ کی تلوار نہ نکالو خدا کی قسم اگر تم اس تلوار کو نیام سے نکالو گے تو دوبارہ اس تلوار کو نیام کے اندر نہیں رکھ سکو گے تم پر افسوس ہے کہ تمہارا مدینہ فرشتوں کی حفاظت پر ہے اگر آج تم نے انہیں قتل کر دیا تو وہ فرشتے اس شہر کو چھوڑ کر چلے جائیں گے (طبری ج ۳ ص ۳۹۹)

آپ نے ان سے یہ بھی کہا کہ خدا کے لئے حضرت عثمان پر ہاتھ نہ اٹھاؤ یہ دنیا میں زیادہ نہیں جئیں گے خدا کی قسم اگر تم نے آپ کو شہید کر دیا تو پھر تم کبھی اکٹھے نماز نہ پڑھ سکو گے (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ۵۱۵)

حضرت عثمان غنی اپنی شہادت کے وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے جب قاتلوں نے آپ کے سر پر لوہے کی لاٹ ماری تو آپ کی زبان سے ﴿ بسم الله توكلت على الله ﴾ بے ساختہ نکلا اور خون آپ کے سر سے بہہ کر آپ کی داڑھی کو تر کر رہا تھا قرآن آپ کی گود میں تھا آپ نے بائیں جانب سہارا لیا اور آپ کی زبان پر ﴿ سبحان الله العظيم ﴾ کے الفاظ جاری تھے اور آپ کے خون کا قطرہ سامنے رکھے ہوئے قرآن کریم پر آگرا اور قرآن کریم کی آیت ﴿ فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم ﴾ آپ کے خون سے سرخ ہوگئی ۔

قال عثمان بسم الله توكلت على الله واذا الدم يسيل على اللحية يقطر والمصحف بين يديه فاتكأ على شقه الايسر وهو يقول سبحان الله العظيم وهو فى ذلك يقرء المصحف والدم يسيل على المصحف حتى وقف الدم عند قوله تعالى فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم

Scanned with CamScanner

(طبقات ج ۳ ص ۵۴)

جناب عبداللہ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کا وہ مصحف جس پر آپ کے خون گرا تھا دیکھا ہے

رایت مصحف عثمان ونضح الدماء فی علی اشیاء من الوعد والوعید فکان ذلك عندا لنا س من الایات (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۲۸)

حضرت نائلہ نے جب اپنے شوہر نامدار اور امیر المؤمنین کو اس طرح خون میں لت پت دیکھا تو چیخ پڑی اور آگے بڑھ کر آپ کو بچانا چاہا تو ظالموں نے آپ کے ہاتھ پر تلوار ماری جس سے ان کی انگلیاں بھی کٹ گئیں تھیں مگر ظالموں نے اس کی پروا کئے بغیر حضرت عثمانؓ کے سینے پر برچھا مارا اور پھر تلوار کی نوک آپ کے پیٹ میں اتار دی عون بن کنانہ نے آپ کے قاتلوں میں کنانہ بن بشر سودان بن حمران عمرو بن الحمق کا نام لیا ہے اور کہا کہ انہوں نے آپ کو نیزے سے نو ضربیں ماریں تھیں **فطعنه تسع طعنات** (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۵) اور اس طرح آپ کو شہید کر دیا۔ فرضی اللہ تعالی عنہ

آپ زندگی کی آخری سانسوں میں بھی حضور ﷺ کی امت کے درمیان اتحاد کی دعا کرتے رہے حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ حضرت عثمان خون میں لت پت پڑے ہوئے تھے اور ان کی زبان پر اللہ کے حضور یہ دعا تھی

اللهم اجمع أمة محمد (ریاض ج ۳ ص ۷۳)

اے اللہ حضور ﷺ کی امت کو آپس میں جوڑے رکھنا

حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر آپ اس وقت یہ دعا فرماتے کہ یہ لوگ کبھی متحد نہ ہوں تو پھر قیامت تک ان میں کبھی اتفاق نہ ہوتا (ایضا)

Scanned with CamScanner

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان نے باوجودیکہ آپ امیر سلطنت تھے آپ کے پاس فوج کی کمی نہ تھی پھر بھی آپ نے ان کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا نہ اپنے بچاؤ کی کوشش کی آپ صبر کا پیکر بنے رہے اور شہید کر دئے گئے۔

فلاریب ان عثمان تولی ثنتی عشرة سنة ثم قصد الخارجون عليه قتله وحصروه وهو خليفة الارض والمسلمون كلهم رعية وهو مع هذا لم يقتل مسلما ولادفع عن نفسه بقتال بل صبر حتى قتل (منهاج السنۃ ج ۸ ص ۲۲۱)

فعثمان حاصروه وطلبوا خلعه من الخلافة أو قتله ولم يزالوا به حتى قتلوه وهو يمنع الناس من مقاتلتهم إلى أن قتل شهيدا وما دافع عن نفسه فهل هذا الا من أعظم الصبر على المصائب (ایضا ص ۴۵۵)

امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

وقاتلوه قاتلهم الله فصبر وكف نفسه وعبيده حتى ذبح صبرا في داره والمصحف بين يديه وزوجته نائلة عنده (تذکرہ ج۱ ص۹)

انہوں نے آپ کو شہید کر دیا اللہ انہیں غارت کرے آپ نے صبر کا مظاہرہ کیا اپنے ہاتھ کو روکے رکھا اور اپنے خادموں کو بھی اس سے روک دیا حتی کہ آپ کو آپ کے گھر میں شہید کر دیا گیا آپ اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہے تھے آپ کی اہلیہ آپ کے پاس تھیں

شہادت کے بعد قاتلوں میں سے ایک شخص جب آپ کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ آپ کا سر قرآن پر ہے تو اس بد بخت نے اپنا پاؤں آپ کے سر پر مارا اور اسے مصحف سے دور کر دیا

Scanned with CamScanner

اور کہنے لگا کہ میں نے آج تک کسی کافر (معاذ اللہ) کا چہرہ اتنا حسین اور کسی کافر (معاذ اللہ) کے لیٹنے کی جگہ (یعنی قرآن) اتنی باعزت نہیں دیکھی

ما رایت کالیوم وجه کافر أحسن ولا مضجع کافر أکرم (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۵)

یہ لوگ حضرت عثمان کو شہید کرنے کے بعد جب فرار ہوئے تو حضرت نائلہ نے آواز دی کہ لوگو امیر المؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے تو قریب کھڑے لوگ اندر کی جانب دوڑے اور گھر آکر دیکھا تو پتہ چلا آپ شہید کئے جا چکے تھے جونہی یہ خبر حضرت علی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کو پہنچی تو وہ بھی دوڑے دوڑے آئے اور حضرت عثمان کے جسد خاکی کو دیکھا تو ان کے ہوش اڑ گئے انہیں آپ کی شہادت پر بڑا رنج ہوا حضرت علی نے وہیں حضرت حسن اور حضرت حسین کو سخت ڈانٹا اور کہا کہ

تم دونوں کو میں نے ان کے دروازے پر پہرہ بٹھانے کے لئے بھیجا تھا تمہارے ہوتے ہوئے قاتل کس طرح اپنے کام میں کامیاب ہو گئے

پھر آپ نے سیدنا حضرت حسن کو زور سے ایک تھپڑ مارا اور سیدنا حضرت حسین کے سینہ پر بھی زور سے ہاتھ مارا آپ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے بچوں کو بھی ڈانٹا اور وہاں سے انتہائی رنج اور غصہ کے ساتھ واپس نکل آئے (تاریخ الخلفاء ص ۱۶۵)

حضرت عثمان کی شہادت ۱۸ ذی الحج ۳۵ھ جمعہ کے روز عصر کے قریب ہوئی (تاریخ ص ۱۶۷) اس وقت آپ کی عمر ۸۲۔یا ۸۴ سال کے قریب تھی۔۔

حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کی پیشگوئی

حضرت عثمان اس بات سے بے خبر نہ تھے کہ ان کا اس دنیا سے سفر بطریق شہادت ہوگا وہ یہ بات خود حضور ﷺ سے متعدد بار سن چکے تھے ایک مرتبہ حضور ﷺ احد پہاڑ پر تھے اور آپ بھی ان کے ساتھ تھے احد حرکت کرنے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا

اثبت أحد فانما عليك نبى و صديق و شهيدان (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۰)

اے احد رک جا تجھ پر اللہ کا ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید (حضرت عمر اور حضرت عثمان) کھڑے ہیں

اسی طرح ایک مرتبہ غار حرا پر بھی یہ واقعہ پیش آیا تھا (ایضا)

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ

شهيد يقتله قومه انا نستحيى منه (صواعق محرقہ ص ۱۱۰ بحوالہ ابن عساکر)

یہ شہید ہے اس کی قوم اسے قتل کردے گی ہم اس سے حیاء کرتے ہیں

آپ خود بھی اللہ سے دعا کرتے تھے کہ وہ نیک زندگی گذاریں اور مرتبہ شہادت پائیں

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ خدا کی قسم انہوں نے بہت نیک زندگی گذاری اور شہادت کی موت پائی (مستدرک ج ۳ ص ۱۱۵)

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے شہید ہونے کی خبر مدینہ منورہ میں پھیلی تو ہر شخص کے ہوش وحواس اڑ گئے جو جہاں تھا وہیں ٹھہر گیا مدینہ منورہ میں کسی کو یقین نہ تھا کہ یہ ظالم اس حد

Scanned with CamScanner

تک بھی جا سکتے ہیں ہر مسلمان کی آنکھ اشکبار اور ہر دل غمزدہ تھا انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب کریں تو کیا کریں حضرت علی مرتضٰی باہر کہیں گئے ہوئے تھے آپ کو ابھی علم نہ تھا کہ یہاں حضرت عثمان شہید کر دئے گئے ہیں آپ کا جسد خاکی آپ کے مکان پر پڑا تھا اور لوگ باغیوں کے خوف سے اپنے گھروں میں دبے بیٹھے تھے انہوں نے پورے مدینہ میں ایسا خوف دہراس پھیلا رکھا تھا کہ گویا پورا مدینہ ان کے قابو میں ہے کسی میں ہمت نہ تھی کہ وہ علانیہ حضرت عثمان کی تدفین کر سکیں چنانچہ چند باہمت حضرات جان کی پروا کئے بغیر گھر سے نکلے اور انہوں نے آپ کی تجہیز و تکفین کی شهدت عثمان دفن فی ثیابه بلدمائه (مسند احمد ج ا ص ۷۱ ا معرفۃ ص ۸۸ ریاض ج ا ص ۷۴) اور ایک مختصر سی جماعت نے اس زمین پر آپ کی نماز جنازہ ادا کی جبکہ اللہ کے لاتعداد فرشتوں نے آپ کے لئے دعائے رحمت کی اس کی خبر حضور علیہ السلام ﷺ نے بہت پہلے دے دی تھی حضرت عمر کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کی وفات پر آسمان کے فرشتے ان کی نماز جنازہ پڑھ کر ان کے لئے دعا رحمت کریں گے حضرت عمر نے پوچھا کہ یہ صرف حضرت عثمان کے لئے ہے یا دوسرے لوگوں کو بھی یہ شرف ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شرف حضرت عثمان کو نصیب ہوگا

یوم یموت عثمان تصلی علیه ملائکة السماء قلت یارسول الله عثمان خاصة أم الناس عامة قال عثمان خاصة (ریاض ج ۳ ص ۳۱)

آپ کی نماز جنازہ میں حضرت زید بن ثابت حضرت علی حضرت حسن حضرت کعب (طبری ج ۵ ص ۱۴۴۔ التمہید والبیان ص ۱۴۲) حضرت جبیر بن مطعم حضرت حکیم بن حزام ابو جہم بن حذیفہ اور نیار بن مکرم اور آپ کی ازواج شامل ہوئی اور انہوں نے ہی آپ کا جنازہ

اٹھایا اور آپ کو قبر میں اتارا شیعہ عالم ابن ابی الحدید نے بھی تسلیم کیا ہے کہ جنازہ میں
حضرت حسن حضرت علی حضرت عبداللہ بن زبیر شریک تھے (شرح نہج البلاغہ ج ا ص ۹۷)
قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر آپ کے جنازہ میں شامل تھے اور وصیت کے مطابق انہوں
نے ہی آپ کی نماز پڑھائی (مسند احمد ج ا ص ۱۱۹ تاریخ الخلفاء ص ۱۶۷) نیار بن مکرم کا بیان
ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی (طبقات ج ۳ ص ۵۷) جنازہ
لے جانے والوں کو خوف تھا کہ کہیں باغی پھر نہ آجائیں اور آپ کی بے حرمتی نہ کریں سہم
کہتے ہیں کہ ہم گھبرائے ہوئے چل رہے تھے اور قریب تھا کہ خوف کے سبب ہم واپس
چلے جائیں اتنے میں کہیں سے آواز آئی تم گھبراؤ نہیں جمے رہو ہم تمہارے ساتھ ہیں فکر
کرنے کی کوئی ضرورت نہیں آپ کہتے ہیں کہ یہ آواز فرشتوں کی تھی

لا ورع علیکم اثبتوا فانا جئنا لنشهده معکم فکان ابن خنیس یقول
هم الملائکة (معرفۃ الصحابہ ج ا ص ۸۸ ریاض ج ۳ ص ۷۵)

اور آپ کو جنت البقیع کے پیچھے حش کوکب میں سپرد خاک کر دیا گیا یہ زمین آپ نے اپنی
زندگی میں خریدی تھی اور یہاں سے گزرتے ہوئے ایک مرد صالح کے دفن ہونے کی
پیشگوئی بھی کر چکے تھے فرضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کچھ عرصہ بعد میں وہاں کی دیوار ہٹا کر
اس حصہ کو جنت البقیع میں شامل کر لیا گیا اور آج جنت البقیع کے نصف میں آپ کا
مزار اقدس مرجع خلائق ہے جہاں ہزارہا لوگ دن رات حاضری دیتے ہیں اور سلام پڑھ کر
آپ کے لئے اللہ کے حضور بلندی درجات اور حسن جزاء کی درخواست کرتے ہیں اور آپ
کے لئے خلوص دل سے ایصال ثواب کرتے ہیں

حضرت عثمان ایک دن حش کوکب سے گزرے تو آپ وہاں کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا

Scanned with CamScanner

یوشك ان یهلك رجل صالح فیدفن هناك (طبقات ج ۳ ص ۵۶)
عنقریب ایک نیک شخص مارا جائے گا اور وہ یہاں دفن ہو گا

کسے معلوم تھا کہ آپ جس نیک شخص کے اس جگہ دفن ہونے کی پیشگوئی فرمارہے ہیں وہ آپ کی ہی ذات والا صفات ہے۔ اور آپ پہلے شخص ہیں جنہیں یہاں دفن کیا گیا۔

...... حضرت عثمان غنیؓ کا وصیت نامہ

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد آپ کا پورا گھر بکھرا پڑا تھا باغی گھر کی ہر چیز الٹ پلٹ کر گئے تھے جس کے ہاتھ جو لگا وہ اٹھالے گیا علاء بن فضل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جب باغی فرار ہو گئے تو لوگوں نے گھر کی چیزیں جمع کیں تو وہاں ایک صندوق پایا انہوں نے اسے کھولا تو اس میں ایک چھوٹا سا برتن تھا جس میں ایک ورق پڑا ہوا تھا یہ حضرت عثمان کے ہاتھ کا لکھا ہوا ورق تھا آپ نے اس میں اپنا عقیدہ اس طرح بیان کیا تھا

هذه وصية عثمان

بسم الله الرحمن الرحيم

عثمان بن عفان يشهد ان لااله الا الله وحده لاشريك له وان محمد عبداه ورسوله وان الجنة حق وان النار حق وان الله يبعث من فى القبور ليوم لاريب فيه ان الله لا يخلف الميعاد عليها يحى وعليها يموت وعليها يبعث ان شاء الله تعالى (الرياض ج ۳ ص ۵۷)

Scanned with CamScanner

یہ حضرت عثمان کی وصیت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحمن

عثمان بن عفان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ☆......اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ☆......اور جنت حق اور دوزخ حق ہے ☆......اور اللہ تعالی سب کو اس دن قبروں سے اٹھائے گا جس میں کوئی شک نہیں ☆......اور اللہ تعالی وعدہ خلافی نہیں کرتا اسی عقیدہ پر وہ زندہ ہے اسی عقیدہ پر مرے گا اور اسی عقیدہ پر اس کا اٹھنا ہو گا انشاء اللہ تعالی (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۴)

☆......ایک سوال کا جواب

حضرت عثمان کی شہادت پر اہل مدینہ کیوں باہر نہ نکلے اور انہوں نے آپ کا جنازہ علانیہ پڑھنے کی ہمت کیوں نہ کی تھی؟

الجواب ......حافظ ابن کثیر (۷۷۴ ھ) لکھتے ہیں کہ اس کے کئی اسباب ہیں

(۱) ان میں سے بہت سے صحابہ یا ان کی اکثریت یا سب کے سب یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ معاملہ آپ کے قتل تک پہنچ جائے گا کیونکہ انہوں نے پہلے آپ کے قتل کرنے کی کوئی کوشش نہ کی تھی بلکہ آپ کے تین امور میں سے ایک امر کے قبول کرنے کا مطالبہ کیا...... اور قتل کے متعلق تو ایک شخص کا بھی خیال نہ تھا کہ اس کا وقوع ہو گا اور نہ وہ اس حد تک جرات کر سکتے تھے

Scanned with CamScanner

(۲) صحابہ نے آپ کی حفاظت ضرور کی اور اپنی طرف سے فوج بھیجنے اور آپ کے دفاع کی پیش کش بھی کی لیکن جب معاملہ بڑھ گیا تو حضرت عثمان نے ان سب کو قسم دے دی کہ وہ ان کی مدافعت میں ہاتھ نہ اٹھائیں اور اپنے ہتھیار میان میں رکھیں ان سب نے آپ کی بات مانی اور انہیں ابھی تک یقین تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا

(۳) ان دنوں ایام حج تھے لوگ حج کے لئے گئے ہوئے تھے باغیوں نے لوگوں کی کمی سے فائدہ اٹھایا اور انہیں یقین تھا کہ حضرت عثمان کی مدد کے لئے کہیں سے فوجیں بھی جلد نہ آئیں گی اللہ انہیں برباد کرے کہ انہوں نے اس جرم عظیم کا ارتکاب کیا

(۴) یہ لوگ تقریبا دو ہزار سے زائد افراد تھے اور مدینہ میں اتنے جانباز اس وقت نہ تھے جو ان کا مقابلہ کر سکتے یہ سب سرحدوں کی حفاظت اور دوسرے علاقوں میں تھے اور چاروں اطراف میں گئے ہوئے تھے اگر وہ یہاں ہوتے تو حالات کا رخ دوسرا ہوتا

(۵) جو صحابہ وہاں موجود تھے ان میں اتنی سکت وطاقت نہ تھی کہ وہ ان کا اکیلے مقابلہ کر سکیں البتہ ان میں سے بہت سوں نے اپنے لڑکوں کو آپ کے گھر بھیج دیا کہ جب تک فوج نہیں آجاتی تم ان کا دھیان رکھنا حضرت علی مرتضٰی نے اپنے دونوں بچوں کو آپ کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا مگر باغی اندر جانے میں کامیاب ہوگئے اور آپ کو شہید کر دیا (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۷)

حضرت مولانا حبیب احمد کیرانوی ؒ لکھتے ہیں

حضرت امیر المؤمنین نے سب کو روک دیا تھا کیونکہ آپ کسی مسلمان پر تلوار اٹھانا گوارا نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو مسلمان پر تلوار اٹھائے اس لئے آپ نے کسی سے اعانت نہیں چاہی اور ہمیشہ اعانت کی

درخواست کرنے والوں کو روکتے رہے حتیٰ کہ اپنے غلاموں تک کو ممانعت کردی تھی کہ کوئی جنگ نہ کرے اس امر کا جناب امیر (حضرت علی) نے بھی اعتراف کیا ہے جس کو مولوی حیدر علی صاحب (شیعہ) نے سلیم بن قیس کی روایت سے نقل کیا ہے وھی ھذہ قد کان مع عثمان من اھل بیتہ وموالیہ واصحابہ اکثر من اربعۃ آلاف ولوشاء ان یمتنع بھم لفعل فلم نھاھم عن نصرتہ۔ یعنی حضرت عثمان کے پاس خود ان کے گھر کے لوگ اور ان کے غلام اور یار دوست چار ہزار سے زیادہ تھے اور اگر وہ ان کے ذریعہ سے بلوائیوں سے بچنا چاہتے تو بچ سکتے تھے پھر انہوں نے ان کو اپنی مدد سے کیوں منع کردیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہادت عثمان اس لئے واقع نہیں ہوئی کہ ان کا کوئی مدد گار نہ تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کا خون بچانے کے لئے ان سب کو اپنی مدد سے روک دیا تھا (حقیقت التشیع ص ۴۰ طبع کانپور ۱۹۱۸ء)

جناب مولانا سعید اکبر آبادی مرحوم لکھتے ہیں

یہ نہ بھولنا چاہئیے کہ فساد کا فلسفہ اور اس کی نفسیات عجیب وغریب ہیں ایک عام مشاہدہ ہے کہ فساد برپا کرنے والے لوگ ہمیشہ اقلیت میں ہوتے ہیں لیکن جب کہیں یہ فساد پیدا کرتے ہیں تو حکومت کی مشینری کو ناکام بنادیتے ہیں پولیس عاجز ہو جاتی ہے دکانیں اور بازار بند ہو جاتے ہیں لوگوں کی آمد ورفت موقوف اور اہل خانہ گھروں میں گھس کر بیٹھ جاتے ہیں کافی نقصانات کے بعد جب حکومت کی طلب پر فوج آتی ہے تو وہ امن اور قانون کو بحال کرتی ہے بعینہ یہی

Scanned with CamScanner

صورت حال اس وقت پیش آئی باغیوں نے کاشانہ خلافت پر اچانک حملہ کر دیا اس سے مدینہ میں خوف دہراس پھیل گیا لوگ دہشت کے مارے گھروں کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ گئے اور جب امیر المؤمنین نے تلوار اٹھانے کی سخت ممانعت کر دی تو اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا اسی ہنگامہ میں امیر المؤمنین کی شہادت ہو گئی جو لوگ خانہ نشین تھے ان کو فوری علم نہ ہو سکا اور غالباً ان کو خیال بھی نہ ہو گا کہ معاملہ یہاں تک پہنچ سکتا ہے ادھر کاشانہ خلافت میں جو حضرات جمع تھے ان کو اب جلدی اس بات کی تھی کہ خلیفہ شہید کی تدفین جلد از جلد کی جائے اس وقت مناسب اور قرین مصلحت یہی سمجھا گیا کہ رات کی تاریکی میں جنازہ خاموشی اور رازداری سے جائے اس کے ساتھ آدمی کم ہوں اور بجائے بقیع کے اس سے متصل خود حضرت عثمان کی ذاتی زمین میں تدفین عمل میں لائی جائے (ذوالنورین ص ۲۶۱)

فرشتوں نے ترے حق میں تہہ دل سے دعا کی

قسم کھاتے ہیں دو عالم تری شرم وحیاء کی
گواہی دے رہی ہے آج بھی خوشبو حرا کی

لہو بن کے گرا قرآن پر تیرا تقدس
تری تائیدمیں انگلی اٹھی تھی مصطفیٰ کی

پلک جھپکی نہ دل دھڑکا نہ بل آئے جبین پر
فرشتوں نے ترے حق میں تہہ دل سے دعا کی

ابھی تک یاد کرتی ہے تجھے خاک مدینہ
ابھی آتی ہیں آوازیں ادھر سے مرحبا کی

زہے قسمت کہ خود آکر ترا جسم مبارک
اٹھاکر لے گئی فردوس میں رحمت خدا کی

خدا اس کو نہ بخشے گا کسی صورت کہ جس نے
ترے عہد قدس میں سرکشی کی ابتداء کی

حضرت عثمان غنی اور آپ کی شہادت پر ائمہ اہل بیت اور صحابہ کے تاثرات

حضرت عثمان غنی مسلمانوں کے خلیفہ تھے مراکش سے لے کر کابل تک آپ کی خلافت کا سکہ چلتا تھا آپ کی شہادت کی خبر پھیلتے ہی مدینہ منورہ میں صف ماتم بچھ گئی کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جس میں آنسو نہ ہوں اور منافقوں کے سوا کوئی دل ایسا نہ تھا جس نے اس حادثہ پر دکھ محسوس نہ کیا ہو حج پر جانے والے صحابہ کرام اور اہل مدینہ جب واپس لوٹے اور انہوں نے اس حادثہ کی خبر سنی تو وہ دنگ رہ گئے حضرت علی مرتضٰی اور دیگر تمام صحابہ کرام نے آپ کی شہادت پر انتہائی غم وغصہ کا اظہار کیا آپ کے ایمان اور اخلاص کی گواہی دی آپ کی دینی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور آپ کی شہادت میں ہر طرح کے عمل دخل سے برات کا بر سر عام اظہار کیا اور اسے امت میں شگاف ڈالنے مسلمانوں کو کمزور کرنے اور اسلام کو نقصان پہنچانے والا نا قابل معافی جرم قرار دیا آیئے ہم صحابہ کرام کی زبانی حضرت عثمان کی شہادت پر ان کے تاثرات دیکھیں

☆......سیدنا حضرت علی مرتضٰی کے تاثرات

حضرت عثمان کے محصوری کے ایام میں حضرت علی مرتضٰی نے اپنے دونوں بچوں کو آپ کے گھر پہرہ دینے کا حکم دیا تھا حضرت عثمان کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تو آپ وہاں موجود نہ تھے اپنے کسی کام سے دور گئے ہوئے تھے آپ کو جونہی اس کی خبر ملی تو آپ نہایت غمگین

Scanned with CamScanner

ہوئے اور سیدھے آپ کے ہاں تشریف لائے حضرت عثمان کو سینے سے لگالیا اور رونے لگے آپ کی اس کیفیت کو دیکھ یہ محسوس کیا گیا کہ کہیں آپ بھی شدت غم کی وجہ سے فوت نہ ہو جائیں ابو العالیہ کہتے ہیں

ان عليا دخل على عثمان فوقع عليه وجعل يبكى حتى ظنوا أنه سيلحق به (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۳)

پھر آپ نے ہاتھ اٹھا کر حضرت عثمان کے لئے دعا فرمائی اور اسی میں یہ بھی کہا

أللهم إنى أبرأ إليك من دم عثمان ولقد طا ش عقلى يوم قتل عثمان وانكرت نفسى (مستدرک ج ۳ ص ۱۰۱)

اے اللہ میں خون عثمان سے بری ہوں جب حضرت عثمان شہید ہوئے میرے ہوش وحواس ہی اڑ گئے تھے اور میں اپنے آپ سے ہی کھو گیا تھا

حضرت حسن کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

اللهم انى لم أرض ولم أمالى (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۳)

اے اللہ نہ میں آپ کے قتل پر خوش تھا اور نہ میں نے ان کے قتل میں کسی کی مدد کی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ

اگر لوگ چاہیں تو میں مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو کر قسم کھانے کو تیار ہوں کہ میں آپ کے قتل میں کسی طرح بھی شریک نہیں ہوں میں نے توان کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر انہوں نے میری بات نہ مانی (ایضا)

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر بنو امیہ کہیں تو میں ان کے سامنے حلفا کہنے کو تیار ہوں کہ

Scanned with CamScanner

میں نے نہ آپ کو قتل کیا (کرایا) اور نہ مجھے ان کے قاتلوں کا پتہ ہے

ماقتلنا عثمان ولا نعلم له قاتلا (سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۳۶)

ابو جعفر انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد میں حضرت علی سے ملا آپ سیاہ عمامہ پہنے ہوئے مسجد میں تھے میں نے آپ سے اس حادثہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا

تبا لهم اخر الدهر (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۳ سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۳۵)

ان کے قاتلوں پر ہمیشہ ہمیش کی بربادی ہو

ایک شخص نے جب حضرت علی سے کہا کہ اب ہم اس شخص (یعنی حضرت عثمان) سے ہمیشہ کے لئے فارغ ہو گئے تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ تمہارے لئے اب ہمیشہ تک کی تباہی و بربادی ہے تبالکم الدهر (الاستیعاب ج ۲ ص ۷ اور الصحابہ ص ۱۹۶)

آپ نے قاتلین عثمان پر کھلے بندوں بد دعا کی اور کہا اے اللہ حضرت عثمان کے قاتلوں پر زمینوں اور سمندروں میدانوں اور پہاڑوں میں لعنت اتار اور انہیں اپنی رحمت سے دور کردے

اللهم العن قتلة عثمان فی البر والبحر والسهل والجبل (منهاج السنہ ج ۴ ص ۳۲۳)

ایک مرتبہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضرت عثمان کے قتل پر ان لوگوں کو کس چیز نے ابھارا تھا حضرت علی نے فرمایا ان کے دلوں میں حسد کی آگ جل رہی تھی اسی نے ان کو ابھارا ہے

قیل لعلی بن أبی طالب ماحملهم علی قتل عثمان قال الحسد (کتاب السنۃ للامام احمد ص ۱۹۷)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان کے قاتلین چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح حضرت علی مرتضی کو اپنے جرم میں شامل کرلیں تاکہ لوگ ان کے نام پر خاموش ہو جائیں ان میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے کہ آپ ہماری بیعت لے لیں تاکہ آپ کو امیر المؤمنین بنالیں آپ نے ان سے کہا

بخدا مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں ایسے لوگوں کی بیعت لوں جنہوں نے ایسے شخص کو شہید کردیا جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے میں اس سے حیاء کیوں نہ کروں جس سے اللہ کے فرشتے بھی شرماتے ہیں (مستدرک ج ۱۰۱) مجھے اس بات سے بھی شرم آتی ہے کہ میں بیعت لوں اور حضرت عثمان ابھی تک اپنے گھر میں شہید پڑے ہوں اور دفن کی نوبت تک نہ آئی ہو (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۳) پھر آپ نے دعا فرتے ہوئے کہا

اللهم خذ منى لعثمان حتى ترضى (مستدرک (ج ۳ ص ۱۰۲)

اے اللہ عثمان کے لئے مجھ سے اتنا کام لے لے تو آپ راضی ہو جائیں

ایک مرتبہ آپ سے حضرت عثمان کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا

إنى لأرجوا أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى فيهم ونزعنا مافى صدورهم من غل إخوانا على سرر متقبلين (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۳)

میں امید کرتا ہوں کہ میں اور عثمان ان لوگوں میں ہوں گے جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان کے دلوں سے کینہ کو کھینچ لیا ہے اور وہ بھائی بھائی بن کر جنت میں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔۔

یہ بات آپ نے منبر پر خطبہ میں بھی ارشاد فرمائی تھی

یا ایہا الناس انکم تکثرون فی عثمان وان مثلی ومثلہ کما قال اللہ تعالی ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقبلین یاایہا الناس ھذہ لنا خاصۃ لعن اللہ قتلۃ عثمان (ریاض ج ۳ ص ۴۸)

حضرت مولانا عاشق الہی میرٹھیؒ اس پر لکھتے ہیں

صحابہ کی باہمی جنگ و مخالفت در حقیقت ایک برادرانہ رنجش تھی کہ اجتہادی خطاسے اپنے کو حق پر سمجھ کر بدن سے لڑتے تھے مگر دل بالکل صاف اور بے غبار رہتے تھے جن میں نہ بغض تھا نہ عناد۔ اور اگر اخیر عمر تک کچھ بھی باقی رہے گا تو جنت میں جاتے وقت اللہ کے فضل اور صحبت محمدیہ کی برکت سے وہ نکال دیا جائے گا کہ جنت میں جاکر شیر و شکر بن جائیں گے خود لڑنے والوں کا تو یہ رنگ ہو اور ہم ایک طرف جھک کر فریق بندی کریں اور ان میں سے ایک سے بغض و دشنام کو ثواب سمجھیں بعینہ مدعی ست اور گواہ چست کا مصداق ہے (درر فرائد شرح جمع الفوائد ص ۳۰۷)

آپ فرماتے ہیں

کان عثمان خیرناوأوصلنا للرحم وأشدنا حیاء وأحسننا طھورا وأتقانا للرب عزوجل (ریاض ج ۳ ص ۲۷ ایضاص ۱۹۴)

حضرت عثمان ہمارے بہترین شخص تھے ہم سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہم سے زیادہ باحیاء اور ہم سے اچھے پاکیزہ اور ہم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے تھے

آپ کو حضرت عثمان کے ایمان پر فخر اور ناز تھا اور وہ آپ کو اس درجہ کا مؤمن کامل مانتے

Scanned with CamScanner

تھے کہ ان سے برات کرنے والوں کو بے ایمان کہتے تھے آپ نے ببانگ دہل فرمایا

من تبرء من دين عثمان فقد تبرء من الايمان والله ما أعننت على قتله ولا أمرت ولا رضيت (استیعاب ج۲ ص ۱۵)

نزال بن سبرۃ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضی سے حضرت عثمان غنی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان ایسی شخصیت ہیں جنہیں ملاء اعلی میں ذوالنورین کہہ کر یاد کیا جاتا ہے

قلنا لعلی حدثنا عن عثمان قال ذاك أمرء يدعى في الملاء الاعلى ذا النورين (ریاض ج ۳ ص ۱۶ اصابہ ج ۳ ص ۴۶۲) ختن رسول الله ﷺ على ابنتيه ضمن له رسول الله ﷺ بيتا فى الجنة (معرفۃ الصحابۃ ج۱ ص ۸۳) ذلك إمرو يدعى في السماء ذا النورين (تاریخ دمشق ج۱۶ ص ۱۲۱ فتح الباری ص ۶۷ ج ۷)

حضرت عثمان نے جب مسجد نبوی میں زمین میں اضافہ کیا اور مسجد کی تعمیر جدید کی تو حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے کیا خوب کام کیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ریاض ج ۳ ص ۴۹)

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت والے دن میں کمزور ہو گیا تھا اگر میں ان کی مدد کو دوڑ پڑتا تو میں کمزور نہ ہوتا (ایضا ص ۱۹۴)

آپ نے حضرت عثمان کی اہلیہ محترمہ اور آپ کی اولاد سے دلی تعزیت کی اور ان سے قاتلوں کے بارے میں پوچھا حضرت عثمان کی اہلیہ نے کہا میں اصل قاتلوں کو تو نہیں

Scanned with CamScanner

پہچانتی البتہ جو ان دونوں کو اندر لے کر آیا تھا میں انہیں جانتی ہوں اور وہ محمد ابی بکر ہے آپ نے محمد بن ابی بکر سے پوچھا تو اس نے کہا کہ حضرت عثمان کی اہلیہ سچ کہتی ہیں میں گھر میں آپ کو شہید کرنے کے ارادہ سے گھر میں گیا ضرور تھا لیکن جب انہوں نے میرے والد کا ذکر چھیڑا تو میں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور اللہ کے حضور توبہ کی نہ میں نے انہیں پکڑا اور نہ انہیں شہید کیا آپ نے حضرت نائلہ سے پوچھا کہ کیا بات یہی ہے تو انہوں نے کہا کہ اتنی بات تو سچ ہے البتہ یہ دونوں قاتلوں کو اندر لایا تھا (تاریخ ص ۱۶۶)

حضرت علی مرتضٰی کے ان بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ آپ کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ حضرت علی آپ کے قتل پر خوش تھے کیونکہ انہوں نے اہل بیت کے حقوق غصب کئے تھے وہ جھوٹ کہتے ہیں حضرت علی مرتضٰی کے مذکورہ بیانات رافضی گروہ کے اس عقیدہ کی کھلی تردید ہیں

☆...... حضرت امام حسنؓ بن علیؓ کا بیان

ایک مرتبہ جناب قرظ نے حضرت سیدنا حسنؓ سے پوچھا کہ حضرت عثمان کو کس جرم میں شہید کیا گیا؟ آپ نے فرمایا ﴿ قتل مظلوما ﴾ ان کا کوئی قصور نہ تھا آپ کو ظلما شہید کیا گیا ہے (تاریخ مدینہ ج ۴ ص ۱۴۵)

حضرت امام حسن کے بیٹے کے سامنے جب حضرت عثمان کی شہادت کا ذکر آیا تو آپ رو پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی آنسو سے تر ہو گئی (ریاض ج ۳ ص ۸۰)

اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی کے دل میں حضرت عثمان کی کس قدر عظمت تھی حضرت حسن آپ کے پہرہ دار تھے اور آپ کے صبر و تحمل کے عینی گواہ

Scanned with CamScanner

تھے آپ حضرت عثمان کی حفاظت ودفاع کرتے ہوئے زخمی بھی ہوئے تھے اور انہیں
کنانہ انہیں اٹھا کر گھر لائے تھے آپ جانتے تھے کہ ان کے خالو حضرت عثمان کس قدر
مزاج اور رضا و تسلیم کے پیکر مجسم ہیں

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان

آپ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں خلفائے راشدین کے بعد افضل ترین مح
سمجھے گئے ہیں آپ سابقین اولین اور علم کے اونچے ترین مقام پر فائز تھے حافظ ابن تیمیہ آ
کے بارے میں لکھتے ہیں کان من أجلاء الصحابة و اکابرهم ...... وهو من الطب
الاولی من علماء الصحابة (فتاوی ج ۴ ص ۵۳۱) آپ کو آپ حضرت عثمان
شہادت سے قبل (۳۲ھ میں) وفات پا چکے تھے مگر آپ نے الہام الٰہی اور نبی کی دی پیشگو
سے جان لیا تھا کہ آپ شہید ہوں گے اس وقت آپ نے کہا تھا

لئن قتلوا عثمان لا یصیبوا منه خلفا (ازالۃ ج ۴ ص ۳۵۸
المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۴۲)

اگر انہوں نے آپ کو شہید کر دیا تو پھر ان کا جانشین انہیں نہیں ملے گا

آپ کو حضرت عثمان کے ساتھ ایک فقہی مسئلہ میں اختلاف تھا مگر آپ نے حضرت عثما
کی متابعت کی تو آپ سے کسی نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا جبکہ آپ اس مسئلہ کے خلاف
بیان کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا

لکن عثمان امام أو أخالفه والخلاف شر (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۸۴)

لیکن حضرت عثمان امام ہیں کیا میں ان کی مخالفت کروں اور ایسا کرنا شر ہے

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عثمان کو بر سر عام امام کہا سو اگر غیر نبی کو امام کہنا جائز نہ ہوتا تو آپ ہی بتائیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کبھی حضرت عثمان کو امام کہتے ؟ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان اپنے دور میں علم کے بڑے اونچے مقام پر تھے حضرت الاستاذ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کسی کا علمی مقام معلوم کرنا ہو تو یہ دیکھ لیا کرو کہ وقت کے دوسرے اہل علم ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ (او کما قال) حضرت عبداللہ ابن مسعود کا علمی مقام کس سے پوشیدہ ہے آپ کا حضرت عثمان کو امام کہنا بتاتا ہے کہ حضرت عثمان کی علمی پرواز بھی بڑی بلند تھی

حضرت عبداللہ ابن مسعود کے بیان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی جگہ امام مجتہد موجود ہو اور وہ بڑا بھی ہو تو پھر ان کے پیچھے چلنا کوئی عیب کی بات نہیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام شافعی نے یہ بات حضرت عبداللہ ابن مسعود سے لی جب آپ امام ابو حنیفہ کے مزار پر گئے تو آپ نے قنوت کر دیا تھا اور لوگوں کے پوچھنے پر کہا اس صاحب قبر یعنی امام ابو حنیفہ کے علم و ادب کے احترام میں تأدبا مع صاحب هذا القبر (الخیرات الحسان ص ۱۴۹) پھر یہ بات کس سے مخفی ہوگی کہ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام ابو حنیفہؒ کو فقہاء کا سر تاج سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ

من أراد الفقه فهو عيال على أبي حنيفة (الانتقاء ص ۱۳۶ الابن عبد البر)

فقہ کا چاہنے والا امام ابو حنیفہ کا خوشہ چین ہے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود اپنی حیات تک حضرت ذی النورین کے مقام بلند کے قائل رہے اور ان پر اعتراض و انکار سے کنارہ کش تھے (ج ۴ ص ۳۹۳)

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کا بیان

آپ حضور ﷺ کے رازداں صحابی کے طور پر معروف تھے حضور ﷺ نے بہت سی راز باتیں آپ کو بتائیں تھی آپ سے جلیل القدر صحابہ نے حدیث کی روایت کی ہے آپ اس سال (۳۵ھ میں) فوت ہوئے جس سال حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تھی آپ حضرت عثمان کے بارے میں فرماتے ہیں

سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کا قتل اور سب سے آخری فتنہ خروج دجال ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شخص جس کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی حضرت عثمان کا قتل پسند ہے اس نے اگر دجال کا دور پایا تو وہ اس کی پیروی کئے بغیر نہ مرے گا اور اگر اس نے وہ دور نہ پایا تو وہ اپنی قبر میں بھی اس پر ایمان لائے گا (ریاض ج ۳ ص ۸۱ البدایہ ج ۷ ص ۱۹۲)

آپ فرماتے ہیں

اللهم ان كان قتل عثمان خيرا فليس منه نصيب وان كان قتله شر فانی منه بری ء والله لئن كان قتله خيرا ليحلبنها لبنا ولئن كان قتله شرا ليمصن بها دما (طبقات ج ۳ ص ۶۱)

اے اللہ اگر عثمان کا قتل کوئی اچھا قدم ہے تو میرا اس میں کچھ حصہ نہیں اور اگر ان کا قتل برا ہے تو میں اس سے بری ہوں اور خدا کی قسم اگر ان کا قتل اچھا ہے تو وہ اس سے دودھ دوہیں گے (یعنی کامیابی ان کا قدم چومے گی) اور اگر آپ کا قتل برا کام ہے تو اس سے خون چوسیں گے

ابو عثمان النہدی کہتے ہیں کہ یہی بات حضرت ابو موسی الاشعری نے بھی فرمائی تھی

Scanned with CamScanner

ان قتل عثمان رضی الله عنه لو كان هدى احتلبت به لبنا ولكنه كان ضلالا فاحتلبت به دما (تاریخ المدینۃ ج ۴ ص ۲۴۵ للشیخ النمیری البصری)

تاریخ گواہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کی تلوار ایک دوسرے پر بے نیام ہوئی اور انہی کا خون ہر جا بہتا رہا

حضرت حذیفہ سے کسی نے کہا کہ حضرت عثمان کو جو لوگ قتل کریں گے وہ کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا آگ میں۔ انہوں نے پوچھا خود حضرت عثمان کہاں ہوں گے۔ فرمایا واللہ وہ جنت میں ہوں گے (ازالہ ج ۴ ص ۳۵۸)

حضرت حذیفہ مرض الوفات میں تھے اور پاس بیٹھے ہوئے دو شخص آپس میں سرگوشی کر رہے تھے آپ نے ان سے پوچھا بتاؤ کیا بات ہے انہوں نے آپ کے اصرار پر بتایا کہ حضرت عثمان شہید کر دئے گئے ہیں آپ نے انا للہ پڑھا اور فرمایا

اے اللہ میں اس کام سے بالکل الگ ہوں اگر یہ کوئی اچھا کام ہے تو یہ ان کے لئے ہے جو اس وقت وہاں موجود تھے اور میں اس سے بری ہوں اور اگر یہ کام برا ہے تو ان کے لئے ہے جو وہاں موجود تھے اور میں اس سے بری ہوں آج دل بدل گئے ہیں اللہ کا لاکھ شکر جو مجھے فتنوں سے پہلے لے چلا ہے (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۲)

☆...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان

آپ ترجمان القرآن تھے حضور ﷺ نے آپ کے لئے علم و فقہ کی خصوصی دعا فرمائی تھی

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کے انتقال کے وقت آپ کی عمر تیرہ برس تھی آپ حضرت زید بن ثابتؓ کے
خصوصی شاگرد تھے آپ ۶۸ھ میں فوت ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ
لو اجتمع الناس على قتل عثمان لرمونا بالحجارة كما رمي قوم
لوط (فضائل الصحابۃ ج۱ ۵۶۳ للامام احمد۔ المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ص
۴۴۳ استیعاب ج ۳ ص ۸۴ ریاض ج ۳ ص ۸۱)
اگر خدانخواستہ عثمان کے قتل پر تمام لوگ متفق ہو جاتے تو پھر ان پر آسمان سے
اس طرح پتھر برسائے جاتے جس طرح قوم لوط پر مارے گئے تھے
ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا
لو ان الناس لم يطلبوا بدم عثمان لرجموه بالحجارة من السماء (
درر فرائد شرح جمع الفوائد ص ۳۰۶)
اگر لوگ حضرت عثمان کے قصاص کا مطالبہ نہ کرتے تو آسمان سے ان پر پتھر برستے اور سب
سنگسار کر دئے جاتے
ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ نے آپ سے حضرت عثمان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا
اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے خدا کی قسم آپ بہترین مددگار اور نیک آدمی تھے
سحری کے وقت اٹھنے والے اور دوزخ کے تذکرہ کے وقت بہت زیادہ رونے
والے اور ہر نیکی کے لئے ہمہ وقت تیار اور ہر بخشش کے وقت بہت سبقت
کرنے والے تھے آپ حیادار اور وفادار تھے تبوک کے موقع پر جیش عسرت
تیار کرنے اور رسول اللہ ﷺ کے داماد تھے اور جو شخص ان پر لعنت کرے اللہ
تعالیٰ قیامت تک اس پر لعنت کرنے والوں کی لعنت ڈالتا رہے (مروج الذھب

Scanned with CamScanner

للسعودی ج ۳ ص ۷۹)۔

☆...... حضرت زید بن ثابتؓ کا بیان

آپ حضور ﷺ کے بڑے صحابہ میں سے ایک تھے اور آپ کو کاتب وحی ہونے کا شرف حاصل تھا حضرت عبداللہ بن عباس جیسی علمی شخصیت نے آپ سے قرآن پڑھا تھا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر دونوں کو آپ پر بڑا اعتماد تھا

جس دن حضرت عثمان کی شہادت ہوئی اور اس کی خبر حضرت زید بن ثابت کو ملی تو آپ بہت روئے تھے (ازالۃ ج ۴ ص ۳۵۹)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان

آپ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور حضرت عمر کے صاحبزادے ہیں اتباع سنت میں آپ کا مقام بہت بلند رہا ہے آپ فرماتے ہیں

عثمان خیرنا واعلمنا (موسوعۃ آثار الصحابۃ ج ۲ ص ۲۳)

حضرت عثمان ہم سب میں بہترین اور ہم میں زیادہ علم والی شخصیت تھی

☆...... حضرت سعید بن زیدؓ کا بیان

آپ سادات صحابہ میں سے تھے اور سابقین اولین میں سے ہوئے آپ ان دس خوش قسمت حضرات میں سے تھے جن کا نام لے کر حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے آپ

Scanned with CamScanner

حضرت عمر کے بہنوئی بھی تھے آپ کا انتقال ۵۱ ھ میں ہوا آپ حضرت عثمان کی شہادت
کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اسے دیکھئے آپ فرماتے ہیں

لقد رایتنی وان عمر موثقی واختہ علی الاسلام قبل ان یسلم ولو ان
احدا ارفض للذی صنعتم بعثمان ابن عفان لکان محقوقا (صحیح بخاری
ج ا ص ۵۴۵ ازالۃ ج ۷ ص ۱۹۴)

واللہ میں نے اپنی ذات کو دیکھا کہ عمر فاروق قبل اس کے کہ وہ اسلام لائے
مجھے اسلام پر پختہ کرنے والا تھا اور اگر احد پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ کر تم پر
گر جائے اس فعل کی وجہ سے جو تم سے عثمان کے لئے سرزد ہوا تو تم اس کے
مستحق ہو

ایک شخص نے حضرت سعید بن زید سے کہا کہ عثمان مجھے اچھے نہیں لگتے میں ان سے بغض
رکھتا ہوں آپ نے فرمایا

تیرا ناس ہو گیا تو ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے جو جنتی ہے (ریاض ج ۳ ص ۳۵)

☆...... حضرت ابوذر غفاریؓ کا بیان

آپ حضور ﷺ کے عظیم القدر اور زاہد صحابہ میں سے تھے آپ کو حضرت عثمان کی بعض
باتوں اور کاموں سے اختلاف رہا مگر آپ نے کبھی ان کی تنقیص اور توہین نہیں کی وہ ہمیشہ
آپ کو امیر المؤمنین مانتے اور کہتے رہے آپ ۳۲ ھ میں انتقال کر گئے آپ کے دل میں
حضرت عثمان کی کس قدر عظمت تھی اسے دیکھئے آپ فرماتے ہیں

لو أمرنی عثمان أن أمشی علی رأسی لمشیت (ازالۃ ج ۴ ص ۳۶۰)
اگر حضرت مجھ کو یہ حکم دیں کہ میں سر کے بل چل کر آؤں تو میں ان کے حکم

Scanned with CamScanner

کی تعمیل میں کبھی پیچھے نہ رہوں گا

☆...... حضرت ابوہریرہؓ کا بیان

حافظ الحدیث حضرت ابوہریرہ حضور ﷺ کی احادیث کے سب سے بڑے حافظ اور راوی ہیں آپ اصحاب صفہ میں سے تھے آپ کو حضور ﷺ کی خصوصی دعا کا شرف حاصل ہوا تھا آپ دن رات حضور ﷺ کی حدیث کی نشر و اشاعت میں ہی مصروف رہے اور دور دور سے لوگ آپ سے حدیث سننے کے لئے آتے تھے علم حدیث میں آپ کے شاگردوں کی تعداو آٹھ سو سے زیادہ ہے ۵۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا آپ کا حضرت عثمان کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا آپ بلوائیوں کے مقابلے میں حضرت عثمان کی حمایت میں اٹھے تھے مگر امیر المؤمنین نے انہیں روک دیا تھا آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے (ازالہ ج ۴ ص ۳۵۹) اور قسم کھا کر کہتے تھے کہ آپ کو ناحق قتل کیا گیا ہے (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۶۱) آپ جب بھی حضرت عثمان غنی کی شہادت کا ذکر فرماتے تو آپ رو پڑتے تھے

انه کان اذا حدث ماصنع بعثمان رضی الله بکی

(سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۳۵)

☆...... حضرت زبیر بن عوام کا بیان

آپ کو حضور ﷺ کے حواری ہونے کا شرف ملا آپ ان دس خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کا نام لے کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جنتی ہیں آپ حضور ﷺ کی پھوپھی

Scanned with CamScanner

کے بیٹے اور حضرت خدیجہ کے بھتیجے ہیں اللہ تعالی نے آپ پر سلام بھیجا اور حضرت جبرئیل نے بھی آپ کو سلام کہا ہے آپ بڑے جری اور نڈر صحابی تھے اسلام کی حمایت ونصرت میں آپ کا سارا بدن زخمی ہوا ہے حضور ﷺ کو آپ سے بڑا پیار تھا اور آپ بھی حضور ﷺ پر دیوانہ وار فدا رہتے تھے ٦٦ سال کی عمر میں ٣٦ھ میں ابن جرموز کے ہاتھوں آپ کی شہادت ہوئی حضرت علی کو جب اس کا پتہ چلا تو فرمایا کہ ان کے قاتل کو جہنم کی بشارت دو آپ بڑے متقی اور اعلی اخلاق والے تھے آپ کو جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ نے انا للہ پڑھا اور کہا اللہ عثمانؓ پر رحم کرے اور ان کا مددگار رہے جب آپ سے کہا گیا کہ اب لوگ پشیمان ہورہے ہیں تو آپ نے فرمایا اب اس پشیمانی کا کیا فائدہ انہوں نے سازش رچائی اور جو وہ چاہتے تھے وہ پورا نہیں ہو سکا اب تو ان کے لئے ہلاکت ہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

فلا یستطیعون توصیة ولا الی اھلھم یرجعون (پ ۲۳ یس)

پھر نہ ہو سکے گا کہ کچھ کہہ ہی مریں اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جا سکیں گے۔

☆...... حضرت سمرة بن جندبؓ کا بیان

آپ حضور ﷺ کے کثیر الروایۃ صحابی ہیں محمد بن سیرین (۱۱۰ھ) کہتے ہیں کہ آپ صدوق الحدیث تھے اور فرماتے ہیں کہ آپ کو اسلام اور مسلمان بہت عزیز تھے اللہ تعالی نے آپ کو بڑا مقام عطا فرمایا تھا آپ نے ۵۸ھ میں وفات پائی آپ کہتے ہیں

إن الاسلام كان فى حصن حصين وإنهم ثلموا فى الاسلام ثلمة عظيمة بقتلهم عثمان لا تنسد الى يوم القيامة (صواعق محرقہ ص ۱۱۲)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان کی شہادت سے پہلے اسلام ایک مضبوط قلعے میں تھا انہوں نے آپ کو شہید کر کے اسلام میں ایک عظیم شگاف پیدا کر دیا ہے جو قیامت تک پر نہ ہو سکے گا

☆......حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان

آپ فارس الاسلام ہیں آپ ایک رشتہ سے حضور ﷺ کے ماموں تھے (اسد الغابہ ج ۳ ص ۴۵۳) آپ مسلمانوں کی صف اول کے بزرگ تھے اور سابقین اولین میں آپ کا شمار ہوتا ہے حضور ﷺ نے آپ کا نام لے کر آپ کو جنت کی بشارت سنائی ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ نے میرے بارے میں چار آیات نازل کی ہیں (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۸۱) آپ مستجاب الدعوات اور بڑی فضیلتوں کے حامل تھے جہاد میں آپ کی بے مثال خدمات ہیں اور راہ خدا میں تیر چلانے والے آپ پہلے آدمی ہیں آپ کی اسی سال کی عمر میں ۵۵ھ میں وفات پائی تھی آپکو جب حضرت عثمان کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی

الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا (الکھف ۱۰۰)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش اس دنیا کی زندگی ہی میں بے کار گئی حالانکہ ان کا خیال تھا کہ وہ ایک اچھا کام کر رہے ہیں

پھر آپ نے دعا فرماتے ہوئے کہا

اے اللہ تو حضرت عثمان کے قاتلوں کو اپنے اس عمل میں پشیمان بنا دے اور پھر ان سب کو اپنی گرفت میں لے لے (طبری ج ۳ ص ۴۰۱)

Scanned with CamScanner

☆......حضرت عبداللہ سلام کا بیان

حضرت عبداللہ بن سلام صحابی رسول ہیں اور سابقہ آسمانی کتابوں کے بڑے عالم اور ماہر تھے

آپ نے باغیوں کو مخاطب کر کے کہا

عثمان کو قتل نہ کرنا ان سے تعرض نہ کرنا اگر تم ان تعرض نہ کرو گے تو وہ کچھ عرصہ میں دنیا سے چلے جائیں گے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا (ازالۃ ج ۴ ص ۳۵۹)

ابو الملیح کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا مگر اس کے بدلے میں ستر ہزار قتل ہوئے اور کوئی نبی کا خلیفہ قتل نہیں کیا گیا مگر اس کے بدلے میں پینتیس ہزار قتل کئے جاتے ہیں

(طبقات ج ۳ ص ۶۱ ریاض ج ۳ ص ۶۲)

آپ نے فرمایا کہ

حضرت عثمان کو شہید نہ کرو اللہ کی قسم اگر تم نے ان کا خون بہایا تو تمہیں اللہ کی لعنت کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۸۱)

حضرت انس بن مالک کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بھی یہ بات بیان فرمائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا

اللہ کے پاس ایک تلوار ہے جو اس نے عثمان کی زندگی تک نیام میں بند کر رکھی ہے جب عثمان کو شہید کر دیا جائے گا تو اللہ اس تلوار کو بے نیام کر دے گا اور پھر اسے قیامت تک نیام میں نہیں کرے گا (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵ صواعق محرقہ ص ۱۱۰)

Scanned with CamScanner

آپ سے پوچھا گیا کہ سابقہ کتابوں میں حضرت عثمان کا ذکر کس طرح ملتا ہے آپ نے فرمایا

نجده أميرا يوم القيامة على القاتل والخاذل (طبقات ج ۳ ص ۶۰)

ہم انہیں قیامت کے دن ان کے قاتلوں اور ان کے ساتھ ذلت سے پیش آنے والوں پر امیر پائیں گے

ایک دوسری روایت میں قاتل اور آمر کے الفاظ ہیں (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۰۹)

☆...... حضرت ابو بکرہ کا بیان

آپ کا نام نفیع بن حرث ہے آپ اپنے نام کی بہ نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہیں اور آپ فضلاء صحابہ میں سے ہوئے ہیں آپ کہتے تھے کہ مجھے حضور علیہ السلام کے مولی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ فرماتے ہیں

لان أخر من السماء إلى الارض أحب إلى من أن أشرك فى قتل عثمان (البدایہ ج ۴ ص ۱۹۴)

مجھے آسمان سے زمین پر گر جانا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں حضرت عثمان کے قتل میں شریک ہوں۔

☆...... حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا بیان

آپ حضور علیہ السلام کے پھوپھی زاد بھائی حواری رسول حضرت زبیر بن عوام کے صاحبزادے ہیں حضرت عبداللہ کی ولادت پر صحابہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا تھا حضور علیہ السلام نے ان کے منہ میں کھجور چبا کر ڈالی تھی اور انہیں آٹھ سال کی عمر میں شرف بیعت سے مشرف کیا تھا آپ

Scanned with CamScanner

نے حضور علیہ السلام کا خون پی لیا تھا اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں آگ نہ چھوئے گی
آپ بڑے بہادر اور شجاع تھے آپ سے تمام کتب صحاح میں احادیث مروی ہیں آپ
حضرت عثمان کے قاتلین کے بارے میں فرماتے ہیں
اللہ تعالیٰ قاتلین عثمان کو غارت و برباد کرے وہ لوگ چوروں کی طرح علاقے کی پچھلی جانب
سے داخل ہوئے ان میں سے وہی لوگ بھاگنے میں کامیاب ہوئے جو راتوں رات بھاگ
گئے تھے اور مسلمانوں کو خبر نہ ہو سکی مدینہ میں رہنے والے حضرات کو یہ بات معلوم نہ
ہو سکی کہ یہ لوگ حضرت عثمان کو شہید کرنا چاہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ
حضرت عثمان کو شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے (المنتقی ص ۵۸۳ اردو)

☆...... حضرت حسان بن ثابتؓ کا بیان

آپ حضور علیہ السلام کے شاعر صحابی ہیں آپ حدیث کے راوی ہیں اور اجلہ تابعین آپ سے
روایت کرتے ہیں آپ نے جب کافروں کی باتوں کا اشعار میں جواب دیا تو حضور علیہ السلام اس
پر خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ ان کی روح القدس سے مدد فرما آپ نے طویل عمر پائی
تھی آپ نے ۴۰ھ یا ۵۰ھ میں وفات پائی تھی آپ کو حضرت عثمان کی شہادت کا گہرا دکھ تھا
حضرت عثمان جب مدینہ ہجرت کر کے آئے تو ان کے بھائی کے گھر مقیم رہے اور اسی
وقت سے ان دونوں کے درمیان بہت دوستانہ تعلق رہا آپ ہمیشہ ان کے مناقب بیان
کرتے رہے آپ نے حضرت عثمان کی شہادت پر بڑے رقت آمیز مرثیے کہے ہیں ان میں
سے چند ایک کا ترجمہ درج ذیل ہے آپ فرماتے ہیں
تم نے اس دین دار کے بارے میں کیا ارادہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نے اس

Scanned with CamScanner

لمبائی میں کٹے ہوئے چمڑے میں برکت ڈال دی ہے تم نے اللہ کے دوست کو
اس کی گھر کے وسط میں قتل کیا ہے اور تم نے ایک ظالمانہ اور ناجائز کام کا
ارتکاب کیا ہے تم نے اللہ کے عہد کا کیوں خیال نہیں رکھا تم نے حضور ﷺ
کے ساتھ کیۓ وعدوں کا کیوں پاس نہیں کیا؟ کیا تم میں کوئی بہادر اور ہر مجلس
میں عہد کا پورا کرنے والا نہیں ہے؟ ان لوگوں کے عہد کبھی کامیاب نہ ہوں
جنہوں نے حضرت عثمان جیسے راستباز کے قتل پر باہم اتفاق کر لیا

ایک مرتبہ آپ نے کہا

جسے موت کی گردش خوش کرے جس کا کوئی مزاج نہیں ہو تا وہ حضرت عثمان
کے گھر میں اس جگہ آئے جہاں شیر بکثرت ہیں جو لوہے کے ہتھیاروں کو جمع
کرنے والے ہیں انہوں نے ناک پر تلواروں کے نشان لگائے ہیں جنہوں نے
اپنے بدنوں کو سجایا ہے انہوں نے ایک بوڑھے کو قتل کر دیا ہے جس کے سجود کی
کیفیت یہ تھی کہ وہ تسبیح کرتے اور قرآن پڑھتے رات گذار دیتا تھا میری ماں
اور اسکے بچے تم پر فدا ہوں صبر کرو بعض اوقات شر میں صبر کرنا فائدہ دیتا ہے
جب تک میں زندہ ہوں اور میرا نام حسان ہے میں ان سے تعلق رکھتا ہوں خواہ
غائب ہوں یا حاضر ہوں اور تم جلد ہی ان کے گھروں میں اللہ اکبر اور قصاص
عثمان کا شور سنو گے کاش مجھے معلوم ہوتا اور کاش مجھے پرندے خبر دیتے کہ
حضرت علی اور عثمان ابن عفان کا کیا حال ہے (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۶)

آپ ان لوگوں کو جو یہ مطالبہ کرتے تھے کہ حضرت عثمان کی جگہ کسی اور کو لاؤ اور ان کو بدل
دو مخاطب کر کے کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

قلتم بدل فقد بدلکم سنة حری وحربا کاللهب

مانقتم من ثیاب خلفة وعبید و اماء و ذھب

تم لوگوں نے کہا (حضرت عثمان کو) بدل دو پس ان لوگوں نے گھٹیا طریق اور شعلہ کی مانند جنگ بدلے میں دی تم نے بچے کھچے کپڑوں غلاموں اور لونڈیوں اور سونے سے برا نہیں منایا

☆.....ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے تاثرات

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ حضور ﷺ کی محبوب زوجہ مطہرہ اور مؤمنین کی ماں ہیں آپ حضور ﷺ کی بہت سی احادیث کی راوی ہیں صحابہ اور تابعین کی بڑی تعداد نے آپ سے علم کا فیض پایا ہے اللہ تعالی نے قرآن میں آپ کی برات اتاری اور آپ کے خلاف بولنے والوں کو سخت وعید سنائی ہے آپ نے ۵۸ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع آپ کی آرامگاہ ہے

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان تو مظلوما شہید کئے گئے ہیں اور ان کے قاتلوں پر اللہ کی لعنت ہو قتل مظلوما لعن اللہ قتلتة (تاریخ دمشق ج۱۶ص ۲۶۲) (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۶)

آپ نے فرمایا کہ

تم نے حضرت عثمان کو برتن کی طرح چوس لیا ہے پھر تم نے اسے قتل کر دیا ہے (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۵) تم نے اسے میل سے صاف کپڑے کی طرح چھوڑ دیا اور پھر اسے قتل کر دیا۔ تم نے اسے قریب کیا پھر مینڈھے کی طرح

اسے ذبح کر دیا (ایضا)

اس میں کوئی شک نہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ جس طرح بعض مسائل و معاملات میں صحابہ کرام پر نقد کرتی تھی اسی طرح جب آپ کو حضرت عثمان کے بارے میں لوگ کہتے تو آپ حضرت عثمان پر بھی نقد کرتی تھیں لیکن جب آپ پر حقیقت واضح ہو جاتی اور پتہ چلتا کہ بات وہ نہیں ہے جو آپ کے متعلق کہی جارہی ہیں تو پھر آپ نے ان پر کبھی تنقید نہیں کی اور خاموش ہو گئیں اس سے یہ سمجھنا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان سے ناراض تھیں یا معاذ اللہ آپ کے قتل ہو جانے پر راضی تھیں کسی طرح صحیح نہیں آپ نے بر سر عام قاتلین عثمان پر لعنت بھیجی ہے اور پھر یہ بات کسے معلوم نہیں کہ آپ حضرت عثمان کے خون کا مقدمہ لے کر اٹھیں اور کہا کہ میں مسلمانوں کو لے کر اس لئے نکلی ہوں کہ جن ظالموں نے امام المسلمین اور امیر المؤمنین کو ناکردہ قتل کیا ہے اور ان کے گھر میں لوٹ مار مچائی ہے ان ظالموں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے تم ہمارا ساتھ دو یہ لوگ اللہ اور اس کی رسول کی نگاہ میں لعنت کے مستحق ہیں (تاریخ طبری ج ۴ ص ۴۶۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کو جب حضرت عثمان کی شہادت کا پتہ چلا تو آپ کو بہت رنج ہوا آپ نے حضرت عثمان کے قاتلوں کے بارے میں کہا

یہ لوگ دھوکہ باز ہیں جو اصلاح کے نام پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے دل کا غیظ و غضب نکالا (طبری ج ۳ ص ۴۵۷)

حضرت عثمان کی شان اور ان کی مدافعت و حمایت میں آپ کے بیان کا ایک **نمونہ ملاحظہ** فرمائیں آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان بن عفان پر لوگ اتہامات لگاتے تھے اور ان کے گورنروں کو مجرم گردانتے تھے یہ لوگ ہمارے پاس مدینہ آتے اور حضرت عثمان کی حالت بیان کر کے ان کے بارے میں ہم سے مشورہ مانگتے تھے ان کی ظاہری باتوں سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ لوگ اصلاح کے طلب گار ہیں لیکن جب حالات کی چھان بین کی جاتی تو ہمیں حضرت عثمان نہایت متقی اور ان الزامات سے بری الذمہ نظر آتے اور وہ لوگ جو ان کی شکایات کرتے تھی وہ تقویٰ اور نیکی کے بھیس میں فاجر و کذاب نظر آتے ان کا ظاہر کچھ ہوتا اور باطن کچھ اور ہوتا ان لوگوں نے جب اس طرح دھوکہ اور فریب سے قوت جمع کر لی تو مدینہ پہنچ کر حضرت عثمان کو ان کے گھر میں محصور کر لیا اور انہیں شہید کر کے ایک ایسے خون کو حلال کیا جس کا کرنا ان کے لئے حرام تھا اور اس مال کو لوٹا جس کا لینا ان کے لئے حرام تھا اور بغیر کسی وجہ کے انہوں نے مدینۃ الرسول ﷺ کی بے حرمتی کا ارتکاب کیا ہے اور جس چیز کے وہ طلب گار ہیں وہ تمہارے لئے مناسب نہیں تمہیں چاہئے کہ تم حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص لو اور اللہ کے حکم کو قائم کرو (طبری ج ۳ ص ۴۷۶)

حضرت عائشہ صدیقہ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ سیدنا حضرت عثمان ذی النورین کو برا بھلا کہہ رہے ہیں تو آپ سخت ناراض ہوئیں اور فرمایا کہ جو لوگ حضرت عثمان کو برا کہہ رہے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو انہیں کیا معلوم کہ حضور ﷺ کی نظر میں حضرت عثمان کا کیا مقام تھا خدا کی قسم ایک دن حضرت عثمان آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ اے عثمان اس وحی کو لکھو وہ کاتب وحی تھے

Scanned with CamScanner

یہ مقام ہر کسی کو نہیں ملا کرتا

لعن اللہ من لعنہ فواللہ لقد کان قاعدا عندنبی اللہ ﷺ وان رسول اللہ لمسند ظھرہ الی وان جبرئیل علیہ السلام لیوحی الیہ القرآن وانہ لیقوم اکتب یا عثیم فما کان اللہ لینزل تلک المنزلۃ الا کریما علی اللہ ورسولہ (تاریخ دمشق ج۱۶ ص۱۳۲)

☆...... حضرت ام سلیمؓ کا بیان

حضرت ام سلیم انصاریہ کو جب پتہ چلا کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے تو آپ نے انا للہ پڑھا اور کہا اب آپ کے قاتل اپنے کیے کا انجام لڑائی اور خون کی صورت میں دیکھیں گے یعنی آپ کی سہادت کے بعد خون خرابہ ہی نظر آئے گا اما انہ لم یجلبوا بعدہ الا دما (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۵)

☆...... حضرت عثمانؓ کے حق میں برزخی شہادت

حضرت زید بن خارجہؓ بدری صحابہ میں سے ہیں اللہ تعالی نے آپ کو بعد از موت کلام کا شرف دیا حضرت امام بخاری تاریخ میں لکھتے ہیں زید بن خارجۃ الخزرجی الانصاری شھد بدرا توفی زمن عثمان وھو الذی تکلم بعد الموت (البدایہ ج۶ ص ۱۵۷) انہ الذی تکلم بعد الموت (اصابہ ج۱ ص ۵۶۵ تہذیب ج ۳ ص ۴۱۰) علامہ ابن اثیر جزری (۶۳۰ھ) لکھتے ہیں وھذا زید ھو الذی تکلم بعد الموت فی اکثر الروایات وھو الصحیح (اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۵۴) حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) آپ کے بارے میں

Scanned with CamScanner

لکھتے ہیں قصة زيد بن خارجة وكلامه بعد الموت وشهادته بالرسالة لمحمد ﷺ وبالخلافة لأبى بكر الصديق ثم لعمر ثم لعثمان رضى الله عنهم (البدایہ ج۶ ص ۱۵۶) آپ حضرت عثمان کے عہد میں فوت ہوئے آپ نے انتقال کے بعد خلفائے ثلاثہ کی شان کس طرح بیان کی اسے دیکھئے حضرت سعید بن مسیّب تابعی کہتے ہیں

حضرت عثمان کے دور میں حضرت زید بن خارجۃ کا انتقال ہوا تو ان پر کپڑا ڈھانک دیا گیا تھوڑی دیر بعد لوگوں نے ان کے سینے سے ایک کرکڑاہٹ کی آواز سنی پھر انہوں نے بولنا شروع کردیا لوگوں نے یہ آواز سنی

فقال أحمد أحمد فى الكتاب الاول صدق صدق أبوبكر الصديق الضعيف فى نفسه القوى فى أمر الله فى الكتاب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوى الامين فى الكتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان على منهاجهم مضت أربع وبقيت سنتان أتت با لفتن واكل الشديد الضعيف وقامت الساعة وسياتيكم عن جيشكم خبر بئرأاريس ومابئر أريس ...... الخ (البدایہ ج۶ ص ۱۵۶ مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ ص ۱۶۲)

احمد احمد ہے اول کتاب میں سچ کہا سچ کہا...... ابوبکر صدیق اپنی ذات میں ضعیف اور اللہ کے کام میں قوی ہے یہ کتاب اول میں ہے سچ کہا سچ کہا۔ عمر بن خطاب قوی امین ہے کتاب اول میں سچ کہا سچ کہا۔ عثمان بن عفان ان کے طریقے پر ہے چار سال گزر گئے دو باقی رہ گئے فتنے آ لئے ہیں اور سخت کھا جائے گا کمزور کو اور قیامت قائم ہوگی۔ اور عنقریب تمہارے پاس تمہارے فوج کی خبر آئے گی

Scanned with CamScanner

اریس نامی کنواں کی خبر آئے گی اور تمہیں کیا خبر ہے کہ وہ اریس کنواں کیا ہے

امام مزی نے تہذیب میں بھی یہ واقعہ بیان کیا ہے (تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۴۱۱)

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ نے یہ بات فرمائی

عبدالله عثمان أمير المؤمنين العفيف المتعفف الذى يعفو عن ذنوب كثيرة خلت ليلتان وبقيت أربع (رياض ج ۳ ص ۵۱)

(نوٹ) حضرت زید بن خارجہ کے بیان میں اگلی کتاب سے مراد یا تو لوح محفوظ ہے یا تورات اور انجیل ہے۔ چار گزر گئے اور دو باقی رہ گئے سے مراد وہ سال ہیں جو امن و سکون سے گزرے اور بعد کے چھ سالوں میں بلاء و فتن بڑی تیزی سے رونما ہونے لگے تھے اور اریس ایک کنواں کا نام ہے اس کی خبر سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان کے ہاتھ سے ان کے دور خلافت کے آخر میں حضور ﷺ کی وہ انگوٹھی گر گئی تھی جو آپ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کے پاس رہی ان کے انتقال کے بعد حضرت عمر فاروق کو ملی ان کے بعد حضرت عثمان غنی کو یہ شرف ملا اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا آپ کے حکم سے تمام کنواں چھان ڈالا گیا مگر وہ انگوٹھی نہ مل سکی اس انگوٹھی کے کھو جانے کا آپ کو بہت افسوس تھا اور اس کے بعد سے انتظام خلافت بڑا متاثر ہوا تھا شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ (۱۵۰۲ھ) لکھتے ہیں

یہ انگوٹھی انگشتری سلیمان سے کچھ کم نہ تھی پھر اس کے گم ہو جانے سے کس قدر خرابی ہو سکتی ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا (ازالۃ ج ۱ ص ۳۶۴)

☆...... تابعین عظام کے بیانات

ائمہ تابعین نے حضرت عثمان کے فضائل و مناقب اور آپ کی اسلامی خدمات، نیز آپ کی

Scanned with CamScanner

مظلومانہ شہادت پر جو بیانات دئے ہیں حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ وہ بہت زیادہ ہیں آپ کہتے ہیں ہر دور میں حضرت عثمان غنی کے مناقب و فضائل بیان ہوتے رہے اور آپ کے قاتلوں پر لعنت ہوتی رہی اہل اسلام میں سوائے شیعہ کے کوئی بھی قاتلین عثمان سے ہمدردی نہیں رکھتا حضرت علی مرتضٰی کی طرح سب مسلمان ان ظالموں سے برات کا اعلان کرتے ہیں

حضرت ابو مسلم خولانی نے جب قاتلین عثمان کو دیکھا تو کہا کہ تم بہت بڑے مجرم ہو کیا تم اہل ثمود سے زیادہ گئے گزرے نہیں؟ آپ نے ان سے کہا

میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان کی طرح ہی ہو اللہ کے نزدیک اس کے خلیفہ کی عظمت اس کی اونٹنی سے زیادہ ہے (جنہیں قوم ثمود نے مار دیا تھا) حسن بصری کہتے ہیں کہ اگر حضرت عثمان کا قتل اچھا ہوتا تو امت اس سے دودھ دوہتی لیکن یہ ایک ضلالت و گمراہی تھی جس سے امت نے سوائے خون کے اور کچھ حاصل نہ کیا

حضرت امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں **كان قتل عثمان على غير وجه الحق** حضرت عثمان ظلماً شہید کئے گئے ہیں (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۶)

صحابہ کرام اور تابعین نیز ائمہ اسلام کے بیانات گواہ ہیں کہ حضرت عثمانؓ پر لگائی گئی چارج شیٹ غلط تھی آپ کو دن دھاڑے اپنے گھر میں ظلماً اس طرح شہید کیا گیا کہ آپ روزہ سے تھے قرآن کی تلاوت کر رہے تھے بھرپور دفاعی قوت رکھنے کے باوجود آپ نے مقابلہ کا میدان نہیں لگایا آپ نے جان دینا تو گوارا کر لیا مگر مدینہ منورہ کی عظمت قائم رکھی اور اس کے تقدس پر کسی طرح حرف نہ آنے دیا فرضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے المناک نتائج

حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت نے مسلمانوں کو کس افسوسناک اور المناک صورت حال سے دوچار کردیا یہ آپ پڑھ آئے ہیں آپ کی شہادت پر جو تلوار میان سے نکلی اس نے ہزاروں مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپایا اس حادثہ فاجعہ کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت علی مرتضیٰؓ بھی شہید کردئے گئے جنگ جمل میں صحابہ کرام خون میں نہلائے گئے جنگ صفین میں مسلمان فوجیں ایک دوسرے سامنے کھڑی ہوگئیں پھر بھی اس کی پیاس ٹھنڈی نہ ہوئی مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا دلوں میں نفرتیں پیدا ہوئیں اور جو امن و سکون مسلمانوں کو اس سے پہلے حاصل تھا اب وہ خوف وہراس بے چینی اور بدامنی میں بدل گیا اسلامی وحدت اور یکجہتی پارہ پارہ ہوگئی حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) نے ایک خاص انداز میں شہادت عثمان کا جائزہ لیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت پر خلافت خاصہ کا خاتمہ ہوگیا تھا۔

> حضرت عثمان ذو النورین کی شہادت سے جو تغیر ہوا اور اس کے جو مفاسد مرتب ہوئے وہ سب سے بڑھا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس تغیر کو زمانہ خیر و زمانہ شر میں حد فاصل قرار دیا ہے اور اپنے اشارہ کا مرجع اسی تغیر کو بنایا ہے بہت سی حدیثوں میں جو بہیات مجموعی متواتر ہیں اور اس تغیر سے خلافت خاصہ منتظمہ ختم ہوگئی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی حدیثوں میں اس کو صاف بیان کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بہت سی حدیثوں میں تینوں خلفاء

Scanned with CamScanner

کو ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں اور اگر تم غور سے دیکھو تو جہاں کہیں خلافت خاصہ منتظمہ بالفعل کا ذکر ہے وہاں تینوں خلفاء کا ذکر ایک ساتھ ہے اور جہاں کہیں خلافت خاصہ کا ذکر حضور ﷺ کے سامنے یا آپ کے پیچھے مہمات میں مداخلت کے ساتھ ہے وہاں صرف شیخین کا ذکر ہے حضرت عثمان کی شہادت سے وہ تینوں قرن جن کی خیریت کی شہادت دی گئی ہے ختم ہو گئے تیسرا قرن حضرت ذوالنورین کی خلافت کا زمانہ تھا جو قریب بارہ سال کے رہا ہے حضرت ذوالنورین کی روش میں بہ نسبت شیخین کے کچھ فرق تھا کیونکہ حضرت ذوالنورین کبھی عزیمت سے رخصت کی طرف اتر آیا کرتے تھے اور ان کے حکام بھی شیخین کے حکام کے مثل نہ تھے اور رعیت بھی ان کی ویسی مطیع نہ تھی جیسی حضرت صدیق اور حضرت فاروق کی مطیع تھی گو ویسی خشونت بھی رعیت کی طرف سے ظاہر نہیں ہوئی تھی اور مخالفت کی کیفیت دل وزبان سے ہاتھ اور ہتھیار کی طرف منتقل نہ ہوئی تھی مگر بعد پورے ہو جانے اس قرن کے۔ ان باتوں میں سوا مکابر کے کوئی نزاع نہیں ہو سکتا (ازالۃ ج ا ص ۵۸۶)

محقق العصر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان وحدت امت کا نشان تھے آپ مرتے دم تک وحدت امت کی فکر میں رہے جان تو دے دی مگر وحدت امت کو پارہ پارہ نہ ہونے دیا اور آپ گو کہتے رہے کہ میرے بعد تم سب ایک پلیٹ فارم پر نہ رہ پاؤ گے تاہم آپ کی آخری وقت کی دعا بھی وحدت امت کی تھی آپ کی شہادت نے سب سے پہلے جس بات کو متاثر کیا وہ وحدت امت تھا آپ لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

آپ کے بعد امت اعتقاداً نہیں امارۃ آپس میں مختلف ہوئی اور حالات اس طرح ترتیب پائے (۱) حضرت عثمان کے باغی خلیفہ راشد حضرت علی کے لئے ایک چیلنج بن گئے اور حضرت علی کو کہنا پڑا کہ یملکوننا ولا نملکھم ان کی بات ہم پر چلتی ہے ہماری بات ان پر نہیں چلتی

(۲) حضرت علی مرتضیٰ کی اس بے بسی پر حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ ان کا ساتھ چھوڑ گئے ان کا نظریہ یہ تھا کہ جو ظالوں پر قابو نہ پاسکے وہ قوت خلافت کس طرح رکھ سکتا ہے حضرت علیؓ نے اسے نقض بیعت قرار دیا تاہم معرکہ جمل میں وہ حالات کی نزاکت کو سمجھ گئے اور انہوں نے حضرت علیؓ سے مصالحت کرلی اور ان کی مخالفت سے دست کش ہوگئے لیکن مفسدین نے انہیں پھر بھی نہ چھوڑا

(۳) گورنر شام حضرت معاویہ اور فاتح مصر عمرو بن العاص نے اپنی بیعت کو ایسا معرض التواء میں ڈالا کہ حضرت علی ان کے خلاف چڑھائی پر مجبور ہوئے جنگ صفین دو حکموں کے تحکیم پر ختم ہوئی اور وہ کسی درجے میں بھی فیصلہ کن نہ ہوسکی

(۴) تحکیم کے نتیجہ میں مسلمانوں میں پہلا اعتقادی فتنہ اٹھا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ خوارج حضرت علی اور حضرت معاویہ دونوں کے خلاف اٹھے انہوں نے خلیفہ راشد حضرت علی کو شہید کردیا اور حضرت معاویہ کے خلاف ان کی سازش قتل ناکام رہی

امت میں یہ اختلافات کب اٹھے ؟ حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد اس

سے پوری دنیا نے جان لیا کہ حضرت عثمان واقعی وحدت امت اور اختلاف امت میں ایک تاریخی فاصلہ رہے ہیں حضرت عثمانؓ کا اپنے آخری وقت تک وحدت امت کا نشان بننا آپ کی خلافت کے برحق ہونے کی ایک کھلی تکوینی شہادت ہے (خلفائے راشدین ج ۲ ص ۹۲)

اور یہ بات خود حضرت عثمان نے بھی اپنے آخری وقت میں کہہ دی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے میرے خون سے اپنے ہاتھ رنگ لئے تو تمہاری وحدت ختم ہو جائے گی تم انتشار وخلفشار میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ آپ نے قسم کھا کر کہا۔

واللہ لئن قتلتمونی لا تتحابوا بعدی ولاتصلوا جمیعا أبدا ولاتقاتلوا بعدی عدوا جمیعا أبدا (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۰) لو قتلتمونی لا یتحابون بعدی ابدا (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۴۱)

خدا کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو تم آپس میں کبھی محبت سے نہ رہ پاؤ گے اور نہ اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی اکٹھے ہو کر دشمن کے ساتھ لڑ سکو گے۔

☆......ایک سوال اور اس کا جواب

حضرت عثمان غنی کی شہادت میں کیا کسی صحابی کا کوئی ہاتھ تھا؟ اور کیا ان میں سے کوئی ایک صحابی بھی ایسا تھا جو آپ کی شہادت سے کبھی راضی ہوا ہو؟

الجواب۔ حضور ﷺ کے صحابہ میں ایک صحابی بھی ایسا نہ تھا جس کے دل میں حضرت عثمان کے خلاف کوئی بوجھ ہو ان سب کو معلوم تھا کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو ہمیشہ نگاہ محبت وعزت سے دیکھا ہے اور آپ کے بارے میں بڑے فضائل ومراتب بیان فرمائے

اور اشاروں کنایوں میں آپ کے خلیفہ ثالث ہونے کی بشارت اور آپ کے شہید اور جنتی ہونے کی بشارت دی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ تو حضرت عثمان کو حق اور ہدایت پر بتائیں اور آپ کے اچھے ہونے کی گواہی دیں اور انہیں اپنے موقف پر استقامت سے رہنے کی تاکید فرمائیں اور دوسری طرف آپ کے صحابہ ان سب ارشادات کو بیک نظر مسترد کرتے ہوئے ان کے قتل میں شامل ہو جائیں جو لوگ صحابہ کو حضرت عثمان کے قتل میں شامل بتاتے ہیں اور انہیں اس گندگی میں ملوث کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ صحابہ کے نام پر حضرت عثمان غنی کو نشانہ طعن نا سکیں۔ استغفر اللہ العظیم...... امام ابو بکر بن العربی المالکی (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں

ان احدا من الصحابة لم يسع عليه ولا قعد عنه (العواصم ص ۱۴۳)

صحابہ میں سے کوئی بھی حضرت عثمان کی مخالفت میں آگے بڑھا اور نہ وہ آپ کی حمایت سے دست کش ہوئے

صحیح مسلم کے شارح اور محدث امام نووی (۶۷۶ھ) کھل کر لکھتے ہیں

لم يشارك في قتله أحد من الصحابة (نووی شرح مسلم ج۲ ص ۱۴۳)

حضرت عثمان کے خون میں کسی بھی صحابی کا کوئی ہاتھ نہ تھا

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

ومعلوم بالتواتر أن أهل الامصار لم يشهدوا قتله فلم يقتله بقدر من بايعه وأكثر أهل المدينة لم يقتلوه ولا أحد من السابقين الاولين دخل في قتله كما دخلوا في بيعته (منہاج ج۸ ص ۳۱۳)

آپ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

ان جماهیر المسلمین لم یامروا بقتله ولاشارکوا فی قتله ولا رضوا بقتله ...... خیار المسلمین لم یدخل منهم فی دم عثمان لا قتل ولا أمر بقتله وإنما قتله طائفة من المفسدین فی الارض من أوباش القبائل وأهل الفتن (ایضاج ۴ ص ۳۲۳)

علامہ ابوالشکور سالمی (۴۶۵ھ) التمہید میں لکھتے ہیں

ولم یکن معهم من الصحابة أحد فنقبوا جداره ودخلوا علیه وقتلوه مظلوما (التمہید ص ۱۶۴)

حضرت عثمان کے گھر گھسنے والوں میں کوئی بھی صحابی نہ تھا یہ دوسرے لوگ تھے جو دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گئے اور آپ کو ظلماً قتل کر دیا

مؤرخ شہیر حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

لیس فیه أحد من الصحابة (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۵ ص۔ ۱۹۸)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ لکھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ زیادتی کرنے والے مصری اور ان کے ساتھی تھے ان میں کوئی صحابی اور ان صحابہ کے پیچھے چلنے والا کوئی تابعی نہ تھا

قومے از مصریاں کہ نہ از بعد صحابہ بودند ونہ از تابعین لھم باحسان (قرۃ العینین ص ۱۴۳)

اس بارے میں سب سے زیادہ نام حضرت علی مرتضٰی کا لیا جاتا ہے اور بہت سے لوگ اپنے مذموم اپنے مقاصد کے تحت انہیں شہادت عثمان کا ذمہ دار بتاتے ہیں یہ بات بالکل غلط ہے بیشک بعض معاملات میں آپ کو حضرت عثمان کی پالیسی سے اختلاف ہوا اور آپ نے ان کی نشاندہی بھی کی تاہم آپ کو حضرت عثمان کی شہادت کا ذمہ دار بتانا حضرت علی مرتضٰی کی سیرت کو داغدار کرنا ہے آپ حضرت عثمان کی مدافعت کرنے والوں میں تھے اور اپنی ممکنہ

Scanned with CamScanner

حد تک آپ نے یہ کوشش بھی کی آپ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو آپ کی حفاظت پر مامور فرمایا آپ کے لئے پانی بھیجنے کا انتظام کیا ان کوششوں کے باوجود تقدیر الٰہی پوری ہوئی پھر جب آپ کو شہادت کی خبر پہنچی تو آپ رو پڑے اس پر سخت دکھ کا اظہار فرمایا اور قاتلوں سے کھلے عام اظہار برات کیا اور فرمایا کہ نہ میں نے کبھی اس کا حکم دیا تھا نہ میں ان کے اس عمل سے راضی ہوں خدا ان کو غارت و برباد کرے جنہوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا حضرت علی مرتضٰی کے یہ بیانات آپ پہلے پڑھ آئے ہیں

پیش نظر رہے کہ حضرت علی مرتضٰی کو شہادت عثمان کا ذمہ دار بتانے والے رافضی اور خارجی ہیں اور دونوں نے اپنے مذموم مقاصد کے تحت آپ کو اس میں رگیدنے کی کوشش کی ہے رافضی گروہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عثمان چونکہ مستحق قتل تھے اس لئے یہ سب کچھ حضرت علیؓ کے حکم سے ہوا تھا اور اس میں حضرت علی حق بجانب تھے اس لئے آپ نے حضرت عثمان کا دفاع کرنے کی زحمت تک گوارا نہ کی اودھ (انڈیا) کے ایک رافضی ملا حسین بخش کا یہ دلآزاریاں دیکھئے

> قتل عثمان قطعی کوئی جرم نہیں تھا بلکہ یہ تو اسلامی معاشرے کے اعلیٰ مقاصد کے عین مطابق تھا اور خود حضرت علی علیہ السلام عثمان کے دفاع کے لئے راضی نہیں تھے (امامت وملوکیت ص ۱۲۳)

جبکہ خارجی گروہ حضرت علیؓ کو بدنام کرنے کے لئے کہ آپ نے ایک مظلوم خلیفہ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے ہیں انہیں آپ پر قتل کا الزام لگانے میں کوئی حیاء نہیں آئی (استغفر اللہ) شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) ان دونوں کے بارے میں لکھتے ہیں

﴿ فكان أناس من محبي علي ومن مبغضيه يشيعو ن ذلك عنه فمحبوه

يقصدون بذلك الطعن على عثمان بانه كان يستحق القتل وأن عليا أمر بقتله ومبغضوه يقصدون بذلك الطعن على عليّ وأنه أعان على قتل الخليفة المظلوم الشهيد الذى صبر نفسه ولم يدفع عنها ولم يسفك دم مسلم فى الدفع عنه فكيف فى طلب طاعته وأمثال هذه الأمور التى يتسبب بها الزائغون على المتشيعين العثمانية والعلوية ﴾

(دیکھئے فتاوی ابن تیمیہ ج ۵ ۳ ص ۳ ۷ ۴)

جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی مرتضٰی کا دامن ان تمام آلائشوں سے پاک ہے جو آپ کی طرف رافضی اور خارجی لوگوں نے منسوب کرر کھا ہے

حضرت عثمان کا حضرت علی مرتضٰی اور آپ کے گھر والوں کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا آپ نے کبھی حضرت عثمان کی بد خواہی کی اور نہ آپ کی عزت واحترام پر کبھی کسی سے کوئی سودا کیا تھا آپ نے ہمیشہ ان کے فضائل ومناقب بیان کئے اور اپنے تمام معتقدین کو حضرت عثمان کے ادب واحترام کی تلقین وتاکید کی آپ حضرت عثمان کے خلاف بولنے والے کے سخت خلاف تھے اور ان سے کھلے عام برات اور لاتعلقی کا اعلان کرتے تھے آپ بار بار کہتے تھے کہ حضرت عثمان مؤمن کامل ہیں حضور ﷺ کے دہرے داماد ہیں اور اہل جنت میں سے ہیں آیئے ہم اس تعلقات کی بھی ایک جھلک دیکھیں

حضور خاتم النبیین ﷺ کی احادیث کی رو سے شہید اعظم سیدنا حضرت عثمان ذی النورین مبشر بالجنۃ...... مبشر بالشہادۃ...... رفیق مصطفیٰ...... مغبوط ملائکہ...... اور وصی رسول تھے۔ وصی رسول اسے کہتے ہیں جسے حضور ﷺ نے شخصا کسی خاص وصیت سے نوازا ہو حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو ایک وصیت کی تھی آپ نے اس کی وفا میں اپنی جان دے دی اور اس وصیت سے سر مو تجاوز نہ کیا۔

(حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کا ارشاد گرامی)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان اور اہل بیت نبوت

حضرت عثمان غنی کا حضور ﷺ کے گھرانہ کے ساتھ بہت قریب کا تعلق رہا ہے آپ حضور ﷺ کے ہاں حضرت علی مرتضیٰؓ سے پہلے دو مرتبہ دامادی کا شرف پا چکے ہیں اس بات سے شیعہ علماء کو بھی انکار نہیں کہ جب حضور ﷺ کو حضرت فاطمہ زہراءؓ کی شادی کے لئے رشتہ کی تلاش ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت علیؓ کو اس پر راضی کیا اور ان کے ساتھ بھرپور تعاون کا وعدہ کیا جب حضور ﷺ نے یہ رشتہ قبول کر لیا تو حضرت علیؓ کے لئے مہر کی رقم کا مسئلہ درپیش تھا آپ مالدار نہ تھے آپ کے پاس ایک زرہ تھی جسے آپ فروخت کرنے کے لئے نکلے راستہ میں حضرت عثمانؓ سے ملاقات ہو گئی اور جب آپ کو پتہ چلا کہ حضرت علیؓ مہر کے لئے یہ زرہ بیچ رہے ہیں تو آپ نے ان سے وہ زرہ چار سو اسی درہم میں خرید لی (زرقانی ج ۲ ص ۳) اور پھر وہ زرہ بھی حضرت علیؓ کو تحفہ میں دے دی حضرت علیؓ مرتضیٰ درہم اور اور زرہ دونوں لے کر حضور ﷺ کے پاس آئے اور جب آپ کو حضرت عثمانؓ کی اس نیکی کا پتہ چلا تو آپ نے حضرت عثمانؓ کو بہت دعائیں دیں حضرت علی مرتضیٰؓ کہتے ہیں

فاخبرته بما كان من امر عثمان فدعا له بخير (کشف الغمہ ج ا ص ۴۸۵)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے دل میں حضرت علیؓ کے لئے کس قدر محبت تھی آپ نے نہ صرف یہ کہ حضرت علیؓ سے وہ زرہ ایک بھاری قیمت میں خریدی بلکہ پھر وہ زرہ بھی آپ کو دے دی آپ چاہتے تو حضرت علیؓ سے زرہ خریدے بغیر بھی یہ رقم دے سکتے

Scanned with CamScanner

تھے مگر آپ یہ پسند کرتے تھے کہ حضرت فاطمہ کا مہر حضرت علیؓ کے اپنے مال سے ادا کیا جائے یہ احترام اہل بیت ہے اگر حضرت عثمانؓ کے دل میں حضرت علیؓ کے بارے میں کوئی بوجھ ہوتا تو آپ ہی بتائیں کیا حضرت عثمان حضرت علیؓ سے اس طرح محبت سے پیش آتے اور حضرت فاطمہؓ اور اہل بیت نبوت کے احترام میں یہ ادا اختیار کرتے۔

حضور علیہ السلام کے گھرانہ میں کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو آپ گھر کی ضرورت پوری کرنے میں ہمیشہ خوشی محسوس کرتے تھے آپ کے حضرت علیؓ کے ساتھ تعلقات بہت اچھے رہے اور انہیں بھی کسی چیز کی ضرورت پیش آتی تو آپ اسے پورا کرنے میں کبھی پیچھے نہ رہتے ایک مرتبہ حضرت علیؓ ایک سواری پر آئے حضور علیہ السلام نے انہیں سواری پر دیکھا تو پوچھا کہ یہ سواری کہاں سے ملی ہے آپ نے کہا مجھے حضرت عثمانؓ نے یہ اونٹنی دی ہے

فقال حملنی علیها عثمان (بحار الانوار ج ۱۰ ص ۴۰ از ملاباقر مجلسی)

حضرت عثمانؓ کو اللہ نے بڑا دل عطا فرمایا تھا آپ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی خدمت کر کے خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ آپ نے بہت سے مہاجرین اور انصار کے لئے حضرت سعید بن العاصؓ کے ہاتھوں کپڑے پیسے اور دوسرے سامان بھیجے تو حضرت علی مرتضیٰؓ کو بھی آپ نے اس موقع پر یاد رکھا تھا

وبعث إلى علی ابن أبی طالب فتقبل ما بعث الیه (طبقات ج ۲ ص ۲۱)

حضرت علیؓ کے لئے سامان بھیجا انہوں نے آپ کے بھیجے ہوئے تحائف قبول فرمائے

یہ صرف ایک مرتبہ کا معاملہ نہ تھا آپ کو معلوم تھا کہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کس طرح اہل بیت نبوت کا احترام کرتے تھے اور انہیں دیگر مسلمانوں پر ترجیح دیتے تھے اور ان کا خصوصی خیال رکھتے تھے آپ نے بھی اپنے دور خلافت میں سیرت شیخین کی پابندی رکھی

Scanned with CamScanner

کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے اہل بیت نبوت کے احترام میں کوئی کوتاہی کی ہو آپ نے ان کے حقوق تو درکنار ہمیشہ اس سے بھی بہترین سلوک فرمایا تھا عبداللہ بن عامرؓ جب اپنی مہمات سے فاتح ہو کر لوٹے تو انہوں نے سب اہل مدینہ کو تین ہزار درہم بھجوائے حضرت علیؓ کو بھی یہی رقم بھیجی حضرت عثمانؓ کو پتہ چلا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم نے علی کے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا؟ حضرت علی کے ساتھ تو خصوصی رعایت کا معاملہ پہلے سے چلا آرہا ہے سو انہوں نے حضرت علیؓ کے لئے مزید سترہ ہزار (کل بیس ہزار) درہم اور ان کے ساتھ کچھ اور لوازمات بھی بھیجے

فبعث إليه بعشرين ألف درهم وما يتبعها (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۳۳)

یہ واقعات بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علیؓ کے درمیان بہت اچھے تعلقات تھے اور حضرت عثمانؓ کے دل میں آپ کی بڑی قدر تھی جس طرح حضرت علیؓ حضور ﷺ کے داماد تھے حضرت عثمانؓ بھی آپ کے دہرے داماد تھے حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں آپ کا خاص خیال رکھا تھا تاریخ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس میں حضرت علیؓ نے آپ کے خلاف کبھی کوئی نازیبا جملہ کہا ہو اور آپ کو کبھی برائی سے یاد کیا ہو۔

پھر یہ بات صرف آپ تک محدود نہ تھی گو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ آپ کے بچوں کی طرح تھے مگر اہل بیت نبوت ہونے کی وجہ سے آپ ان کا بھی احترام واکرام کرتے تھے اور انہیں محبوب رکھتے تھے حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں

ان عثمان بن عفان يكرم الحسن والحسين ويحبهما (البدایہ ج ۸ ص ۳۵)

شیعہ عالم شیخ عبداللہ المامقانی (۱۳۰۰ھ) لکھتے ہیں کہ

سہیل بن قاسم بوشنجانی سے حضرت علی رضا نے کہا کہ ہمارے اور تمہارے

درمیان نسبی رشتہ ہے میں نے عرض کیا وہ کیسے؟ امام علی رضا نے کہا حضرت عثمان کی فوج کے امیر عبداللہ بن عامر نے جب خراسان فتح کیا تو عجمیوں کے بادشاہ یزدجرد بن شہریار کی دو لڑکیاں اس کے ہاتھ لگیں اس نے یہ لڑکیاں (مال غنیمت کے ساتھ) حضرت عثمان کے ہاں روانہ کیں حضرت عثمان نے ان میں سے ایک لڑکی حضرت حسنؓ کو دی اور دوسری حضرت حسینؓ کو دے دی یہ دونوں لڑکیاں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے ہاں صاحب اولاد ہو کر فوت ہوئیں اور جو لڑکی حضرت حسینؓ کی اہلیہ تھیں ان سے علی بن حسینؓ متولد ہوئے (تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۳ ص ۸۰ ماخوذ از خلفاء کی یگانگت ص ۱۴۲)

☆...... حضرت عثمان غنیؓ حضرت علی مرتضیٰؓ کی نظر میں

اب آیئے یہ بھی دیکھتے جائیں کہ خاندان نبوت نے حضرت عثمان غنیؓ کو کس عقیدت واحترام کی نظر سے دیکھا ہے

ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اگر لوگ ہم سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں پوچھیں تو ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان سے کہنا کہ حضرت عثمانؓ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا

أخبرهم ان عثمان كان من الذين آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا والله يحب المحسنين (پ ۷ المائدہ ۹۳ درالسحابہ ص ۱۹۲۔ متدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۴ استیعاب ج ۲۳ ص ۷۳۔

الموافقة ص ۹۷)

(ترجمہ) تم انہیں بتانا کہ حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے پھر ڈرتے رہے اور یقین کیا پھر ڈرتے رہے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

حضرت علی مرتضٰی کا یہ بیان آپ کے صاحبزادہ حضرت حسن نے بھی نقل کیا ہے (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۹۳)

حضرت علیؓ کو حضرت عثمان کے ایمان پر فخر اور ناز تھا اور وہ آپ کو اس درجہ کا مؤمن کامل مانتے تھے کہ ان سے برات کرنے والوں کو آپ کھلے بندوں بے ایمان کہتے تھے آپ نے ببانگ دہل فرمایا

من تبرء من دين عثمان فقد تبرء من الايمان والله ما أعننت على قتله ولا أمرت ولا رضيت (استیعاب ج ۳ ص ۷۶)

جس نے حضرت عثمان کے دین سے برات کا اظہار کیا وہ یقیناً ایمان سے ہی بری ہو گیا خدا میں نے حضرت عثمان کے قتل میں مدد کی ہے نہ میں نے اس کا حکم دیا ہے نہ میں اس پر راضی تھا

آپ فرماتے ہیں

كان عثمان خيرناواوصلنا للرحم واشدنا حياء واحسننا طهورا واتقانا للرب عزوجل (ریاض ج ۳ ص ۷۲۔ ایضاص ۱۹۴)

حضرت عثمان ہمارے بہترین شخص تھے ہم سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہم سے زیادہ باحیاء اور ہم سے زیادہ اچھے پاکیزہ اور ہم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے

Scanned with CamScanner

والے تھے

نزال بن سبرۃ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضٰی سے حضرت عثمان غنی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان ایسی ہستی ہیں جنہیں ملاء اعلی میں ذوالنورین کہہ کر یاد کیا جاتا ہے آپ حضور علیہ کے داماد ہیں اور آپ نے انہیں جنت کے گھر کی ضمانت دی ہے آپ وہ شخص ہیں جنہیں آسمان میں ذوالنورین کہا جاتا ہے (ریاض ج ۳ ص ۱۶ اصابہ ج ۳ ص ۴۶۲ فتح الباری ج ۷ ص ۶۷)

حضرت عثمان نے جب مسجد نبوی میں زمین خرید کر اضافہ کیا تو حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے کیا خوب کام کیا ہے میں نے رسول اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ریاض ج ۳ ص ۴۹)

عبد خیر کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ حضور علیہ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر ہیں پھر فرمایا کہ اگر میں تیسرے کا نام لوں تو لے سکتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ وہ تیسرا کون ہے میں نے حضرت امام حسین سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی حیرت تھی میں نے والد گرامی قدر سے پوچھا کہ یہ تیسرے کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ

المذبوح كما تذبح البقرة (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۴۲)

یہ وہ ہیں جنہیں لوگوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا جیسے گائے ذبح کرتے ہیں (یعنی وہ حضرت عثمان بن عفان ہیں جو پوری امت میں حضرت عمر کے بعد افضل ہیں)

☆......ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میں اسی راستے پر چل رہا ہوں جس پر عثمان چلے آرہے

Scanned with CamScanner

تھے اللہ کے دین کے معاملے میں انہیں ایسی سبقتیں حاصل ہیں جن کے ہوتے ہوئے اللہ کبھی انہیں عذاب نہ دے گا

أنا والله علی أثر الذی اتی به عثمان لقد سبقت له فی الله سوابق لا یعذبه بعدها ابدا (انساب الاشراف ۵ ص ۹)

☆...... محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ بصرہ آیا آپ زمین پر بیٹھے ہوئے تھے اور چھڑی سے زمین کرید رہے تھے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

إن الذین سبقت لهم منا الحسنى أولئك عنها مبعدون لایسمعون حسیسها وهم فی ما اشتهت انفسهم خالدون لا یحزنهم الفزع الاکبر وتتلقهم الملائکة (پ ۱۷ الانبیاء ۱۰۲)

(ترجمہ) جن کے لئے پہلے سے ٹھہر چکی ہماری طرف سے نیکی وہ اس (جہنم) سے دور رہیں گے نہیں سنیں گے اس کی آہٹ اور وہ اپنے جی کے مزوں میں ہمیشہ رہیں گے نہ غم ہوگا ان کو اس بڑی گھبراہٹ میں اور لینے آئیں گے ان کو فرشتے

پھر حضرت علی نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عثمان ہیں قال عثمان (ریاض ج ۳ ص ۳۴) آپ نے جب اولئك عنها مبعدون (کہ وہ لوگ آگ سے دور کئے جاچکے ہیں) پڑھا تو ارشاد فرمایا

اولئك عثمان و اصحاب عثمان (انساب الاشراف للبلاذری ج ۵ ص ۱۰)

یہ حضرت عثمان اور ان کے ساتھی ہیں جو آگ سے دور کئے جاچکے ہیں

اس روایت پر اگر کسی کو شک ہو تو وہ کم از کم امام جعفر صادق کے بیان سے تو اتفاق کرے کہ

انہوں نے بھی حضرت عثمان اور ان کی جماعت کو کامیاب فرمایا ہے (امام جعفر کا یہ بیان آگے آرہا ہے)

☆......ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عثمان کی گستاخی کرنے لگا تو آپ نے اسے فوراً روک دیا اور آخر میں فرمایا کہ اگر تو باز نہ آیا تو میں تیری گردن اڑا دوں گا ضربت عنقك (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص ۱۲۲)

☆...... حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ سے بڑی محبت تھی اور آپ ان کی ہمیشہ قدر و تعظیم کرتے تھے آپ نے اپنے بچے کا نام عثمانؓ حضرت عثمانؓ بن عفان کی نسبت سے رکھا تھا حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علیؓ کے پاس آیا تو ایک نہایت پیارا بچہ آپ کے پاس تھا میں نے پوچھا کہ اے علیؓ یہ کون ہے آپ نے فرمایا یہ عثمان بن علیؓ ہے میں نے اس کا نام عثمانؓ بن عفان کے نام پر رکھا ہے اور میں نے عمرؓ اور عباسؓ کے نام پر بھی اپنے بچوں کے نام رکھے ہیں

هذا عثمان بن علي سميته بعثمان بن عفان وقد سميت بعمر وبالعباس عم رسول الله وسميت بخير البرية محمد ﷺ (رياض ج ۳ ص ۴۹)

اس میں آپ نے یہ بات کھول دی کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام عثمان کسی اور کے نام پر نہیں بلکہ حضرت عثمان کی نسبت پر رکھا ہے غور کیجئے کیا کبھی کوئی اپنے بچوں کے نام دشمنوں کے ناموں پر رکھتے ہیں؟

☆......ابھز بن میرز کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کے لئے گیا تو میں نے دو نہایت پیارے اور خوبصورت جوانوں کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور ان کے ساتھ اور بھی بہت

سے لوگ طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا یہ دونوں کون ہیں لوگوں نے کہا
هذا ابنا علي وعثمان (ریاض ج ۳ ص ۵۰)

ان میں سے ایک حضرت عثمان کا اور دوسرا حضرت علی کا بیٹا ہے

میں نے کہا دیکھو تو سہی کہ یہ لوگ تو ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ داریاں کرتے ہیں اکٹھے حج کرتے ہیں اور ہمارے ارد گرد کے لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ یہ دونوں تو ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں (ریاض ج ۳ ص ۵۰)

یہ کہنے والے سبائی اور رافضی تھے جو یہ پراپیگنڈہ کرتے نہیں تھکتے تھے کہ حضرت عثمان اور حضرت علی دونوں ایک دوسرے سے دور ہیں اور ان کے درمیان کبھی اتحاد واتفاق نہیں رہا جبکہ قرآن وحدیث اور ائمہ اہل بیت کے واقعات گواہی دیتے ہیں کہ یہ سب ایک تھے اور ایک دوسرے کے دکھ درد خوشی اور غم میں برابر کے شریک تھے ان میں سے کوئی کبھی کسی کا دشمن کبھی نہیں رہا اور نہ کبھی ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کینہ آیا تھا۔

☆......ایک سوال اور اس کا جواب

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خلفائے ثلاثہ کے جو مناقب وفضائل بیان کئے ہیں اور ان کے بارے جو کلمات خیر کہے ہیں وہ سب تقیہ پر مبنی تھے جبکہ آپ نے کبھی انہیں دل سے خلیفہ تسلیم نہ کیا تھا اگر حضرت علیؓ انہیں دل سے خلیفہ اور امیر المؤمنین تسلیم کرتے اور ان کی خلافت کو درست اور خلافت علی منہاج النبوۃ سمجھتے تو آپ ان کی حمایت کرتے اور ان کی خلافت میں ضرور ان کے ساتھ دیتے اور ان کی مدد کرتے اور اہم معاملات میں ان کے شریک رہتے؟

Scanned with CamScanner

☆......الجواب

حضرت علی مرتضیٰؓ کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ نے خلفائے ثلاثہ کی شان میں جو کلمات کہے ہیں وہ سب تقیہ کی رو سے کہے گئے تھے آپ پر بہتان ہے انہیں یہ بات کہتے شرم نہیں آتی کہ حضرت علی مرتضیٰؓ ان تینوں ادوار میں منافقانہ زندگی گذار رہے تھے اور ان کے کسی عمل کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ایمانداری اور اخلاص سے کررہے تھے یا وہ صرف ایک دکھاوا اور نفاق تھا حضرت علیؓ کی محبت کا دم بھرنے والے خود ہی سوچیں کہ وہ حضرت علیؓ کے بارے میں کیا تصور پیش کررہے ہیں ؟

حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد آپ نے پورے اخلاص اور ایمانداری سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کی پھر عمر فاروقؓ کی بیعت فرمائی پھر عثمان غنیؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور ان کے وزیر و مشیر بنے ان کے ہر کام میں برابر شریک رہے اور ہر اہم معاملات میں آپ نے خلفائے ثلاثہ کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا آپ کا عقیدہ تھا کہ خلفائے ثلاثہ مؤمن کامل اور حضور علیہ السلام کے چہیتے اور افضل المؤمنین ہیں اور ان سب کی خلافت وہی موعود خلافت ہے جس کا قرآن نے ذکر کیا ہے راقم الحروف نے سیرت ابو بکرؓ اور سیرت عمرؓ میں آپ کے مخلصانہ تعاون اور ان کے شریک کار رہنے کے ناقابل تردید واقعات نقل کئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ آپ کا یہ تعاون ایماندارانہ تھا ہرگز ہرگز منافقانہ تھا علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (٨١٧ھ) لکھتے ہیں

قد صدق علی رضی اللہ عنہ ولم یقلہ تقیۃ ولا خوفا ولا مدحا بالباطل فلم یبق الا الجزم ببطلان قوم من قال بخلافہ (القضاب المشتہر علی رقاب ابن المطہر ص ٦٢)

Scanned with CamScanner

آیئے حضرت عثمانؓ کے ساتھ آپ کے تعاون کی کچھ مثالیں دیکھیں

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں آپ ان کے مشیر تھے اور مقدمات میں آپ حضرت علی مرتضیٰؓ کو ضرور اپنے ساتھ شریک رکھتے تھے امام بیہقیؒ نے سنن کبری میں اسے بیان کیا ہے۔ خود شیعہ علماء بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پچھلے تینوں ادوار میں حدود کے بارے میں مقدمات حضرت علی مرتضیٰؓ کے سپرد کئے جاتے تھے دور عثمانی میں حضرت ولید بن عقبہ کی شراب نوشی کا مقدمہ پیش ہوا تھا اور پھر حضرت علیؓ نے اپنے سامنے انہیں سزا دی تھی (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۲ فروع کافی ج ۳ ص ۱۱۷)

☆......ایک مرتبہ ایک زنا کا مقدمہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے اسے حضرت علیؓ کے حوالہ کردیا اور حضرت علیؓ نے اس کا فیصلہ کیا تھا (مسند احمد ج ۱ ص ۹۵)

☆......ایک مرتبہ کسی کی آنکھ ضائع ہو جانے پر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا حضرت عثمانؓ نے اپنی طرف سے اسے دیت دینے کے لئے کہا اس نے انکار کردیا چنانچہ آپ نے پھر یہ مقدمہ حضرت علیؓ کی خدمت میں بھیج دیا تھا اور انہوں نے اس کا فیصلہ کیا تھا (فروع کافی ج ۳ ص ۱۷۵)

اس وقت ہم اس تفصیل میں نہیں جاتے کہ حضرت عثمانؓ اموی ہو کر کس طرح ہاشمی بزرگوں کا احترام کرتے تھے اور ان کی محبت و عظمت آپ کے دل میں تھی آپ نے اپنے دور میں ہاشمی خاندان کے بزرگوں کا بڑا لحاظ رکھا تھا حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کا آپ بے حد احترام فرماتے تھے اور جب کبھی آپ کو گزرتا دیکھتے تو اپنی سواری سے اتر جاتے اور ان کے ساتھ پیدل چلتے تھے یہ صرف آپ کے احترام کی خاطر تھا پھر اللہ تعالی نے آپ کو یہ سعادت بھی دی کہ آپ نے ہی حضرت عباسؓ کی نماز جنازہ ۳۲ھ میں پڑھائی تھی آپ یہ

Scanned with CamScanner

بات ہر گز برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی شخص حضرت عباسؓ کے بارے میں ایک لفظ بھی توہین کا بولے آپ نے ایک مرتبہ کسی کی شکایت سنی تو آپ نے باوجود نرم دل ہونے کے اس کی پٹائی کر دی کہ میں حضور ﷺ کے چچا کی ذرا سی بھی بے ادبی برداشت نہیں کروں گا خود حضرت عباسؓ کے دل میں بھی حضرت عثمانؓ کی محبت اور عقیدت کچھ کم نہ تھی

یہ واقعات بتاتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو بڑی عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور حضرت عثمان کا دل بھی اہل بیت نبوت اور خاندان نبوت کی عظمت و محبت سے معمور تھا اور آپ اس پورے خاندان کا دل و جان سے احترام کرتے تھے یقین مانیئے کہ ان کے درمیان عداوت کی کہانیاں گھڑنے والے ہر گز اسلام کے خیر خواہ نہیں ہیں۔۔۔

☆...... حضرت سیدنا عثمانؓ سیدنا حسنؓ بن علیؓ کی نظر میں

سیدنا حضرت حسن بن علی کے دل میں حضرت عثمان غنی کی عظمت و عقیدت کس قدر تھی اسے دیکھئے

ارطاۃ بن منذر کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی نے حضرت حسن کو حضرت عثمان کے ہاں سے نکلتے دیکھا تو کہا بیٹے کیا تجھ پر والد کا کوئی حق نہیں ہے حضرت حسن نے فرمایا

حق الخلیفة أعظم من حق الوالد (ریاض ج ۳ ص ۵۱)

ابا جان آپ کے حق سے خلیفہ کا حق بڑا ہے

ایک مرتبہ سیدنا حضرت حسن خطبہ دینے کھڑے ہوئے حضرت علی مرتضیٰ بھی اس مجلس میں موجود تھے حضرت حسن نے فرمایا کہ میں آج رات ایک عجیب خواب دیکھا میں نے اللہ کو عرش پر دیکھا پھر دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور عرش کے ایک پایہ کے

Scanned with CamScanner

پاس کھڑے ہو گئے پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ رسول اللہ کے کندھا مبارک پر رکھا پھر عمر آئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ ابو بکر کے شانہ پر رکھا پھر عثمان آئے اور (اس ہیبت کے ساتھ آئے کہ) ان کے ہاتھ میں ان کا سر تھا انہوں نے عرض کیا کہ پروردگار اپنے بندوں سے پوچھ کہ مجھے کس جرم میں انہوں نے قتل کیا (رب سل عبادك فيما قتلونی) پس آسمان سے دو پرنالے زمین کی طرف جاری کر دئے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے پوچھا کہ یہ خون کیسے ہیں؟ آواز آئی کہ یہ خون وہ ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ عثمان کا قصاص لینا چاہتا ہے

کسی نے حضرت علی سے کہا کہ ذرا دیکھئے حضرت حسن کیا بیان کئے جا رہے ہیں حضرت علی نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے دیکھا ہے وہ ہی بیان کر رہے ہیں (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۶۱)

آپ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حضرت عثمانؓ کے اس قدر قریب تھے کہ آپ نے انہیں اپنا دل فرمایا شیعہ کے شیخ صدوق (۳۸۱ھ) حضرت حسنؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ

قال رسول الله ﷺ إن أبابكرمنى بمنزلة السمع وإن عمر منى بمنزلة البصر وإن عثمان منى بمنزلة الفواد (معانی الاخبار ص ۱۱۰)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر میرے کان کی طرح ہی اور عمر میری آنکھ کی طرح اور عثمان میرے دل کے قائمقام ہے۔

☆...... حضرت عثمان بن عفان امام زین العابدین کے عقیدے میں

ایک دن آپ کے پاس عراق کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے آپ کے سامنے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں غیر مناسب باتیں کیں بعد ازاں انہوں

Scanned with CamScanner

نے حضرت عثمان غنی کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا آپ نے ان عراقیوں سے پوچھا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم مہاجرین میں سے ہو انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم انصار میں سے ہو انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنے منہ سے اقرار کر چکے ہو کہ تم مہاجرین میں سے ہو نہ ہی انصار میں سے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے بھی نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا

والذین جاء وامن بعدھم یقولون ربنااغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انك رؤف رحیم (پ ۲۸ الحشر ۱۰)

اور واسطے ان لوگوں کے جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے کہتے ہوئے اے پروردگار ہم کو بخش دیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان میں داخل ہوئے اور ہمارے دلوں میں کوئی بیر نہ رکھ ایمان والوں کا اے پروردگار تو ہی نرمی والا مہربان ہے

پھر آپ نے فرمایا تم سب میرے پاس سے کھڑے ہو جاؤ اللہ تمہارے کسی کام میں برکت نہ دے تم اسلام سے استہزاء کرنے والے ہو تم مسلمانوں میں سے نہیں (البدایہ ج ۹ ص ۱۱۲ تفسیر قرطبی ج ۱۸ ص ۳۱ کشف الغمہ ج ۲ ص ۲۶۷)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ حضرات شیخین اور حضرت عثمان غنی کو نشانہ طعن بناتے ہیں اور چیخ چیخ کر اجلہ صحابہ پر اپنی زبانیں دراز کرتے ہیں اور منہ بگاڑ بگاڑ کر انہیں سب و شتم کرنے سے باز نہیں آتے انہیں چاہیے کہ وہ حضرت الامام کے مذکورہ بیان میں اپنا چہرہ دیکھ لیں اس سے واضح ہو جائے گا کہ سیدنا حضرت امام زین العابدین (علی بن الحسینؓ) کے

Scanned with CamScanner

عقیدے میں وہ لوگ مسلمانوں کی صف میں سے نہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام سے مذاق کرتے ہیں جب حضرت امام ایسے لوگوں کو اپنے پاس بٹھانے کے لئے روادار نہیں تو ہم مسلمانوں کو بھی ایسے لوگوں سے اجتناب کرنا چاہئیے۔

☆...... حضرت امام زید بن علیؓ کا بیان

سدی کہتے ہیں کہ میں ایک دن کوفہ میں زید بن علی کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بارے میں کیا موقف رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں

تولهما و كان يقول البراء ة من أبى بكر وعمر وعثمان البراء ة من علي والبراء ة من علي البراء ة من أبى بكر وعمر وعثمان (تاریخ دمشق ج٦ ص٢١)

اور آپ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان سے برات دراصل حضرت علی سے برات ہے اور حضرت علی سے اظہار برات درحقیقت حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان سے برات ہے۔۔

☆...... حضرت عثمان بن عفانؓ امام جعفر صادقؒ کے عقیدے میں

حضرت امام جعفر امام باقر کے صاحبزادے ہیں شیعہ آپ کے نام پر فقہ جعفری چلاتے ہیں آیئے دیکھیں کہ آپ حضرت عثمان کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ فرماتے ہیں

يناد مناد من السماء أول النهار ألاان عليا صلوات الله عليه وشيعته

Scanned with CamScanner

هم الفائزون وينادى مناد آخرالنهارالا إن عثمان وشيعته هم الفائزون (فروع کافی ج ۳ ص ۱۴۶)

آسمان سے پہلے پہر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ علی اور ان کی جماعت کامیاب ہے اور پچھلے پہر آسمان سے آواز آئے گی بیشک عثمان اور ان کی جماعت کامیاب ہے

جن لوگوں نے حضور ﷺ کے ان دونوں دامادوں کے درمیان نفرت وعداوت کی کہانیاں گھڑی ہیں اور وہ بے شرمی سے بذریعہ ٹی وی ان کہانیوں کو سناتے رہتے ہیں یقین مانئے سب جھوٹ ہیں اگر اس بات میں ذرا بھی صداقت ہوتی تو حضرت علی حضرت عثمان کی شہادت پر غمگین اور ناراض ہونے کے بجائے خوشی کا اظہار فرماتے اور ان کے قاتلوں پر لعنت وملامت کے بجائے انہیں مبارک باد دیتے۔

شیعہ علماء یہ بات کیوں نہیں بتاتے کہ حضرت علی مرتضٰی کے صاجزادے حضرت محمد بن حنفیہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی ؟ اور حضرت علی کے بھتیجے حضرت جعفر بن ابی طالب کے بیٹے کا جنازہ کس کی امامت میں پڑھا گیا تھا ؟ کیا یہ سچ نہیں کہ ان دونوں کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان کے صاجزادہ حضرت لبان بن عثمان نے پڑھائی تھی حالانکہ محمد بن حنفیہ کے صاجزادے یعنی حضرت علی کے پوتے ابوہاشم عبداللہ وغیرہ اس وقت موجود تھے اور نماز جنازہ میں حاضر تھے ان سب حقائق سے یکسر صرف نظر کرنا اور نہایت بھونڈے طریقے پر ان دونوں بزرگوں اور ان کے خاندان کے درمیان لڑائی اور دشمنی بتانا معلوم نہیں اہل بیت کی کس خدمت اور محبت کا نام ہے اور اس قسم کی باتیں کرنے والے ہدایت پر ہیں یا اہل بیت سے بغاوت پر اس کا فیصلہ ہمارے قارئین کرلیں۔

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی ازواج واولاد

حضرت عثمان غنیؓ کو اللہ تعالی نے یہ شرف عطا فرمایا کہ آپ حضور ﷺ کے دو مرتبہ داماد بنے یہ شرف اس سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہوا اور نہ آئندہ کوئی یہ شرف حاصل کر پائے گا حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ میں اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ سلام اللہ علیھا کے ساتھ ان کی شادی فرمائی ان کے انتقال کے بعد مدینہ منورہ میں حضرت ام کلثوم کا نکاح آپ سے کیا آپ ذوالنورین کے شرف سے مشرف ہوئے اور آپ کو جنتی ہونے کی ایک اور خوشخبری مل گئی حافظ ابن عبدالبر مالکی (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں

وثبت عن النبی ﷺ انه قال سالت ربی عزوجل لا یدخل النار احدا صاهرا إلی أو صاهرت إلیه (استیعاب ج ۳ ص ۷۱)

حضور ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رب العزت سے درخواست کی میں جسے اپنا داماد بناؤں یا میں جس کا داماد بن جاؤں وہ دوزخ کی آگ سے دور رکھا جائے

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے سسر ہیں اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ آپ کے داماد یہ چاروں حضور ﷺ کے عزیز بھی ہیں اور خلفاء بھی اور یہ سب کے سب اہل جنت میں سے ہیں جو ان کے جنتی ہونے میں شبہ کرے وہ اس لائق ہے کہ خود اس کے جنتی ہونے میں شک کیا جائے۔ حضرت عثمان غنی کی ازواج میں حضور اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں اس لئے ان کا مبارک تذکرہ تفصیلا پیش کیا جارہا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت سیدہ رقیہ بنت محمد ﷺ سلام اللہ علیھا کاذکر خیر ......☆

حضرت سیدہ رقیہ حضور ﷺ کی دوسری صاحبزادی ہیں آپ حضرت زینب کے تین سال بعد پیدا ہوئیں اس وقت حضور ﷺ کی عمر ۳۳ سال کی تھی (تاریخ الخمیس ج اص ۲۷۴)

آپ کی والدہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبری ہیں اور آپ نے بھی اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ حضور اکرم رحمت عالم ﷺ کی نبوت ورسالت کو قبول فرمایا حضرت سیدہ رقیہ کو بیعت نبوی کاشرف بھی حاصل ہے آپ مبایعات النبی میں سے ہیں

وأسلمت حين أسلمت أمهاخديجة بنت خويلد وبايعت رسول الله ﷺ هى واخواتها حين بايعه النساء (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۹)

حضرت سیدہ رقیہ بڑی ہوئیں ابھی حضور ﷺ نے اعلان نبوت نہیں فرمایا تھا آپ نے اس کارشتہ اپنے چچا ابولہب کے بیٹے عتبہ بن ابی لہب کے ساتھ کردیا (اور آپ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم کارشتہ ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ کے ساتھ کردیا) یہ صرف رشتہ اور منگنی کی حد تک تھا ابھی ان دونوں کی رخصتی عمل میں نہ آئی تھی جب حضور ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو دشمنوں کی صف میں ابولہب سرفہرست تھا حضور ﷺ کو ستانے اور آپ کو ایذا پہنچانے میں اس بدبخت نے کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا صرف وہ ہی نہیں اس کے ساتھ اس کی بیوی ام جمیل بنت حرب بھی اسلام اور حضور ﷺ کی عداوت میں اس قدر دور نکل گئے کہ اللہ تعالی نے ابولہب اور اس کی بیوی کی مذمت میں سورہ لہب نازل فرمائی جس میں ان دونوں کی بربادی کی پیشگوئی کی گئی اور ان کو نہایت ہی برے اور خوفناک انجام کی خبر دی گئی

Scanned with CamScanner

جب ابو لہب کو اس بات کی خبر ملی کہ قرآن میں اس کی مذمت آئی ہے تو اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ اگر تم دونوں کو واقعی مجھ سے کوئی تعلق قائم رکھنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم محمد کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دے دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آج کے بعد میرا تمہارا کوئی رشتہ نہیں ہوگا

ابو لہب چاہتا تھا کہ اس طلاق کے ذریعہ سے نہ صرف یہ کہ حضرت سیدہ رقیہ اور حضرت سیدہ ام کلثوم کو تکلیف پہنچائی جائے بلکہ حضور علیہ السلام کو بھی اس طلاق سے تکلیف ہو چنانچہ عتبہ نے حضرت سیدہ رقیہ کو اور عتیبہ نے حضرت سیدہ ام کلثوم کو طلاق دے دی اور اس رشتہ کو ختم کر دیا

فلما بعث رسول الله ﷺ وأنزل الله تبت يدا أبي لهب قال له أبوه أبولهب رأسي من رأسك حرام إن لم تتطلق ابنته ففارقها ولم يكن دخل بها (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۹)

ابو لہب کے اس گھناؤنے کردار پر خواجہ ابو طالب کو بہت دکھ ہوا تاہم اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ حضور علیہ السلام کی بیٹیاں اس گھرانے کی زینت بنیں جس پر آسمان کے فرشتے بھی رشک کرتے ہوں اور ابو لہب کے ہاتھوں سوائے رسوائی کے اور کچھ نہ آئے

ففارقاهما قبل ان يدخلا بهما كرامة من الله تعالى لهما وهوانا لابني أبي لهب (اسد الغابہ ج ۷ ص ۱۱۵)

علم الٰہی میں تھا کہ حضور علیہ السلام کی دامادی کا شرف کامل الحیاء والایمان حضرت عثمان بن عفان کے حصہ میں آئے حضور علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں ہی حضرت سیدہ رقیہ کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی بیٹی رقیہ کا

Scanned with CamScanner

نکاح حضرت عثمان بن عفان سے کردوں حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضور علیہ ﷺ نے فرمایا

إن الله عزوجل أوحى إلى أن زوج كريمتي عثمان (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۸۳ ریاض ج ۳ ص ۱۱)

حضور علیہ ﷺ نے اللہ کے حکم کے مطابق حضرت رقیہ کا نکاح حضرت عثمان سے فرمادیا

ونكح علي وعثمان في الاسلام (المصنف لعبدالرزاق ج ۷ ص ۴۹۴)

حضرت عثمان اور حضرت علی کا حضور علیہ ﷺ کی بیٹیوں کے ساتھ نکاح دور اسلام میں ہوا

حضرت سیدہ رقیہ اپنے حسن وجمال میں بھی لاجواب تھیں و كانت ذات جمال رائع (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۴ تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۷۴ زرقانی ج ۳ ص ۲۲۶) اور حضرت عثمان بن عفان بھی کچھ کم حسین نہ تھے قریش کے لوگ اور ان کی عورتیں ان دونوں میاں بیوی پر رشک کرتے تھے کہتے کہ ہم نے اس سے خوبصورت جوڑا آج تک نہیں دیکھا

وتزوجها عثمان بن عفان وكانت نساء يقلن حين تزوجها عثمان

أحسن شخصين رأى انسان رقية وبعلها عثمان

(مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۶ تفسیر قرطبی ج ۱۴ ص ۱۵۵)

حضرت سیدہ رقیہ سے حضرت عثمان کی شادی کے موقع پر ان کی عمہ محترمہ سعدی بنت کریز صحابیہ نے یہ قصیدہ تہنیت کہا تھا

هدى الله عثمان الصفى بقوله فارشده والله يهدى الى الحق

Scanned with CamScanner

۱۔برگزیدہ عثمان کو اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت دی اور حق کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے

فتابع بالرای السدید محمدا وکان ابن اروی لا یصدا من الصدق

۲۔انہوں نے صحیح رائے کے تحت محمد ﷺ کی متابعت کی یوں بھی اروی کا بیٹا سچائی سے منہ موڑنے والا نہ تھا

وانکحه المبعوث احدی بناته فکان کبدر مازج الشمس بلا افق

۳۔پیغمبر ﷺ نے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح ان سے کر دیا یہ عقد ایسا ہے جیسے چاند اور سورج بغیر افق کے مل گئے ہوں

فدا لك یابن الهاشمیین مهجتی فانت أمین الله أرسلت للخلق

۴۔اے ہاشمی گھرانے کے نور چشم میری جان آپ پر قربان آپ واقعی اللہ کے امین ہیں جنہیں مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضور ﷺ نے کچھ سامان دے کر حضرت عثمان کے گھر بھیجا میں ان کے گھر سامان دے آیا اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت رقیہ جیسا حسین جوڑا کہیں نہیں دیکھا

فدخلت علیه فاذا هو جالس مع رقیة مارأیت زوجا أحسن منها (

ذخائر العقبی ص ۱۶۲ بحوالہ بغوی)

حضرت امام سیوطیؒ لکھتے ہیں اسامہ نے کہا

حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اسامہ کیا تم نے ان دونوں سے زیادہ خوبصورت جوڑا کہیں دیکھا ہے میں نے عرض کیا نہیں فهل رایت زوجا

Scanned with CamScanner

أحسن منهما قلت لا يا رسول الله ۔ (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ ص ۱۱۲
۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۱۷)

اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا کفار کا ظلم و ستم ہر روز بڑھتا جاتا تھا حضور ﷺ نے مسلمان ہونے والے لوگوں سے کہا کہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں کہ وہاں کا بادشاہ ظالم نہیں وہاں تم آرام سے رہ سکو گے چنانچہ بہت سے صحابہ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے ان مہاجرین میں حضرت عثمان بھی تھے جو اپنی اہلیہ حضرت سیدہ رقیہ کو اپنے ساتھ لے کر حبشہ کی جانب چل پڑے ہجرت کا یہ واقعہ نبوت کے پانچویں سال پیش آیا تھا حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہ مہاجرین کا پہلا قافلہ تھا اور یہ راہ خدا میں پہلی ہجرت تھی

فكانت أول هجرة كانت فى الاسلام فكان أول من خرج من المسلمين عثمان بن عفان وزوجته رقية بنت رسول الله ﷺ (البدایہ ج۳ ص ۶۶) فكان اول من خرج فارا بدينه الى الحبشة عثمان بن عفان رضى الله عنه ومعه زوجته رقية بنت رسول الله ﷺ وتبعه الناس (الفصول لابن کثیر) أول من خرج منهم الى الحبشة (فتح الباری ج۷ ص ۲۲۷)

حضور ﷺ مہاجرین کے متعلق بہت فکر مند رہتے تھے کیونکہ ان کے بارے میں کوئی خبر نہ مل رہی تھی اس دوران ایک عورت حبشہ سے مکہ مکرمہ آئی اس سے معلوم ہوا کہ مہاجرین کا قافلہ صحیح سلامت اپنی منزل کی جانب گامزن ہے اور اسی قافلہ میں حضرت عثمان اپنی اہلیہ کے اس طرح سفر کر رہے ہیں کہ اپنی بیوی کو سواری پر بٹھایا ہے جبکہ وہ خود سواری کو پیچھے سے چلا رہے ہیں آنحضرت ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے حضرت

Scanned with CamScanner

عثمان کو بہت دعائیں دیں اور فرمایا کہ اللہ تعالی ان دونوں کا مصاحب ہو اور فرمایا کہ حضرت عثمان ان لوگوں میں پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کی ہے یعنی اس سے قبل ایسانہ ہوا کہ میاں بیوی نے اکٹھے ہجرت کی ہو

فقال رسول الله ﷺ صحبهما الله ان عثمان اول من هاجر باهله بعد لوط عليه السلام (البدایہ ج ۳ ص ۶۷ اسد الغابۃ ج ۷ ص ۱۱۵) .

انهما لاول من هاجر الى الله تبارك وتعالى بعد لوط (طبقات ج ۸ ص ۳۰۔ مستدرک ج ۴ ص ۵۱)

شیعہ عالم ملاباقر مجلسی کا بیان ہے کہ مہاجرین کا یہ قافلہ ۱۱ افراد پر مشتمل تھا ان میں حضرت عثمان اپنی بیوی کے ساتھ تھے

از جملہ آنہا عثمان بود ورقیہ دختر حضرت رسول کہ زن او بود (حیات القلوب ج ۲ ص ۳۳۰)

حضرت عثمان حضرت سیدہ رقیہ اور دوسرے مسلمان حبشہ میں ایک عرصہ تک رہے پھر وہاں سے دوبارہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور حضور ﷺ کی اجازت سے پھر ایک مرتبہ اپنی بیوی کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی انہیں ہجرت کا دومرتبہ اعزاز نصیب ہوا حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے

والذى عليه أهل السير أن عثمان رجع مكة من حبشة مع من رجع ثم هاجر باهله إلى المدينة (الاصابۃ ج ۴ ص ۲۹۸)

حضرت سیدہ رقیہ نے اپنے شوہر حضرت عثمان کی خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھا تھا حضور ﷺ نے خود بھی یہ منظر دیکھا ایک مرتبہ آپ معمول کے مطابق ان کے گھر

Scanned with CamScanner

تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان کا سر دھو رہی ہیں آپ نے اس پر فرمایا کہ بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنا اور اچھی طرح زندگی گزارنا تمہارے شوہر عثمان میرے تمام صحابہ میں خلق واخلاق کے اعتبار سے میرے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہیں

يا بنية أحسني إلى أبي عبدالله فانه أشبه أصحابي بي خلقا (کنز العمال ج۶ ص۱۴۹).

حضور ﷺ نے اپنی ایک خادمہ ام عیاش کو حضرت رقیہ کے ہاں بھیج دیا تھا کہ وہ حضرت سیدہ رقیہ کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائیں اور ان کا بوجھ ہلکا کریں

بعثها مع إبنته إلى عثمان . (اسد الغابۃ ج ۷ ص ۳۶۳)

اسی طرح کبھی کبھی حضور ﷺ حضرت رقیہ کے لئے کھانا اور دوسرے ہدایا بھی ارسال فرماتے رہتے تھے ایک مرتبہ اسامہ بن زید کے ہاتھوں آپ نے گوشت کا سالن ارسال فرمایا تھا اور جب کبھی حضرت عثمان کے گھر سے کوئی ہدیہ اور تحفہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا تو حضور ﷺ حضرت عثمان کے حق میں دعا فرماتے تھے ۔

جن دنوں غزوہ بدر (سن ۲ ہجری میں) پیش آیا انہی دنوں حضرت رقیہ بہت بیمار ہو گئیں حضور ﷺ بدر کی جانب سفر کے لئے تیار تھے حضرت عثمان بھی اس غزوہ کے لئے جانا چاہتے تھے حضور ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ چونکہ حضرت رقیہ بہت بیمار ہیں اس لئے تم مدینہ میں ہی رہو اور جہاں تک اس غزوہ کی فضیلت حاصل کرنے کا تعلق ہے تو تمہارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ جو اجر وثواب اور مال غنیمت اہل بدر کو ملے گا تمہارے لئے بھی وہی ثواب رہے گا اور تم اس کے حصے میں بھی برابر کے شریک رہو گے

إن لك أجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه (صحیح بخاری ج ا ص ۵۲۳ و ص ۴۴۲)

حضرت عثمان کو مدینہ میں رہتے ہوئے اہل بدر کا سا ثواب اور ان کا حصہ ملنا بتاتا ہے کہ حضرت عثمان پورے خلوص دل کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہونا چاہتے تھے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت رقیہ کی تیمارداری اور ان کی دیکھ بھال کو جہاد کے برابر قرار دے کر حضرت عثمان کو مجاہدین بدر کے ساتھ شامل رکھا اس سے ان دونوں میاں بیوی کی عظمت و فضیلت دیکھیں

حضرت عثمان غنی کو جب حضور ﷺ نے مدینہ منورہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ بدر کے غنائم میں جو سب کا حصہ ہوگا وہ تمہارا بھی ہوگا اس پر حضرت عثمان نے عرض کیا کہ حضور میرے اجر و ثواب کا کیا ہوگا میری تمنا تو اس اجر و ثواب کو حاصل کرنے کی ہے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ تمہیں اہل بدر کا سا اجر و ثواب بھی ملے گا

قال وأجري يارسول الله قال وأجرك (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۱۷)

شیعہ مؤرخ مسعودی نے لکھا ہے کہ غزوہ بدر کے وقت آٹھ افراد ایسے تھے جو غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے مگر انہیں اس کا پورا اجر اور حصہ ملا ان میں حضرت عثمان بھی ہیں (دیکھئے التنبیہ والاشراف ص ۲۰۵)

حضور ﷺ غزوہ بدر کے لئے تشریف لے گئے ادھر حضرت عثمان اپنی بیوی حضرت سیدہ رقیہ کی تیمارداری کرتے تھے مرض بڑھتا گیا یہاں تک کہ سن ۲ ہجری میں حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا حضرت عثمان نے کفن دفن کا انتظام فرمایا اور حضور ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ رقیہ کو جنت البقیع میں سپرد خدا کر دیا حضرت سیدہ رقیہ نے صرف بیس اکیس سال کی عمر پائی تھی۔

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان ابھی حضرت سیدہ رقیہ کی تدفین سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے اور لوگ ابھی قبرستان سے باہر نہ نکلے تھے کہ حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ مدینہ منورہ میں غزوہ بدر کی فتح کی خوش خبری لے کر داخل ہوئے

وقدم زید بن حارثة من بدر بشيرا فدخل المدينة حين سوى التراب على رقية بنت رسول الله ﷺ (طبقات ج ۸ ص ۳۰)

ایک طرف اہل مدینہ غزوہ بدر کی فتح پر خوش تھے تو دوسری طرف پورا مدینہ حضرت رقیہ کے انتقال پر افسردہ وغمزدہ تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہوا اک دن رقیہ سیدہ کا انتقال آخر	خبر کوئی نہ آئی تھی بڑھا فکر وملال آخر
بدر کی واپسی سے پیشتر تربت میں جا لیٹی	دعا کرتی ہوئی حق سے رسول اللہ کی بیٹی
حیا مانع تھی رونے سے مگر آزردہ خاطر تھے	جناب حضرت عثمان بہت افسردہ خاطر تھے
جدائی ہوگئی تھی آج اس پاکیزہ سیرت سے	بچھڑ کے رہ گئے تھے جنکی خاطر فوج ملت سے
مدینے کے مسلمان جمع تھے تدفین کی خاطر	سہے تھے اس عفیفہ نے بہت دکھ دین کی خاطر

(شاہنامہ اسلام ج ۲ ص ۱۳۸)

حضور ﷺ جب بدر سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے اور معلوم ہوا کہ حضرت سیدہ رقیہ کا انتقال ہو گیا ہے تو آپ بہت مغموم ہوئے کفن دفن اور نماز جنازہ سب کچھ ہو چکا تھا جب حضور ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے حضرت سیدہ رقیہؓ کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا

الحمد لله دفن البنات من المكرمات ......أخرجه الدولابی عن ابن عباس (الاستیعاب ج ۴ ص ۳۰۳ مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۳۹۳)

(بیٹیوں کو دفن کرنا باپ کی عزتوں میں سے ہے)

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ سیدھے جنت البقیع تشریف لے گئے آپ کی آمد پر دوسرے حضرات خواتین بھی جمع ہو گئیں اور حضرت سیدہ رقیہؓ کو یاد کر کے رونے لگیں حضور ﷺ نے اس موقع پر عورتوں کو تسلی دی اور واویلا کرنے سے منع فرمایا حضرت فاطمۃ الزہراءؓ بھی اپنے والد حضور ﷺ کے ہمراہ اپنی بہن حضرت سیدہ رقیہؓ کی قبر پر حاضر ہوئیں آپ بھی رو رہی تھیں حضور ﷺ حضرت فاطمہ کے چہرہ سے آنسو پونچھتے اور انہیں صبر کرنے کی تلقین فرماتے رہے

فقعدت فاطمة على شفير القبر إلى جنب النبى ﷺ فجعلت تبكى فجعل رسول الله ﷺ يمسح الدمع عن عينها بطرف ثوبه (طبقات ج۸ ص ۳۰)

حضور ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت سیدہ رقیہ کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا

ألحقى بسلفنا عثمان بن مظعون (طبقات ج۸ ص ۳۰ اصابہ ج۴ ص ۳۰۴)

اے رقیہ تم ہمارے سلف صالح عثمان بن مظعون کے ساتھ لاحق ہو اور ان کے ساتھ جا ملو شیعہ عالم ملا محمد بن یعقوب کلینی (۳۲۹ھ) نے فروع کافی میں بھی یہ بات نقل کی ہے (دیکھئے ج۱ ص ۱۳۳)

حضرت عثمان بن مظعون مہاجرین میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں سب سے پہلے انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں سب سے پہلے ان کی قبر بنی ان کی وفات پر حضور ﷺ کو بہت غمگین دیکھا گیا تھا اور آپ ان کی میت کے پاس آئے اور ان کو بوسہ بھی دیا تھا آپ کی آنکھ مبارک سے آنسو گر رہے تھے ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں

ان رسول الله ﷺ دخل على عثمان بن مظعون وهو ميت فاكب

عليه فقبله ثم بكى حتى رأيت الدموع يسيل على وجنتيه
(المصنف لعبد الرزاق ج ۳ ص ۵۹۶ ابو داؤد ج ۲ ص ۹۵ اسد الغابۃ ج ۳
ص ۵۹۱)

حضور ﷺ نے حضرت سیدہ زینب کی طرح حضرت سیدہ رقیہ کے حق میں بھی قبر کی تنگی دور ہونے کی خاص دعا فرمائی اور اللہ تعالی نے آپ کی یہ دعا منظور کی امام جعفر صادق نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کہا

أللهم هب لی رقية من ضمة القبر فوهبها الله له (فروع کافی ج ۱ ص ۱۲۹)

شیخ عباس قمی شیعی لکھتے ہیں

دعامی کرد پس فرمود کہ من دانستم ضعف و ناتوانی اور اواز حق تعالی خواستم کہ او را امان دہد ز فشار قبر (منتہی الامال ج ۱ ص ۱۰۸)

حضرت سیدہ رقیہ خدا کے ان بندیوں میں سے ایک تھیں جن کی دعا کبھی رد نہیں کی جاتی آپ نے جب بھی دعا کی اللہ کے ہاں سنی گئی ابو محمد بن قدامۃ کہتے ہیں کہ قیام حبشہ کے دنوں میں کچھ آوارہ قسم کے جوانوں نے حضرت سیدہ رقیہ کو ستانا چاہا آپ ان کی ایذا رسانی سے بہت پریشان ہوئیں آپ نے ان کے لئے بد دعا کی تو وہ سب خدا کی پکڑ میں آگئے اور تباہی ان کا مقدر بنی

فأذاها ذلك فدعت عليهم جميعا فهلكوا (بنات الرسول ص ۶۹)

☆...... حضرت سیدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کی اولاد

حضرت رقیہ جب حبشہ میں تھیں تو وہاں ان کا ایک بچہ ساقط ہو گیا تھا اللہ تعالی نے پھر ان

Scanned with CamScanner

کے ہاں دوسرا بیٹا عنایت کیا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا حضرت عثمان کو ابو عبداللہ اسی نسبت سے کہا گیا ہے عبداللہ کی عمر تقریبا چھ سال کی تھی ان کی آنکھ میں ایک مرغ نے ٹھونگ ماردی جس کی وجہ سے ان کا چہرہ سوج گیا اور اسی زخم میں جمادی الاولی سن ۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا چونکہ آپ کی والدہ حضرت رقیہ پہلے انتقال فرماگئیں تھیں اس لئے حضور ﷺ ان کا زیادہ خیال فرماتے تھے عبداللہ کے انتقال پر حضور ﷺ کو دکھ تھا آپ اشکبار ہوئے آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمان قبر میں اترے اور اپنے لخت جگر کو اپنے ہاتھوں سپرد خدا کیا فصلی علیه رسول الله ونزل فی حفرته عثمان (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۰)

شیعہ علماء حضرت سیدہ رقیہ اور حضرت ام کلثوم کو حضور ﷺ کی ہی بیٹی سمجھتے ہیں اور ان پر درود و سلام بھی پڑھتے ہیں راقم الحروف نے لبنان عراق اور شام کے کتنے شیعہ دیکھے جو جنت البقیع میں حضور ﷺ کی ان بیٹیوں کے مزار پر ادب واحترام سے کھڑے ہوتے ہیں اور سلام پڑھتے ہیں ان کے ہاتھوں میں موجود سلام کی کتاب میں حضرت سیدہ زینب حضرت سیدہ رقیہ حضرت سیدہ ام کلثوم کو حضور ﷺ ہی کی صاحبزادیاں کہا گیا ہے یہ آج کے شیعہ ہیں جو حضور ﷺ کی ان بیٹیوں کا کھلا انکار کرنے پر اتر آئے ہیں اور وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ ان کے بڑے انہیں بنات النبی تسلیم کر چکے ہیں لیجئے تہذیب الاحکام سے یہ سلام پڑھئے

> اللهم صل علی القاسم والطاهر ابنی نبیك اللهم صل علی رقیة بنت نبیك والعن من آذی نبیك فیها اللهم صل علی ام کلثوم بنت نبیك والعن من آذی نبیك فیها (تہذیب الاحکام کامل ص ۱۵۴۔ مفاتیح الجنان

Scanned with CamScanner

ص ۲۱۲ از شیخ عباس قمی طبع بیروت)

یہاں من آذی نبیك سے مراد وہ بدبخت لوگ ہیں جو حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم کو بنات النبی نہیں مانتے حضور ﷺ کی بیٹیوں کو دوسری کی بیٹیاں بتاتا کیا حضور ﷺ کو ستانا نہیں ہے؟

اللہ رب العزت حضرت سیدہ رقیہ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ان سے اور ان کے شوہر نامدار حضرت عثمان بن عفان سے راضی ہوں آمین۔

☆...... حضرت سیدہ ام کلثوم بنت محمد ﷺ سلام اللہ علیہا کا ذکر خیر ...... ☆

حضرت ام کلثوم حضور ﷺ کی تیسری صاحبزادی ہیں آپ حضرت فاطمہ الزہراء سے بڑی اور حضرت رقیہ سے چھوٹی ہیں آپ اسی کنیت سے معروف ہوئیں عبداللہ بن زبیری نے آپ کا نام امیہ بتایا ہے (متدرک ج ۴ ص ۵۳) حضور ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا تو آپ کی اہلیہ حضرت خدیجہ الکبری کے ساتھ ان کی تینوں شہزادیوں نے بھی آپ کا ساتھ دیا اور سب نے حضور ﷺ سے شرف بیعت پایا

وأسلمت حين أسلمت امها وبايعت رسول الله مع اخواتها حين بايعه النساء (طبقات ج۸ ص۳۰)

حضرت سیدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کے تذکرہ میں یہ بات معلوم ہو چکی کہ حضور ﷺ نے اعلان نبوت سے قبل دستور کے مطابق حضرت ام کلثوم کا رشتہ ان کے چچا ابو لہب کے بیٹے عتیبہ کے ساتھ کر دیا تھا تاہم ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی حضور ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو کفار کی عداوت میں دن رات اضافہ ہوتا گیا ابو لہب سر فہرست تھا اللہ تعالی نے

Scanned with CamScanner

سورہ لہب اتاری تو ابو لہب کا غیظ و غصہ اور بڑھ گیا حضور ﷺ کو مزید تکلیف دینے کی خاطر اپنے دونوں بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ حضور ﷺ کی بیٹیوں سے یہ رشتہ ختم کر دیں اور انہیں طلاق دے دیں چنانچہ دونوں نے مجبوری اور دباؤ پر طلاق دے دیں اور اللہ کو یہی منظور بھی تھا

حضرت سیدہ ام کلثوم اپنے والد سرورِ دوعالم ﷺ کی زیرِ نگرانی اور اپنی والدہ حضرت خدیجہ کی زیرِ تربیت مکہ میں پرورش پاتی رہیں حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد حضور ﷺ نے ان کی نگرانی کا خصوصی خیال فرمایا حضور ﷺ جب مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے اس وقت آپ کے اہل و عیال مکہ مکرمہ میں تھے پھر آپ ﷺ نے دو صحابی حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابو رافع کو مکہ بھیجا کہ وہ ان سب کو لے کر مدینہ آ جائیں چنانچہ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت سودہؓ اور حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ ان کے ساتھ مدینہ تشریف لے آئے اس سفرِ ہجرت میں حضرت ابو بکر صدیق کے گھر والے بھی ان کے ساتھ تھے

وھاجرت الی المدینة حین ھاجر رسول الله وخوجت مع عیال رسول الله الی المدینة فلم تزل بھا (طبقات ج ۸ ص ۳۰)

حضور اکرم کی صاحبزادی حضرت رقیہ کا جب انتقال ہو گیا تو حضرت عثمان پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑا حضرت عثمان کی خواہش تھی کہ حضور ﷺ کے ساتھ رشتہ بندھا رہے آنحضرت ﷺ کو بھی یہ معلوم تھا کہ حضرت رقیہ کے بعد حضرت عثمان بہت مغموم رہتے ہیں آپ کے پوچھنے پر انہوں نے اپنے دل کی بات کہہ دی

یارسول الله وھل دخل علی أحد ما دخل علی ماتت ابنة رسول الله ﷺ التی کانت عندی وانقطع ظھری وانقطع الصھر بینی وبینک

(اسد الغابہ ج ۷ ص ۳۷۵)

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو روتے دیکھا تو پوچھا تو آپ نے کہا کہ مجھے اس رشتہ کے ختم ہونے پر بہت دکھ ہے جو آپ کے ساتھ ملا تھا حضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے اللہ کا پیغام دیا ہے کہ میں رقیہ کی بہن کی شادی تم سے کر دوں

فهذا جبرئيل يأمرني بامر الله عزوجل ان ازوجك باختها . خرجه الفضائلي (ریاض ج ۳ ص ۱۱)

اس دوران حضرت عمر فاروق بھی اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ کی دوسری شادی کے لئے بہت فکر مند تھے آپ نے چاہا کہ حضرت حفصہ کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا جائے آپ نے حضرت عثمان سے اس بارے میں بات کی تو حضرت عثمان نے فی الحال نکاح کرنے سے معذرت کر لی حضرت عمر اپنی صاحبزادی کے بارے میں یہ پریشانی لے کر حضور ﷺ کے پاس آئے آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ حفصہ کو عثمان سے اچھا شوہر ملے گا اور عثمان کو حفصہ سے اچھی بیوی ملے گی میں حفصہ سے نکاح کر لیتا ہوں اور عثمان کا نکاح ام کلثوم سے کر دیتا ہوں

يتزوج حفصة من هو خير من عثمان ويتزوج عثمان من هي خير من حفصة (الاصابہ ج ۴ ص ۲۶۴)

يا عمر أدلك على خير لك من عثمان وأدل عثمان على خير له منك قال نعم يا نبي الله قال تزوجني ابنتك وأزوج عثمان ابنتي (مواہب لدنیہ ج ا ص ۳۹۳)

Scanned with CamScanner

چنانچہ حضور علیہ السلام نے حضرت حفصہ کو اپنے نکاح میں لیا اور اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے فرمادیا آپ خود فرماتے ہیں

لقد انکحنی رسول الله ابنته ثم توفیت فانکحنی ابنته الاخری (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۱)

آپ کا نکاح ربیع الاول ۳ ہجری میں ہوا اور اس کے تین ماہ بعد (جمادی الاخر ۳ ہجری کو) ان کی رخصتی ہوئی

حضرت عثمان کا حضرت ام کلثوم کے ساتھ نکاح وحی الٰہی کی رو سے کیا گیا تھا یہ اللہ تعالی کا فیصلہ تھا کہ حضرت سیدہ رقیہ حضرت عثمان کے نکاح میں آئے اور ان کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم سے آپ کا نکاح ہوا حضرت انس کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ماانا أزوج بناتی ولکن الله تعالی یزوجھن (مستدرک حاکم ج ۴ ص ۵۴)

میں اپنی مرضی سے اپنی بیٹیوں کا رشتہ نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے میری بیٹیوں کے نکاح کے فیصلے ہوتے ہیں اور وحی کی رو سے میں ان کا نکاح کرتا ہوں

حضرت امام بخاری حضور علیہ السلام کی خادمہ ام عیاش کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

مازوجت أم کلثوم من عثمان الا بوحی من السماء (تاریخ کبیر ج ۲ ص ۲۸۱ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۱ الاصابہ ج ۴ ص ۴۹۰)

ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

أتانی جبرئیل فقال ان الله یامرك أن تزوج عثمان علی مثل صداق رقیة وعلی مثل صحبتها (الاصابہ ج ۴ ص ۴۹۰)

Scanned with CamScanner

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

یا عثمان وهذا جبرئيل أخبرني عليه الصلاة والسلام يامرني عن أمر الله عزوجل أن أزوجك أختها أم كلثوم على مثل صداقها رقية وعلى مثل صحبتها (مستدرک ج ۴ ص ۵۴ ابن ماجہ۔ اسد الغابہ ج ۷ ص ۳۷۵)

اے عثمان یہ جبرئیل ہیں جس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح تیرے ساتھ کروں اور جو مہر حضرت رقیہ کے لئے مقرر ہوا اسی کے موافق ام کلثوم کا بھی مہر رکھا جائے اور ان کی مصاحبت اور رفاقت بھی انہیں کی طرح ہو گی

شیعہ عالم نعمت اللہ جزائری (۱۱۱۲ھ) نے اس بات کو تسلیم کیا ہے اس نے لکھا

وأما أم كلثوم فتزوج ايضا عثمان بعد أختها رقية وتوفيت عنده (انوار النعمانيه ج ا ص ۳۶۷)

معروف شیعہ عالم محمد ہاشم خراسانی (۱۳۵۲ھ) لکھتے ہیں

واما مخدرہ مکرمہ ام کلثوم اسم شریفش آمنہ بود وبعد از جناب رقیہ بعثمان تزویج شد ولذا عثمان را ذوالنورین میگویند (منتخب التواریخ ص ۲۵)

قابل احترام واکرام ام کلثوم جن کا نام آمنہ تھا حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان کی نکاح میں آئیں اسی لئے انہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے

حضرت ام کلثوم نے حضرت عثمان کے گھر تقریبا ۶ سال گزارے کہ وہ بھی سفر آخرت پر چل پڑیں آپ کا انتقال شعبان ۹ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا امام قرطبی لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

فلما توفيت رقية تزوجها عثمان وبذلك سمى ذا النورين وتوفيت ام كلثوم فى حيات النبى ﷺ فى شعبان سنة تسع من الهجرة وجلس رسول الله ﷺ على قبرها (تفسير قرطبى ج ۷اص ۲۲۹)

پیش نظر رہے حضور ﷺ کی تینوں بیٹیوں نے آپ کی زندگی میں ہی سفر آخرت فرمایا اسی طرح آپ کے بیٹے بھی آپ کے حین حیات دنیا سے رخصت ہو گئے صرف حضرت سیدہ فاطمۃ الزھراءؓ نے آپ کے چھ ماہ بعد سفر آخرت کیا۔

حضرت ام کلثومؓ کے انتقال پر حضور ﷺ بہت رنجیدہ تھے اور حضرت عثمان کا غم بھی آپ کے سامنے تھا آپ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو میں اسے بھی حضرت عثمان کے نکاح میں دیتا

لو أن لنا ثالثة لزوجنا عثمان بها (اسد الغابہ ج ۷ ص ۳۷۴)

آپ نے ایک موقع پر فرمایا اگر میرے پاس دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے نکاح دیتا

لو كن عشرا لزوجتهن عثمان (طبقات ج ۸ ص ۳۱ طبرانی ج ۲۲ ص ۴۳۶)

ایک اور روایت میں چالیس بیٹیوں کا ذکر بھی ہے آپ نے فرمایا

لو أن لى أربعين بنتا زوجت عثمان واحدة بعد واحدة حتى لايبقى منهن واحدة (اسد الغابہ ج ۳ ۹۲ ۵ تاریخ الخلفاء ص ۱۱۹)

ایک دن آپ نے قسم کھا کر فرمایا اگر میرے پاس سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ان کو حضرت عثمان کے نکاح میں دیتا

لا تبك فوالذى نفسى بيده لو أن عندى مائة بنت تموت واحدة بعد

Scanned with CamScanner

واحدة زوجتك أخرى بعد أخرى حتى لا يبقى من المائة شئی (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص ۱۲۰ مواہب لدنیہ ج۱ص ۳۹۴ کنز العمال ۳۶۲۰۶)

حضرت ام کلثوم کے انتقال پر حضور ﷺ بہت متاثر ہوئے تھے آپ نے سب گھر والوں کو صبر کرنے کی تلقین فرمائی حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ۔ حضرت اسماء بنت عمیس حضرت ام عطیہ انصاری اور دوسری خواتین نے آنحضرت ﷺ کی ہدایت کے مطابق ان کو غسل دیا حضور ﷺ یکے بعد دیگرے کفن کے کپڑے انہیں پکڑاتے رہے لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ کہتی ہیں کہ میں بھی ان خواتین میں سے ہوں جنہوں نے حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے کی سعادت پائی تھی

كنت فيمن غسل أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ عنف وفاتها فكان أول ماعطانارسول الله ﷺ الخفاء ثم الدرع ثم الخمار ثم الملحفة ثم ادرجت بعد فى الثوب الاخر قالت ورسول الله ﷺ جالس عند الباب معه كفنها يناولها ثوبا ثوبا (سنن ابی داؤد ج۲ص ۹۴)

(ترجمہ) جب حضور ﷺ کی بیٹی ام الکلثوم کا انتقال ہوا تو ان کو غسل دینے والوی عورتوں میں میں بھی شامل تھی ان کے کفن کے لئے آپ ﷺ نے ہمیں سب سے پہلے ازار دیا اس کے بعد کرتا پھر اوڑھنی پھر چادر اور آخر میں ایک اور کپڑا دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا حضور ﷺ اس وقت دروازے کے پاس ہی تشریف فرما تھے آپ کے پاس ہی کفن کے کپڑے تھے جو آپ ہمیں ایک ایک کر کے دیتے جاتے تھے

حضرت ام کلثوم کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے پڑھائی وصلى عليها أبوها رسول

Scanned with CamScanner

اللہ ﷺ (الاستیعاب ج ۴ ص ۴۸۷)اور اپنی بیٹی کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اللہ کے حضور دعا فرمائی نماز جنازہ کے بعد آپ کو دفن کے لئے جنت البقیع میں لایا گیا حضور ﷺ قبر کے کنارے تشریف ہوئے آپ کی آنکھ مبارک سے آنسو جاری تھے آپ نے فرمایا کہ رقیہ کی قبر میں وہ لوگ اتریں جنھوں نے گزری رات اپنی اہلیہ کے ساتھ مقاربت نہ کی ہو چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے کہا حضور۔ میں حاضر ہوں اور وہ حضرت رقیہ کی قبر میں اترے حضرت انسؓ کہتے ہیں

شهدت دفن بنت رسول الله ﷺ وهو جالس على القبر ورايت عينيه تدمعان فقال هل معكم رجل لم يقارف الليلة أهله فقال ابو طلحة انا يارسول الله ﷺ فانزل فی قبرها (طبقات ج ۸ ص ۳۱)

ایک دوسری روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی مرتضٰی حضرت فضل بن عباس حضرت اسامہ بن زید بھی آپ کی قبر میں اترے اور دفن کرنے میں مدد فرمائی (ایضا الاستیعاب ج ۴ ص ۴۸۷)

جو لوگ ان حقائق کے باوجود حضرت عثمان غنی کو حضور ﷺ کا داماد ماننے کے لئے تیار نہیں ہم اسے ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کیا حضرت علی مرتضٰی نے حضرت عثمان کو حضور ﷺ کا داماد نہیں کہا تھا؟ اور کیا انہوں نے حضور ﷺ کا قریبی رشتہ دار نہیں بتایا تھا حضرت عثمان جب باغیوں کے محاصرہ میں تھے تو اس وقت حضرت علی مرتضٰی آپ کے پاس تشریف لائے اور حضرت عثمان سے فرمایا

والله مادری مااقول لك مااعرف شيئا جهله ولا ادلك على امر لا تعرفه ماسبقناك الى شئى فنخبرك عنه ولا خلونا بشئى فنبلغكه وقد

Scanned with CamScanner

رایت کما رائینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول الله ﷺ کما صحبنا ومااابن ابی قحافة ولاابن الخطاب اولی بعمل الحق منك وانت اقرب الی رسول الله ﷺ وشیجة رحم منهما ونلت من صهره مالم ینالا (نہج البلاغۃ ج ا ص ۳۰۳)

بخدا مجھے معلوم نہیں ہورہا ہے کہ میں آپ سے کیا کہوں میں ایسی کوئی بات نہیں جانتا جس سے آپ ناوقف ہوں اور نہ میں آپ کی کسی ایسی چیز کی طرف رہنمائی کر سکتا ہوں جو آپ کو معلوم نہ ہو کسی معاملہ میں آپ سے میں سبقت نہیں رکھتا جس کی آپ کو خبر ودوں اور نہ خلوت میں میں نے کوئی چیز حاصل کی ہو جو آپ تک پہنچاؤں اور آپ نے حضور ﷺ کا دیدار حاصل کیا جس طرح ہم نے زیارت کی اور آپ نے بھی اسی طرح حضور ﷺ سے اسی طرح سنا جس طرح ہم نے سنا ہے اور حضور ﷺ آپ کے ہم نشین تھے جیسا کہ ہم ہم نشین تھے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر آپ سے زیادہ حق بات پر عمل کرنے میں آپ سے زیادہ حق دار نہ تھے اور اے عثمان آپ تو نسبی قرابت میں ان دونوں سے حضور ﷺ کے زیادہ قریب ہیں اور آپ کو حضور ﷺ کے ساتھ دامادی کا شرف حاصل ہے جو ان دونوں کو حاصل نہیں ہے۔

حضرت عثمان غنی جب محصور ہوئے اس وقت حضرت علی خیبر گئے ہوئے تھے آپ کو معلوم ہوا تو فوراً تشریف لائے اور آپ نے حضرت عثمان نے سے فرمایا

فان لی علیك حقوقا حق الاسلام وحق الإخاء وحق القرابة والصهر. رواه البغوی (موسوعۃ آثار الصحابۃ ج ۲ ص ۷)

اس میں آپ نے کھل کر اپنے آپ کو اور حضرت عثمان کو حضور ﷺ کا داماد کہا اور ان کے ساتھ اپنی قرابت بیان کی

اب بھی اگر شیعہ عالم اسی ضد پر ہی رہے کہ حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم حضور ﷺ کی صلبی بیٹیاں نہ تھیں حضرت خدیجہ کے سابق شوہر کی اولاد تھیں تو انہیں کم از کم اپنے علماء کی بات مان لینی چاہیئے معروف شیعہ عالم ملا باقر مجلسی لکھتا ہے

بر نفی ایں ہر دو قول روایات معتبرہ دلالت می کند (حیات القلوب ج ۲ ص باب ۵۱ ص ۷۱۹)

معتبر روایتیں اس بات کی نفی کرتی ہیں کہ یہ سابق شوہر کی اولاد تھیں

جب تک حضرت رقیہ سلام اللہ علیھا آپ کے نکاح میں رہیں آپ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا پھر بعد جب تک حضرت ام کلثوم آپ کے نکاح میں رہیں آپ نے اور نکاح نہیں کیا حضرت سیدہ ام کلثوم سے آپ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اللہ تعالی کی کروڑوں رحمتیں اترے حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم پر اور اللہ ان سے اور ان کے شوہر نامدار سیدنا حضرت عثمان بن عفان سے راضی ہوں۔ آمین ۔

حضرت ام کلثوم کے بعد حضرت عثمان نے اور نکاح فرمائے فاطمہ بنت ولید۔ فاختہ بنت غزواں۔ رملہ بنت شیبہ۔ نائلہ بنت فرافرافصہ ام البنین اور ام عمرو آپ کی بیویاں تھیں اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوئیں حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ان کی اہلیہ حضرت نائلہ بنت القرافصۃ آپ کے پاس موجود تھیں جب قاتلوں نے حضرت عثمان پر حملہ کیا تو آپ اپنے شوہر نامدار کو بچانے کے لئے آگے آئیں اور تلوار کا وار اپنے ہاتھ پر لے لیا جس سے ان کی ساری انگلیاں کٹ گئیں رضی اللہ تعالی عنہا ۔

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت عثمان غنیؓ کی اولاد

حضرت عثمان صاحب اولاد ہوئے حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ سلام اللہ سے آپ کے ہاں ایک بیٹا ہوا مگر اس کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا اور حضور ﷺ نے اس بچے کی نماز جنازہ پڑھائی تھی آپ کی اولاد میں حضرت ابان حضرت عمرو اور حضرت سعید نے علم حدیث میں بڑا اونچا مقام پایا حضرت ابان اور حضرت عمرو کی والدہ ام عمرو بنت جندب قبیلہ ازد سے تعلق رکھتی تھیں جبکہ سعید کی والدہ فاطمہ بنت الولید قبیلہ بنی مخزوم سے تھیں

☆...... حضرت ابان بن عثمانؓ

حضرت عثمان غنی کے صاحبزادے حضرت ابان (۱۰۵ھ) عالم فاضل اور بڑے پایہ کے محدث اور مدینہ منورہ کے معروف فقیہ تھے امام زہری آپ کے شاگردوں میں سے ہیں حضرت ابان نے حضور ﷺ کی سیرت پر ایک کتاب بھی لکھی تھی ابن سعد ۲۳۰ھ نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے اس کتاب سے استفادہ بھی کیا تھا آپ حضرت زید بن ثابت کے شاگردوں میں سے ہیں آپ مدینہ منورہ کے امیر بھی رہے ہیں مسند احمد میں حضرت عثمان کی روایات کے آپ راوی بھی ہیں و کان ثقة وله احادیث (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۱۶) آپ سے مروی روایات صحیح مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد اور ابن ماجہ میں ملتی ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے صاحبزادہ عبدالرحمٰن نیز نبیہ بن وھب موسیٰ بن عمران ضمرة بن سعید حضرت سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے عامر اور عبداللہ بن ذکوان وغیر ہم ہیں آپ فرماتے تھے کہ جو شخص صبح ﴿ لا اله الا الله

العظیم سبحان الله العظیم وبحمده لاحول ولا قوة الا بالله ﴾ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالی اس دن کی ہر آفتوں اور بلاؤں سے اسے بچالیتا ہے (ایضا) ایک مرتبہ آپ کو فالج ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ آپ تو کہتے تھے کہ جو اس دعا کو پڑھ لیتا ہے وہ آفتوں سے بچا رہتا ہے آپ اس بیماری میں کیسے آگئے ؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا یہی بات وہی ہے جو میں نے کہی ہے لیکن جب اللہ تعالی نے مجھے اس بیماری میں مبتلا کرنا چاہا تو اس دعا کو مجھ سے بھلا دیا گیا یعنی میں پڑھنا ہی بھول گیا

لکنی حین أراد الله عزوجل ما أرادني به أنساني ذلك الدعاء
(مسند امام طحاوی ج ۶ ص ۱۴۵)

ان الحديث كما حدثتك ولكن لم أقله يومئذ ليمضى قدر الله
(مسند ابی داؤد طیالسی ص ۱۴)

حضرت جابر بن عبداللہ (۴۴ھ) اور حضرت علی کے بھتیجے حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کی نماز جنازہ آپ نے ہی پڑھائی تھی (اسد الغابۃ ج ا ص ۴۹۴۔ وج ۳ ص ۱۹۹) آپ کی شادی حضرت علی مرتضٰی کے بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے بیٹے عبداللہ بن جعفر کی بیٹی ام کلثوم سے ہوئی تھی ابن قتیبہ دینوری (۲۷۶ھ) حضرت ابان کے سلسلہ میں لکھتے ہیں

وكانت عنده أم كلثوم بنت عبدالله بن جعفر (المعارف ص ۸۶)

حضرت ابانؓ کے صاحبزادہ مروان (حضرت عثمان کا پوتا) کا نکاح حضرت حسنؓ کی پوتی ام القاسم کے ساتھ ہوا تھا ان سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا تھا (نسب قریش ص ۵۳)

☆...... حضرت عثمانؓ کے دوسرے صاحبزادے حضرت سعیدؓ اپنے والد کی طرح قتیل

الحدیث تھے . و کان قلیل الحدیث (طبقات ج ۵ ص ۱۱۷)

☆...... حضرت عثمانؓ کے ایک اور صاجزادے عمرو نے بھی آپ سے علم حاصل کیا تھا ان کے بیٹے زید کا نکاح حضرت حسینؓ کی صاجزادی حضرت سکینہ سے ہوا تھا (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۳۴۷۔ کتاب نسب قریش ج ۴ ص ۱۲۰)

حضرت عثمان کے پوتے حضرت عبداللہ بن عمرو کا نکاح حضرت حسینؓ کی دوسری صاجزادی حضرت فاطمہؓ سے ہوا تھا اور آپ سے ایک لڑکی رقیہ اور دو لڑکے پیدا ہوئے (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۳۴۶)

شیعہ عالم ابن ابی الحدید لکھتے ہیں

تزوج عبدالله بن عمرو بن عثمان فاطمة بنت الحسين بن علی بن ابی طالب (شرح نہج البلاغۃ ج ۳ ص ۴۵۹ و مسالک الافہام ۳۹۸ مقاتل الطالبین ص ۷۶۔ التنبیہ والاشراف ص ۲۵۵)

☆...... حضرت عثمان کی ایک صاجزادی عائشہ ہیں ان کی والدہ رملہ بنت شیبہ تھیں (طبقات ج ۸ ص ۱۹۰) آپ کی صاجزادی عائشہ کا نکاح حضرت حسن بن علیؓ سے ہوا تھا

فذكره الحسين عليه السلام خطبة الحسن عائشة وفعله (مناقب آل ابی طالب ج ۴ ص ۳۹ از محمد بن علی بن شہر آشوب)

حضرت حسنؓ کے انتقال کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی شہید کربلا حضرت حسینؓ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی۔ گویا حضرت حسنؓ اور حضرت دونوں حضرت عثمانؓ کے داماد تھے

ثم انه كان الحسين تزوج لعائشة بنت عثمان (ایضاً ج ۴ ص ۴۰)

حضرت عثمانؓ کی اولاد کا مختصر تذکرہ آپ کے سامنے ہے اس سے آپ کو معلوم ہوا ہو گا کہ

Scanned with CamScanner

حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا گھرانہ ایک دوسرے کے کس قدر قریب تھا اور یہ سب کس طرح آپس کی رشتہ داریوں میں بندھے ہوئے تھے ان شواہد اور حقائق کے ہوتے ہوئے روافض کا چیخ چیخ کر ایک ہی راگ الاپتے چلے جانا کہ خلفائے ثلاثہ اور اہل بیت نبوی میں کوئی قرب و تعلق نہ تھا اور یہ لوگ ایک دوسرے کے قریب آنے کے روادار نہ تھے جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

اس میں شک نہیں حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور اہل بیت نبوی کے درمیان عداوت و منافرت کی دیواریں کھڑی دکھانے والے اپنی کوششوں میں شروع دن سے مصروف رہے اور اب تک لگے ہوئے ہیں مگر یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ تکوینی شہادتیں قدم قدم پر ان کی نفرت پر اٹھائی گئی دیوار گراتی چلی گئیں اور قرآن نے قیامت تک آنے والے لوگوں پر یہ بات کھول دی کہ یہ سب لوگ (قرآن کی زبان میں) رحماء بینھم کے مصداق تھے۔ فرضی اللہ تعالی عنھم اجمعین

آیئے اب ہم ان الزامات واعتراضات کا بھی جائزہ لیتے چلیں جو رافضی اور سبائی حلقوں کی جانب سے بار بار اٹھائے جاتے ہیں ان میں مذہبی سیاسی اور ذاتی قسم کے بارہ بڑے الزامات اور اعتراضات ہیں جو حضرت عثمان پر لگائے گئے ہیں ہم نے ان اعتراضات پر نظر کی ہے اور ہم امید کریں گے کہ بارھویں کو ماننے والے ان بارہ اعتراضات کے جوابات کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ کریں گے اور ضد و عداوت سے ان سطور کو ٹھکرانے کے بجائے سنجیدگی سے اسے دیکھیں گے نیز وہ لوگ جنھوں نے تحقیق اور ریسرچ کے نام پر حضرت عثمان غنیؓ پر بلاوجہ طعن و تشنیع کے تیر چلائے ہیں وہ بھی کینہ اور غیظ و غضب کو ایک طرف رکھ کر ہماری گذارشات پر توجہ دیں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ حضرت عثمان بن عفان ایمان

Scanned with CamScanner

وحیاء شرافت و نجابت امانت ودیانت اور تقوی واخلاق کے نہایت اعلی مقام پر کھڑے ہیں اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ جو لوگ حضرت عثمان غنی پر بلا وجہ اعتراضات کرتے ہیں وہ قرآن وحدیث اور خود ائمہ اہل بیت اور تاریخ کے ساتھ کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالی ظالموں اور حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے

شیعہ سنی اتحاد میں سب سے بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

معروف شیعہ عالم ڈاکٹر موسی الموسوی جن کے ایرانی رہنما آیت اللہ خمینی صاحب کے ساتھ بھی قریبی روابط رہے ہیں اپنی کتاب "اصلاح شیعہ" میں لکھتے ہیں

شیعہ اور اہل سنت کے درمیان موجودہ اختلافات میں اہم ترین چیز شیعہ کا خلفائے راشدین صحابہ اور بعض ازواج مطہرات پر زبان درازطعن کرنا ہے جب تک اختلافات کی فہرست سے یہ رکاوٹ دور نہ کردی جائے فریقین کے اختلافات پوری شدت سے ابد الاباد تک رہیں گے نہ اسلامی کانفرنسیں کچھ فائدہ دیں گی نہ گونج دار اصلاحی باتوں کا کوئی فائدہ ہوگا اور نہ مصلحین کے خطبے ہی کینہ وبغض کے چھپے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کر سکیں گے جو قلوب واذہان کتابوں کے صفحات اور سر گوشیوں تک پھیلا ہوا ہے (ص ۱۰۷)

ہم نے اپنے شیعہ فقہاء سے دوٹوک بات کی اور ان سے کہا کہ تمہاری کتابیں خلفائے راشدین ازواج مطہرات اور صحابہ کو طعن کا نشانہ بناتی ہیں جبکہ ان کا مسلمانوں کے دلوں میں عظیم مقام ہے اہل سنت ائمہ شیعہ کے متعلق ایسی باتیں نہیں کہتے بلکہ ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کے فضائل ذکر کرتے ہیں (ص ۱۵۸)

اگر شیعہ زعماء میں جرات ہو اور اور انہیں اس ذمہ داری کا احساس ہو جو اختلافات ختم کرنے کے لئے ان کے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے تو یہ لوگ پوری طرح ذمہ داری اٹھائیں اور اس قسم کی روایات کو کتابوں کے صفحات اور شیعہ کے اذہان سے زائل کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں اس سے تاریخ اسلام کا نیاباب کھل جائے اور تمام مسلمانوں تک اس کی خیر پہنچ پائے (ص ۱۰۸)

Scanned with CamScanner

الزامات اور ان کے جوابات

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ...... اما بعد

سیدنا حضرت عثمان غنی اور آپ کی خلافت باسعادت کو داغدار بتانے اور ان کی خلافت کو پہلی دو خلافتوں سے علیحدہ دکھانے کے لئے سبائی اور رافضی گروہ مختلف واقعات کا سہارا لیتے ہیں اور اپنی چرب زبانی اور زور قلم سے یہ ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اپنے دور خلافت میں بعض ایسے کام کئے ہیں جن سے ان کی نیک نامی مجروح ہوئی بالخصوص انہوں نے اپنے عزیز واقارب کو بڑے بڑے عہدے دئے اور ان کے لئے فتوحات اور ملکی خزانوں کے دروازے کھول رکھے تھے آیئے ہم چند بڑے الزامات کا جائزہ لیں جو حضرت عثمان پر شیعہ علماء پہلے سے کرتے چلے آرہے تھے اور جن کے جوابات بھی تقریبا ہر دور میں دئے جاچکے ہیں

اہل علم سے مخفی نہیں کہ آج سے ساڑھے چھ سو سال قبل شیعہ عالم جمال الدین حسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی (۷۲۶ھ) نے ﴿ منهاج الكرامة فى معرفة الامامة ﴾ میں انہی اعتراضات کو دہرایا تھا جس کا جواب اسی زمانہ میں شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حنبلی (۷۲۸ھ) نے ﴿منهاج السنة النبوية فى نقض كلام الشيعة القدرية ﴾ کے نام سے نے دیا اور علامہ حلی شیعی کو علمی طور پر ایسا جکڑا ہے کہ اب تک کوئی شیعہ عالم انہیں چھڑا نہیں سکا ہے

Scanned with CamScanner

مگر افسوس کہ کچھ ادیب قسم کے لوگ پھر سے گڑے مردے اکھاڑنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں اور سمجھتے کہ وہ مسلمان نوجوانوں کو اسلام کی صحیح تاریخ سے روشناس کرا رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ تاریخ کا چہرہ مسخ کر رہے ہیں بلکہ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی کو موجودہ زمانے کے کرپٹ حکمراں جیسے بتانے اور سمجھانے میں بھی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے ان کی تحریرات پڑھنے والا یہ تاثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس طرح موجودہ دور کے حکمراں جب حکومت میں آتے ہیں تو وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بڑے بڑے مناصب عطا کر دیتے ہیں اور پھر وہ جی کھول کر ملکی خزانوں کو کمال بے دردی سے مال مفت دل بے رحم کی طرح دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں اسی طرح حضرت عثمان غنیؓ اور ان کے خاندان نے خلافت پاتے ہی بڑے بڑے عہدوں پر قبضہ کر لیا تھا اور وہ سب کے سب اسلامی فتوحات اور مسلمانوں کے اموال پر بے دریغ ہاتھ صاف کر رہے تھے استغفر اللہ العظیم

ہمارے اسی دور کے ایک صاحب مسلم نوجوانوں کو اسلام کی صحیح تاریخ کا سبق دینے نکلے تو انہوں نے حضرت عثمان کی تصویر کس رنگ میں پیش کی ہے اسے دیکھئے وہ لکھتے ہیں

حضرت عثمان جب جانشین ہوئے تو وہ رفتہ رفتہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف ملامت بن کر رہیں (خلافت و ملوکیت ص ۱۰۶) مثال کے طور پر انہوں نے مروان کے مال غنیمت کا پورا خمس (پانچ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا (ایضا) ان کے عہد میں بنی امیہ کو کثرت سے بڑے بڑے عہدے اور بیت المال

Scanned with CamScanner

سے عطیے دئے گئے اور دوسرے قبیلے اسے تلخی کے ساتھ محسوس کرنے لگے ...... اس طرح قبائلیت کی دبی ہوئی چنگاریاں پھر سلگ اٹھیں جن کا شعلہ خلافت راشدہ کے نظام کو ہی پھونک کر رہا (ایضا ص ۱۰۰) انہوں نے جو کچھ لیا وہ یا تو صدر مملکت کی حیثیت سے اپنے حق الخدمت کے طور پر لے کر خود استعمال کرنے کے بجائے اپنے عزیزوں کو دیا بیت المال سے قرض لے کر دیا جسے وہ ادا کرنے کے ذمہ دار تھے یا اپنی صواب دید کے مطابق انہوں نے خمس کے مال کو تقسیم کیا جس کے لئے کوئی مفصل شرعی ضابطہ نہ تھا (ص ۳۲۸)

اب ایمانداری سے فرمایئے کہ کس کے دل میں حضرت عثمان کے لئے وہ عزت باقی رہے گی جو ان تیز و تند لفظوں کے پڑھنے سے پہلے موجود تھی کیا اس بیان سے آپ کی تصویر پاکستان کے موجودہ صدر پر لگے الزامات سے کچھ الگ نظر آتی ہے؟ ان عبارتوں کو پڑھنے والا اگر اس سے یہ سمجھتا ہے کہ حضرت عثمان بھی ایسے ہی ہوں گے جیسے آج کے حکمراں اور ان کے دوست احباب ہیں تو آپ ہی بتائیں کیا اس کے دل میں حضرت عثمان کی عزت وعظمت قائم رہے گی؟ اور کیا پھر وہ انہیں معیار حق تسلیم کر لینے کے لئے تیار ہوگا؟ کیا پھر اس کا دماغ آپ سے بدگمان اور اس کی زبان آپ کے بارے میں بد زبان نہیں بنے گی؟

شیعہ علماء اور سبائی گروپ شروع سے حضرت عثمان غنیؓ کی ذات والا صفات کو بدنام کرنے میں مصروف ہیں افسوس کہ اپنے آپ کو اہل سنت کہنے والے بھی اب سبائیوں کی راہ چل پڑے اور ان کی زبان و قلم بھی حضرت عثمان ذوالنورین کی عزت سے کھلواڑ کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ آیئے ہم شیعہ علماء اور سبائی ادباء کے ان اعتراضات پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کیا ان کا حضرت عثمان غنی پر اعتراض کسی درجے میں کوئی وزن رکھتا ہے؟

Scanned with CamScanner

اور آپ کے کسی عمل سے یہ تاثر ملتا ہے کہ آپ نے دین پر دنیا کو ترجیح دے دی تھی اور آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی بہ نسبت اپنے اعزہ واقارب زیادہ پیارے تھے کہ جن کی خاطر آپ کو اسلامی حدوں کو توڑنے میں بھی کوئی عار نہ تھا (معاذ اللہ)

قبل اس کے کہ ہم ان الزامات کے جوابات دیکھیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں ایک نہایت ہی اہم نکتہ کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرادیں وہ یہ ہے کہ مؤرخین کی وہ غلط روایات جن سے حضور ﷺ کے کسی صحابی اور آپ کے اہل بیت میں سے کسی کی عزت وناموس مجروح ہو اس سے بچ نکلنے کی اصولی راہ کیا ہونی چاہئیے؟ کیا ہم ان غلط تاریخی روایتوں کو آنکھیں بند کر کے قبول کرلیں اور اس کی رو سے حضور ﷺ کے صحابی اور آپ کے اہل بیت کو تنقید کی زد میں لے آئیں؟ یا ہمیں شریعت نے اس باب میں کوئی راہ دکھائی ہے؟ حضرت الاستاذ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتھم مؤرخین کی غلط روایتوں سے بچ نکلنے کی اصولی راہ اس طرح بتاتے ہیں

آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد جلدی واقع ہونے والے افتراق امت کی خبر دی تو ساتھ ہی فرمایا کہ اس افتراق میں نجات کے لائق وہی ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کی راہ پر ہوں ماأنا علیه وأصحابی اس سے یہ واضح ہوا کہ اس دور میں ایسے رواۃ اخبار جن کی روایات سے صحابہ کرام (وہ حضرت ابوبکر ہوں یا حضرت عمر حضرت عثمان ہوں یا حضرت علی حضرت معاویہ ہوں یا حضرت امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی شخصیات کسی درجہ میں مجروح ہوتی ہوں کسی طرح لائق قبول نہ سمجھے جائیں گے سو ہدایت نبوی سے یہ ایک اصولی راہ مل گئی کہ اختلاف کے اس دور میں سلامتی اسی

Scanned with CamScanner

طرف رہنے میں ہے جس میں صحابہ کی عزت وناموس برقرار رہے اور جو روایات ان کی شخصیات کو مجروح کریں لائق رد سمجھی جائیں

اور یہ بھی درست ہے کہ امت میں حافظ ابن تیمیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ جیسے محدثین نے امت کی رہنمائی کے لئے اپنی تحقیقات میں اسی راہ عمل کو اختیار فرمایا ہے جس میں صحابہ کی عزت وناموس قائم رہے اور اسے انہوں نے اپنی ایک دینی ذمہ داری سمجھا کہ وہ ماأنا علیہ وأصحابی کی روشنی میں چلیں صحابہ کے وکیل اس میں غیر جانبدار نہ رہیں

اب ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے اس ارشاد کی روشنی میں کسی مسلمان کے لئے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ صحابہ کرام کا وکیل بنے (خلفائے راسدین ج ۲ ص ۳۴۸)

حضرت عثمان ذی النورینؓ پر لگائے الزامات میں سے ہم بارہ اہم الزامات کے جوابات پیش کررہے ہیں انہیں پڑھیے اور فیصلہ کیجئے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان کی جانب سے وکیل صفائی کی خدمت انجام دینے کو صرف سعادت ہی نہیں بلکہ فریضہ جانا ہے ان کا بیان حقائق وشواہد پر مبنی ہے یا ان لوگوں کا جنہوں نے تاریخ کے پلندوں میں سے کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا جوڑ کر حضرت عثمانؓ کی ایک گھناؤنی تصویر دکھانے کی مذموم کوشش کی ہے حضرت عثمانؓ کو ناکردہ کاموں پر الزامات کی بوچھاڑ کرنے والے یہ بات یاد رکھیں کہ انہوں نے جو الزامات حضرت عثمان پر عائد کئے وہ سب غلط نکلے ہیں اب وہ خود سوچ لیں کہ قیامت کے دن انہیں اپنے ان الزامات کا خمیازہ کس افسوسناک صورت میں بھگتنا پڑے گا (العیاذ باللہ تعالی)

Scanned with CamScanner

(۱) حضرت عثمان نے تخت خلافت سنبھالتے ہی صحابہ کو معزول کر دیا۔

الجواب

حضرت عثمان غنیؓ نے جب خلافت سنبھالی تو آپ نے ان تمام عمال کو اپنے اپنے عہدوں پر باقی رکھا جو حضرت عمر فاروق کے دور سے چلے آرہے تھے پھر کچھ عرصہ بعد جب بعض علاقوں کے لوگوں کی اپنے عمال کے بارے میں شکایات ملیں اور پھر ان شکایتوں میں اضافہ ہو گیا اور حالات بھی کچھ اس کی شہادت دینے لگے تو آپ نے بعض مصالح کے پیش نظر انہیں اپنے عہدوں سے معزول کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے حضرات کو وہاں متعین کر دیا ان میں سے حضرت ابو موسی اشعریؓ کو بصرہ سے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کو مصر سے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کو کوفہ سے واپس بلوالیا واپس آنے والوں میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بھی تھے

حضرت ابو موسی اشعریؓ کے بارے میں بصرہ کے لوگوں کے درمیان کافی اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور قریب تھا کہ اس سے ایک بڑا فتنہ بھڑک اٹھے آپ نے اس مصلحت سے حضرت ابو موسی اشعریؓ کو واپس بلالیا تھا اسی طرح حضرت عمرو بن عاصؓ کے بارے میں مصری لوگ کافی شکایات رکھتے تھے اور انہوں نے خراج بھی دینا کم کر دیا تھا خطرہ تھا کہ کہیں وہ بغاوت پر نہ آجائیں آپ نے انہیں معزول کرنے میں مصلحت سمجھی اور آپ کو معلوم تھا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے بھی انہیں پہلے وہاں سے انہی شکایات پر معزول کیا تھا بعد ازاں شکایات کے دور ہونے پر پھر انہیں وہاں مقرر کر دیا تھا آپ بھی اسی راہ پر چلنے میں مصلحت سمجھتے تھے سو آپ نے جن صحابہ کو اپنے عہدوں سے معزول کیا اس میں آپ کی اپنی کوئی ذاتی غرض اور مفاد نہ تھا

Scanned with CamScanner

حافظ ابن حجر مکی شافعیؒ (۹۷۳ھ) لکھتے ہیں کہ

ان المجتهد لايعترض عليه فى اموره الاجتهادية (صواعق محرقہ ص ۱۱۳)

آپ مجتہد تھے اور آپ نے انہیں معزول کرنے میں مصلحت سمجھی اور مجتہد پر اجتہادی امور پر اعتراض نہیں کیا جاتا (صواعق محرقہ ص ۳۸۹)

آپ سے پہلے علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) بھی یہ بات لکھ آئے ہیں کہ

"حضرت عثمانؓ مجتہد تھے" (المنتقی ص ۵۷۰ اردو)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) اس اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں

عمال کے عزل اور نصب کو اللہ نے خلیفہ کی رائے پر چھوڑا ہے خلیفہ کے لئے مسلمانوں کی فلاح وبہبود اور نصرت اسلام کے پیش نظر غور کرلینا ضروری ہے اور وہ اسی صواب دید کے مطابق عمل میں لائے اگر مصیب رہا تو اس کا اجر دوگنا ہے اور اگر صواب دید میں خطا واقع ہوگئی تو اس کو ایک اجر پھر بھی ملے گا اور یہ بات رسول اللہ ﷺ سے تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ بعض اوقات حضور ﷺ نے ایک سردار کو معزول کردیا اور دوسرے کو جو اس سے کمتر ہوا اس کی جگہ مصلحت کی بناء پر نصب فرمایا جیسا کہ انصار کا جھنڈا آپ نے سعد بن عبادہ سے بہ سبب ایک کلمہ کے جوان کی زبان سے نکل گیا تھا لے لیا اور ان کے بیٹے قیس کو دے دیا اور کبھی آپ نے افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کو صاحب منصب بنادیا جیسا کہ اسامہؓ کو امیر لشکر بنادیا تھا اور کبار مہاجرین کو ان کے ماتحت کردیا تھا آخر حال میں ۔۔ ایسے ہی حضرات شیخین بھی اپنے ایام خلافت میں

حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علی مرتضیٰؓ اور دوسرے
عمل میں لائے ہیں اور حضرت ذی النورینؓ سے اس وجہ سے
خلفاء بھی اس دستور پر کاربند رہے ہیں تو حضرت ذی النورینؓ سے اس وجہ سے
کسی باز پرس کا سوال نہیں پیدا ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی صواب دید کے
مطابق نوجوانوں میں سے کسی شخص کو معزول کر دیا ہو خصوصا ان واقعات میں
جو ہم بیان کر آئے ہیں جب غور کیا جاتا ہے تو حضرت ذی النورینؓ کا صاحب
الرای ہونا دوپہر کے سورج سے بھی زیادہ روشن اور واضح نظر آتا ہے کیونکہ ہر
عزل اور نصب یا تو لشکر اور رعیت کے اختلاف کے فتنہ کو فرد کرنے کی
مصلحت سے ہوا ہے یا دار الکفر کی ولایتوں میں سے کسی فتح پر منتج ہوا ہے مگر
افسوس کہ خواہشات نفسانی کے پیچھے چلنے والوں مبتدعین کی آنکھیں اندھی
ہو گئیں ہیں (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۸۸)

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نے یہی بات اپنی دوسری کتاب قرۃ العینین میں
بھی لکھی ہے اہل علم کے لئے آپ کی عبارت درج ذیل ہے

می گوئیم کہ عزل و نصب مفوض است برائے خلیفہ اگر اجتہاد خلیفہ مؤدی
شود با آنکہ از فلاں شخص کار امت سرانجام می یابد لازم می شود بروے نصب او (
قرۃ العینین ص ۲۷۲)

ہم کہتے ہیں عمال کی تقرری اور ان کی معزولی کا معاملہ خلیفہ وقت کے سپرد
ہوتا ہے اگر خلیفہ کا اجتہاد انہیں یہ بتاتا ہے کہ فلاں شخص کے ذریعہ امت کی
بہتری کا کام متولی ہو سکتا ہے تو اس پر ایسے آدمی کا تقرر کرنا لازم ہو جاتا ہے
آپ اسی صفحہ پر یہ بھی لکھتے ہیں

می گوئیم ہرچہ از ایشاں بوقوع آمدنہ بامر ذی النورین بود ونہ بوفق صلاح دید وے دور خلافت علم غیب خود شرط نیست آنچہ شرط خلافت است اجتہاد است وذی النورین در اجتہاد تقصیر نہ کرد (ایضا)

ہم کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے جنہیں مقرر کیا ان سے جو کچھ بھی (اچھا یا برا) وقوع میں آیا وہ نہ تو آپ کے حکم سے ہوا اور نہ انہوں نے آپ کے مشورہ سے ایسا کیا کیونکہ خلافت میں علم غیب کا حامل ہونا شرط نہیں ہے ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ خلیفہ صاحب اجتہاد ہو اور حضرت ذی النورین نے اس باب میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی

آپ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

بعض نکتہ چینوں نے اس واقعہ کو محل بحث قرار دیا در حقیقت اس عزل ونصب میں جو خیر اور بھلائی مضمر تھی وہ ظاہر ہے افریقہ اور اندلس کے سلسلہ میں جو حرکت وسعی کا اس سے ظہور ہوا اسی کے سبب سے تو یہ فتح میسر آئی اب اس کی بھلائی میں کیا شبہ ہوگا اسی طرح حضرت ابو موسیٰؓ کا معزول ہونا اور ان کی بجائے عبداللہ بن عامرؓ کا نصب ہونا جبکہ وہ خراسان کی فتح کا بھی باعث ہوا تو اس کے خیر اور بھلائی ہونے میں کیا شبہ ہوگا (ازالۃ ج ۴ ص ۳۴۳)

مسند الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۱۲۳۹ھ) شیعہ کے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

اس طعن کا بے محل ہونا ہر سمجھ دار پر واضح ہے کہ اگر ائمہ وخلفاء کو کسی ماتحت کے عزل ونصب کا اختیار نہ ہو تو پھر اس کی کیا عزت وو قار رہ جائے گا یہ ان

Scanned with CamScanner

کے اختیاری امور میں سے ہے جس کو چاہیں مقرر کریں جس کو چاہیں معزول کریں نہ ان پر یہ لازم ہے اور نہ اس کے وہ پابند ہیں کہ سابقہ عمال ہی کو برقرار رکھیں ہاں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ بلا قصور اور بلا کسی سبب کے انہیں معزول نہ کریں اور وجہ وسبب ذاتی کمزوری ہی نہیں مملکت کے مفاد اور انتظامی وسیاسی معاملات بھی ہو سکتے ہیں اور ان حضرات کی (جنہیں حضرت عثمانؓ نے معزول کیا تھا) بلاوجہ نہ تھی ان کے متعدد اسباب تھے جن کی تفصیل تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے جن پر نظر کرنے سے حضرت عثمانؓ کے حسن تدبیر کا پتہ چلتا ہے در حقیقت ان حضرات کی معزولی اور دوسرے حضرات کا ان کی جگہ انتظام واستحکام مملکت کے ساتھ دوسرے علاقوں کی فتح کا بھی سبب بنا تھا اور خلافت کی شان کچھ سے کچھ ہو گئی تھی لشکر وافواج میں اس قدر اضافہ ہوا ولایت ومملکت کا دائرہ وسیع ہوا اور قلمرو اسلامی کا حلقہ اس قدر پھیلا کہ قیصر وکسری کی نسلوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا اسلامی مملکت کا طول اگر اندلس سے کابل تک تھا تو عرض قسطنطنیہ سے عدن تک پھیلا ہوا تھا...... (تحفہ اثناعشریہ ص ۶۰۵)

سوال یہ ہے کہ آپ نے جن بزرگوں کو معزول کیا اور ان کی جگہ دوسرے حضرات کو (خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ تھے) مقرر فرمایا تو انہوں نے وہ کام ذمہ داری سے نبھایا یا نہیں ؟ آپ کے اس طرز عمل سے مسلمانوں کو فائدہ ہوا یا نقصان ؟ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت عثمان نے جن لوگوں کو عہدے دئے تھے مسلمانوں کو ان سے نفع ہی پہنچا تھا مولانا ابوالاعلی مودودی صاحب کو بھی اس سے اختلاف نہیں ہے۔ موصوف لکھتے ہیں

اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اپنے خاندان کے جن لوگوں کو سیدنا عثمان نے حکومت کے یہ مناصب دئے انہوں نے اعلیٰ درجے کی انتظامی اور جنگی قابلیتوں کا ثبوت دیا اور ان کے ہاتھوں بہت سی فتوحات ہوئیں (خلافت وملوکیت ص ۱۰۸)

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جن لوگوں کو آگے کیا اور انہیں عہدے دئے وہ سب ان امور کو چلانے کی پوری مہارت رکھتے تھے اور انہوں نے نہایت دور اندیشی اور مہارت سے وہ خدمات انجام دیں اور اسلامی مملکت کا دائرہ بڑھایا نیز آپ نے جن لوگوں کو معزول کیا اسکے پیچھے ہر گز کوئی ذاتی غرض یا اقرباء پروری نہ تھی آپ نے بعض مصالح کی بناء پر ایسا کیا تھا جس کا فائدہ پھر سب نے دیکھا بھی تھا

(۲) ☆...... حضرت عثمان غنیؓ پر صحابہ کو محبوس رکھنے کا الزام

سوال...... حضرت عثمانؓ نے اجلہ صحابہ کو محض اس لئے قید کر دیا تھا کہ وہ آپ پر تنقید کرتے تھے؟ حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ آپ کے اختلافات کیوں رہے اور وہ آپ سے ناراض کیوں تھے ؟

☆......الجواب۔

حضرت عثمان غنیؓ پر یہ الزام کہ انہوں نے اجلہ صحابہ کو اپنے ذاتی مفادات کی بناء پر محبوس رکھا تھا درست نہیں یہ صحیح ہے کہ حضرت عثمانؓ کے ساتھ بعض صحابہ کو بعض امور میں اختلاف تھا اور کبھی ان اختلافات میں شدت بھی پیدا ہو جاتی تھی ان امور میں حضرت عثمانؓ کا اپنا ایک موقف تھا آپ مجتہد تھے اور انتظامی امور بھی آپ کے ذمہ تھے آپ صرف

Scanned with CamScanner

ایک علاقہ یا ایک شہر کے امیر نہ تھے آدھی دنیا سے زیادہ زمین کے امیر اور خلیفہ تھے آپ کے نزدیک دوسرے صحابہ کا موقف گو صحیح تھا مگر ضرورت اور حالات کا تقاضا اس کے برعکس تھا اس لئے آپ نے اپنے موقف پر عمل کرنا ضروری جانا اور اس میں آپ نے کسی کی رورعایت نہ برتی تھی اس لئے کہ اگر ہر درست موقف پر عمل کی اجازت دی جائے تو پھر انتظامی امور سنبھالنا کسی کے بس میں نہیں رہتا پریشانی اور معاشرے میں بدمزگی کی فضا پیدا ہو جاتی ہے

جہاں تک صحابہ کرام کو مارنے کا تعلق ہے تو یہ جھوٹ ہے آپ نے کبھی کسی صحابی پر کوئی ظلم کیا اور نہ کسی کو مارا پیٹا حتی کہ آپ نے کھل کر کہا کہ اگر میری طرف سے کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہو تو وہ مجھ سے قصاص لے سکتا ہے میں اس کے لئے حاضر ہوں تاریخ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس میں کسی صحابی نے آپ کے اس پیغام پر آپ سے قصاص لیا ہو اور کہا ہو کہ آپ نے مجھ سے زیادتی کی تھی اس لئے اس کا قصاص لینا چاہتا ہوں۔ البتہ آپ کے اپنے موقف پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی بناء پر اگر کسی دوسرے صحابی کو کوئی تکلیف پہنچی تھی یا آپ کے لفظوں سے کسی کو کوئی دکھ پہنچا تھا تو آپ نے انہیں راضی کرنے کی کوشش فرمائی اور ان سے معافی چاہی تھی اور ان بزرگوں نے بھی لوجہ اللہ آپ کو معاف کر دیا تھا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ سے تین سال ۳۲ھ میں قبل وفات پا گئے تھے کیا آپ نے حضرت عثمان کے بارے میں یہ نہیں کہا تھا کہ اگر تم نے انہیں شہید کر دیا تو ان جیسا تمہیں ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملے گا۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ بھی آپ سے پہلے وفات پا چکے تھے کیا انہوں نے آپ کے بارے میں یہ نہیں کہا تھا کہ حضرت عثمان اگر مجھے حکم دیں تو میں سر کے بل چل کر ان کے پاس جاؤں گا اور ان کی بات سنوں گا اور مانوں گا ان

Scanned with CamScanner

حقائق کے باوجود بھی اگر کوئی شخص یہ کہتا رہے کہ حضرت عثمان غنیؓ نے دوسرے صحابہ پر زیادتی کی تھی تو ہم اسے اس کی شرارت کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں

مسند الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ) نے تفصیل سے اس سوال کا جواب دیا ہے اور جن صحابہ کا نام لے کر حضرت عثمانؓ کو مطعون کیا جاتا ہے ان سب واقعات کی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے اور سب کی عزت اور عظمت ملحوظ رکھی ہے اہل سنت کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ اختلافات میں تطبیق کی ایسی راہ اپنائی جائے جس سے کسی صحابی کی ذات مجروح نہ ہو یہ سب کے سب ان اختلافات کے باوجود مغفور وماجور ہیں

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں

> خلافت وامامت کا معاملہ اتنا اہم اور مہتم بالشان ہے کہ اس کی حفاظت وبقاء کے لئے اور اس کو انتشار سے بچانے کے لئے یا اس کی حرمت پر اثر اندازی کے موقع پر کسی قسم کا لحاظ نہیں کیا جاتا اور نہ اس باب میں سستی اور غفلت برتنا مناسب اور زیبا نہیں ہے خود حضرت علی مرتضیٰؓ نے اس بارے میں حرم رسول ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا لحاظ وپاس نہ کیا تھا حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ جو حضور ﷺ کے حواری اور قدیم الاسلام رشتہ دار تھے وہ بھی اس بارے میں قتل ہو گئے ورنہ تو یہ بات حضرت علی خود بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ حضرات آپ کی جان کے دشمن نہ تھے وہ تو صرف قاتلان عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے مگر جناب امیر کے خیال مبارک میں لشکر سے اس قدر فوج کا کٹ کر علیحدہ ہو جانا خلافت ومملکت میں خلل پیدا کرنا ہے اور اس سے خلیفہ وقت کا حکم ناقابل عمل ٹھہرتا تھا اس لئے آپ نے ان سے جنگ کی اور رشتہ داری

سسرال زوجیت اور صحبت رسول وغیرہ سارے ہی علاقے نظر انداز کردیئے تھے...... معلوم ہوا کہ امیر خلافت کے استحکام و حفاظت کے سلسلہ میں چھوٹی موٹی مصلحتیں تلف ہو جاتی ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وجود خلافت اور استحکام خلافت سب سے زیادہ مقدم اور نہایت ہی اہم مصلحت ہے سو اگر حضرت عثمان نے اس کی حفاظت وصیانت کے لئے بعض اصحاب رسول ﷺ کو ڈرایا ہو یا (بفرض محال) اہانت کی ہو تو آپ کو موجب طعن کیوں بنایا جائے جبکہ یہ ڈرانا قتل سے تو بہر حال کم ہی ہے (تحفہ اثنا عشریہ ص ۶۱۲)

آپ شیعہ علماء کو ان کے عقیدے کی روشنی میں اس طرح جواب دیتے ہیں

(شیعوں کو تو یہ اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں کہ آپ نے انہیں معزول یا محبوس کیا) کیونکہ شیعہ کے ہاں تو یہ سب واجب القتل تھے وہ عزت واحترام کے لائق ہی کب تھے استغفر اللہ کیونکہ بقول ان کے ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان صریح کو چھپایا اور ظالموں کی مدد کر کے اہل بیت کے حقوق چھینے اور حق کی گواہی دینے سے خاموش رہے اور ایسے لوگوں سے جو برتاؤ حضرت علی کو کرنا چاہئیے تھا وہ اگر حضرت عثمان نے کیا (اور ان سے کم کیا) تو ان پر شیعہ کو اعتراض کیوں ہے؟ ان کی تو تعریف کرنی چاہئیے تھی (ایضا ص ۶۱۱)

حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں کہ

حضرت عثمان پر یہ الزام کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مارا تھا جس سے ان کی پسلیاں ٹوٹ گئیں جھوٹ اور افتراء ہے اور اگر کہیں کوئی تادیب

Scanned with CamScanner

ثابت ہو جائے تو بھی حق حضرت عثمان کی جانب ہو گا...... حضرت عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ حضرت عثمان سے ایسی گفتگو کی جو ان کے لائق نہ تھی تاہم آپ نے انہیں کچھ نہ کہا البتہ ان کے بعض نوکروں نے جنہیں حضرت عمار کے مقام و مرتبہ کا علم نہ تھا انہوں نے ان سے گستاخی کی تھی جس کا آپ کو علم نہ تھا جیسے ہی یہ بات آپ کے علم میں آئی تو آپ نے ان سے معذرت فرمائی اور قسم کھا کر فرمایا کہ یہ بات میرے علم میں نہ تھی اور نہ میں نے ایسا کہا تھا آپ معافی کے خواستگار ہوئے چنانچہ آپ ان سے راضی ہو گئے تھے (سیف مسلول ص ۳۳۷)

علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ ھ) بھی اس قسم کی باتوں کو جھوٹ بتاتے ہیں آپ لکھتے ہیں

فهذا كذب باتفاق اهل العلم (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۲۵۵)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

یہ بڑا ذلیل جھوٹ ہے (المنتقی ص ۵۷۵ اردو)

قاضی ابو بکر بن العربی المالکی (۵۴۳ ھ) بھی لکھتے ہیں کہ یہ سب باتیں جھوٹ اور تہمت ہیں ان باتوں میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

واما ضربه لعمار وابن مسعود ومنعه عطاؤه فزور وضربه لعمار افك مثله (العواصم من القواصم ص ۷۸)

امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ ھ) لکھتے ہیں

فهذا من اسمج الكذب المعلوم (المنتقی للذہبی ص ۳۹۴)

یہ خود تراشیدہ کھلا جھوٹ ہے

Scanned with CamScanner

شیخ حسین محمد بن الحسن الدیار البکری (۹۶۰ھ) لکھتے ہیں

فکله بهتان و اختلاق لایصح منه شئی (تاریخ خمیس ج ۲ ص ۲۷۰)

یہ سب کا سب بہتان اور من گھڑت ہے اس میں کوئی بات صحت تک نہیں پہنچتی (ماخوذ از...... آثار التنزیل ج ۱ ص ۱۶۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ازالۃ الخفاء میں سیدنا حضرت ابو غفاریؓ کا واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی وفات کے بعد مال جمع کرنے کے مسئلہ میں اختلاف ہوا (یعنی کہ مسلمان کو مال اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہے یا سب کا سب اللہ کے راستہ میں خرچ کردینا چاہیئے حضرت ابوذر کا موقف دوسرا تھا کہ مؤمن کو اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھنا چاہیئے جبکہ دوسرے حضرات کا موقف یہ تھا کہ اس کی اجازت ہے یہ شرعاً منع نہیں) تو امیر المؤمنین نے جانب راجح کو جس پر مسلمانوں کا اجماع ہے سامنے رکھتے ہوئے حضرت ابوذر کو (اپنے موقف کی تشہیر اور اس پر شدت سے کام لینے سے) منع فرمایا مگر جب بات بہت بڑھ گئی تو پھر آپ نے انہیں ملک شام سے مدینہ بلالیا اور ربذہ کی جانب روانہ فرمادیا کہ آپ وہاں رہیں اس فعل میں کونسی نامناسب بات وقوع میں آئی اجماعی مسئلہ وہی ہے جس سے حضرت ذی النورین نے تمسک فرمایا۔...... حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ جب ہمارے درمیان اختلاف ہوا تو حضرت عثمان نے مجھے لکھا کہ مدینہ آجاؤ تو میں مدینہ آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تنہائی اختیار کرو (مقام ربذہ میں چلے جاؤ) اس طرح مدینہ سے قریب بھی رہو گے اس طرح میں

آگیا اگر وہ مجھ پر ایک حبشی کو بھی امیر مقرر کر دیں تو میں اس کی بات سنوں گا اور اس کی اطاعت کروں گا (ازالۃ ج ۴ ص ۴۴۵)

چنانچہ حضرت ابوذرؓ خوشی سے وہاں تشریف لے گئے کہ دنیاوی بکھیڑوں سے یہ تنہائی اچھی ہے حضرت عثمان نے آپ کے لئے وہاں ایک مسجد بنائی اونٹ اور غلام بھیجے اور ان کے لئے کھانے پینے کا بھی بندوبست کیا تھا وبنی بھا مسجدا واقطعه عثمان صرمة من الابل واعطاه مملوكين واجرى عليه كل يوم عطاءا (تاریخ ابن الاثیر ج ۳ ص ۱۱۵) ملاباقر مجلسی شیعی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان یہ سب اپنے ذاتی مال سے بھیجا کرتے تھے (بحار الانوار ج ۲۲ ص ۳۹۸)

شیعہ عالم ملاباقر مجلسی نے بحار الانوار اور حیات القلوب میں نیز مؤرخ مسعودی شیعی نے مروج الذھب اور دوسرے شیعہ علماء نے بھی حضرت ابوذر غفاری کی درویشانہ اور زاہدانہ زندگی اور آپ کے اس بارے میں سخت موقف کو تفصیل سے لکھا ہے

اس تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان اور حضرت ابوذر میں کسی قسم کی کوئی ذاتی رنجش اور دشمنی نہ تھی آپ مال ودولت کے متعلق ایک سخت موقف رکھتے تھے اور اس کی سرعام تبلیغ کرتے تھے اس باب میں چونکہ دوسرے موقف کی تردید ہوتی تھی اس لئے حضرت عثمانؓ نے انہیں اس سختی سے روک دیا تاہم ان کے ساتھ حسن سلوک اور احسان ومروت میں کوئی کمی نہ آنے دی اگر ان سے کبھی کسی نے حضرت عثمان کے خلاف کوئی بات کہلوانی کی کوشش کی اور چاہا کہ ان کے نام پر حضرت عثمان کو بدنام کیا جائے تو آپ اس کے لئے ہرگز تیار نہ ہوئے آپ نے ان کو سخت جواب دیا تھا ایک موقع پر عراقیوں کے ایک گروپ نے چاہا کہ آپ کے نام پر حضرت عثمان کے خلاف تحریک اٹھائی جائے تو آپ نے

Scanned with CamScanner

فرمایا

یا اھل الاسلام لا تعرضوا علیّ ذاکم ولا تذلوا السلطان فانه من اذل السلطان فلا توبة له والله لوان عثمان صلبنی علی اطول خشبة او اطول جبل لسمعت واطعت وصبرت واحتسبت ورئیت ان ذاك خیر لی ولو سیرنی مابین الافق الی الافق اوقال مابین المشرق والمغرب لسمعت واطعت وصبرت واحتسبت ورئیت ان ذاك خیر لی ولو ردنی الی منزلی لسمعت واطعت وصبرت واحتسبت ورایت ان ذاك خیر لی (طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۱۷۱)

اے مسلمانو۔ میرے سامنے اس طرح کی بات نہ کرو اور نہ ہی مسلمان خلیفہ کو ذلیل کرنے کی کوشش کرو جس نے خلیفہ کو ذلیل کیا اس کی توبہ اللہ کے حضور قبول نہیں اللہ کی قسم اگر حضرت عثمان مجھے ایک لمبی لکڑی پر لٹکا دیں یا اونچے پہاڑ سے گرا دیں...... مجھے دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے بھیج دیں ...... مشرق سے مغرب بھیج دیں تو بھی میں ان کی بات سنوں گا ان کی بات مانوں گا ان کے حکم اور فیصلہ کو تسلیم کروں گا اور میں یہی سمجھوں گا کہ میرے لئے یہی بہتر تھا جو حضرت عثمان نے کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت عثمان کا حد درجہ احترام کرتے تھے اور ان کے بارے میں کسی قسم کی بات سننے کے روادار نہ تھے اسی طرح حضرت عثمان کے دل میں بھی آپ کے لئے کوئی بوجھ نہ تھا آپ انہیں زاہد امت سمجھتے تھے اور ان کی درویشانہ اور زاہدانہ زندگی کے قدرداں تھے اگر آپ ان کے بارے میں ذرہ بھی بوجھ رکھتے تو ان کی وفات کے

Scanned with CamScanner

بعد آپ ان کی اولادوں کے ساتھ کبھی حسن سلوک نہ فرماتے جب حضرت عثمان کو حضرت ابوذر کی وفات کی خبر ملی تو آپ نے ان کے لئے دعائے رحمت و مغفرت فرمائی اور خود ربذہ تشریف لے گئے اور ان کے اہل و عیال کو لے کر آئے اور اپنے پاس رکھا اور ان سے بہترین سلوک فرمایا تھا۔

فقال يرحم الله أبا ذر ويغفر له نزوله الربذة ولما صدر خرج فأخذ طريق الربذة فضم عياله الى عياله وتوجه نحو المدينة (تاریخ طبری ج ۵ ص ۳۱۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ بھی حضرت عثمان کے اختلافات رہے مگر آپ نے کبھی حضرت عثمان کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کی جس سے ان کی ذات یا ان کی خلافت زیر بحث آتی ہو آپ ان ختلافات کے باوجود ان کا ادب و احترام کرتے تھے کوفہ کے کچھ لوگوں نے چاہا کہ اس اختلاف سے فائدہ اٹھایا جائے اور حضرت عثمان کو بدنام کیا جائے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہمیں پتہ چلا کہ آپ کو حضرت عثمان نے مدینہ بلایا ہے آپ نہ جائیں یہیں رہیں فکر نہ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کا دفاع کریں گے حضرت عبداللہ بن مسعود نے یہ سن کر کہا

ان له علی حق الطاعة وانها ستكون امور وفتن فلا احب ان اكون اول من فتحها فرد الناس وخرج اليه (اسد الغابۃ ج ۱ ص ۳۸۷)

مجھ پر حضرت عثمان کی بات ماننی لازم ہے اور عنقریب بہت سے فتنے اور اختلافات اٹھیں گے میں نہیں چاہتا کہ میں ان اختلافات کا بانی ہو جاؤں آپ نے ان کی بات نہ مانی اور حضرت عثمان کے پاس مدینہ آگئے۔

Scanned with CamScanner

اب آپ کے پہلے کے جو بھی اختلافات رہے وہ سب ختم ہو گئے تھے اگر ان میں سے کوئی
ایک اختلاف بھی ان کے درمیان وجہ بعد ہوتا تو آپ ہی انصاف کریں کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود آپ کے بلانے پر کبھی مدینہ تشریف لاتے ؟ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود
کے مرض الوفات میں حضرت عثمان آپ کی عیادت کو آتے رہے ایک مرتبہ آپ نے
پوچھا کیا تکلیف ہے کہا کہ میرے گناہ۔ پوچھا کیا چاہتے ہیں کہا اپنے رب کی رحمت چاہتا
ہوں پھر آپ نے کہا کہ اگر آپ کو کچھ چاہئیے تو بھجوا دوں کہا کہ مجھے اب اس کی ضرورت
نہیں حضرت عثمان نے فرمایا کہ آپ کی صاحبزادیوں کے کام آئے گا حضرت عبداللہ بن
مسعود نے کہا میں نے اپنی بچیوں کو سورہ واقعہ سکھادیا ہے اور اس کے پڑھتے رہنے کی
تاکید کی ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے رات کو سورہ واقعہ
کی تلاوت کا معمول بنالیا اللہ اسے فقر و فاقہ کی آفت سے بچائے گا (اسد الغابۃ ج ۳ ص
۳۸۷) تاہم حضرت عثمان کے اصرار پر آپ نے حضرت زبیر کو یہ وصیت بھی فرمائی تھی
کہ حضرت عثمان سے میرا سالانہ وظیفہ لے آنا چنانچہ حضرت زبیر وصیت کے مطابق
حضرت عثمان کے پاس آئے اور حضرت عثمان نے ان کے بال بچوں کے لئے ان کا جمع شدہ
سارا وظیفہ دے دیا جو تقریباً بیس پچیس ہزار درہم تھے (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۱۹) اور
حضرت زبیر نے وہ رقم ان کے ورثاء تک پہنچادی تھی (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۳۸۷) سو
اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود آخر دم تک حضرت عثمان کو تمام
مسلمانوں سے افضل و برتر سمجھتے تھے اور کبھی ان کے ادب و احترام میں پیچھے نہ رہے
اس تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان پر یہ الزام کہ آپ نے بعض صحابہ کو محبوس
رکھا تھا اور ان کے ساتھ زیادتی کی تھی بالکل جھوٹ ہے۔

Scanned with CamScanner

(۳) ...... حضرت عثمان غنیؓ پر قرآن جلانے کا الزام

حضرت عثمان نے جب قرآن جمع کرنے کا کام پورا کر لیا تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کے پاس جو قرآن ہیں وہ جلا دو کیا ان کا قرآن کو جلانا جائز تھا؟

...... الجواب

حضرت عثمان اور ان کی قرآنی خدمات کے ذیل میں ہم یہ بات تفصیل سے بیان کر آئے ہیں کہ جب جمع قرآن کا کام مکمل ہو گیا اور ایک ہی مصحف پر سب جمع ہو گئے تو آپ نے صحابہ کے مشورہ کے بعد یہ طے فرمایا کہ جن لوگوں کے پاس قرآن مختلف قراتوں اور لغات (یا تفسیری نوٹ) کے ساتھ الگ الگ اوراق میں موجود ہیں اب ان کی ضرورت نہیں رہی اس لئے انہیں پانی سے دھو کر مٹا دیا جائے اور اگر اس سے بھی مسئلہ حل نہ ہو تو پھر انہیں نذر آتش کر لیا جائے یہ صرف آپ کی رائے نہ تھی حضرت علی مرتضٰی اور دیگر صحابہ بھی آپ سے متفق تھے اور اس باب میں ان کا آپ سے کوئی اختلاف نہ تھا اگر بات اختلاف کی ہوتی تو وہ ضرور کھل کر سامنے آتی حضرت علی مرتضٰی خود فرماتے ہیں کہ اگر میں حضرت عثمان کی جگہ والی حکومت ہوتا تو میں بھی وہی کام کرتا جو انہوں نے کیا ہے

لا تقولوا فی عثمان الا خیرا فواللہ مافعل الذی فعل فی المصاحف الا عن ملأ منا (فتح الباری ج ۹ ص ۲۲ عمدۃ ج ۲۰ ص ۱۸ الاتقان ج ۱ ص ۱۶۰)

عثمان کے متعلق سوائے کلمہ خیر کے اور کوئی بات نہ کہو خدا کی قسم انہوں نے مصاحف کے سلسلے میں جو کام کیا وہ ہمارے مشورہ اور ہمارے سامنے کیا ہے۔

آپ کا ارشاد ہے

رحم اللہ عثمان لقد صنع فی المصاحف شیئا لو ولیت الذی ولی

Scanned with CamScanner

قبل ان يفعل فی المصاحف ما فعل لفعلت كما فعل (تاریخ دمشق لابن عساکر ج۱۶ص ۱۷۲)لو وليت لعملت بالمصاحف التی عمل بها عثمان (الاتقان ج۱ص۶۲) لو وليت مثل ما ولی لفعلت مثل الذی فعل (البدایہ ج۷ ص۲۱۸)

اگر میں حکمراں ہوتا تو میں بھی مصاحف کے متعلق وہی کچھ کرتا جو حضرت عثمان نے کیا ہے۔۔

سوید بن غفلۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے مجھ سے کہا کہ اگر حضرت عثمان ایسا نہ کرتے تو میں اسے کرتا لو لم يصنعه هو لصنعته (البدایہ ج۷ ص۲۱۸)

حضرت علی اور دوسرے صحابہ اس بات سے بے خبر نہ تھے کہ اس وقت جو اوراق منتشر، مختلف علاقوں میں موجود ہیں اور ہر علاقہ کے لوگ اپنی اپنی لغات اور زبان کے مطابق قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو خطرہ ہے کہ اس سے امت ایک بڑے اختلاف کا شکار ہو جائے گی اور آئندہ ہر گھر سے کہیں ایک نیا قرآن نہ نکل آئے اور دوسری لغات پر پڑھے جانے والے قرآن کی تکفیر و تضلیل نہ شروع کر دی جائے اللہ تعالی نے ان سب کے دلوں پر اپنی بات اتاری اور سب نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا اور پھر حضرت عثمان نے اس بات کا حکم فرمادیا

ہم نے یہ بات اس صورت میں لکھی ہے کہ روایت ۔یحرق (ح) کے ساتھ ملے صحیح بخاری کے ایک نسخہ میں (خ) کے ساتھ ہے محدث شہیر حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ)اور محدث جلیل حافظ عینی (۸۵۵ھ) نے اسی کو زیادہ ثابت کہا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عثمان نے سب سے پہلے ان لفظوں کو کھرچنے اور صاف کرنے کا حکم دیا اگر اس کے بعد بھی

Scanned with CamScanner

کوئی چیز رہ گئی ہو تو پھر اسے نذر آتش کرنے کی ہدایت کی تاکہ امت فتنہ واختلاف سے محفوظ رہے۔

قاضی ابوبکر بن العربی المالکیؒ (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں

واما ماروی انه حرقها أو خرقها بالحاء المهملة او الخاء المعجمة وكلاهما جائز اذا كان في بقائها فساد أو كان فيهاماليس من القرآن أو مانسخ منه أو على غير نظمه وقد سلم في ذلك الصحابة كلهم (العواصم من القواصم ص ۸۳)

یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے اسے جلانے کا حکم دیا یا اسے کھرچنے کا حکم فرمایا سو دونوں جائز ہیں جبکہ اس کے باقی رہ جانے میں کسی فساد کا خطرہ ہو یا اس میں وہ الفاظ ہوں جو قرآن کے نہیں یا وہ ہیں جو منسوخ ہو چکے ہیں یا وہ صحیح طریقے پر مرتب نہیں اور آپ کی اس بات سے تمام صحابہ کرام نے اتفاق کیا۔

قدوۃ المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی قدس سرہ (۱۳۴۶ھ) شیعہ عالم مولوی عمار علی کے الزام کا جواب دیتے ہوئے تمام علماء شیعہ سے اس طرح سوال کرتے ہیں

کیا فرماتے ہیں علماء امامیہ اثنا عشریہ اس صورت میں کہ ایک شخص نے ایسی حالت میں کہ اس کے نزدیک قرآن شریف میں کلمات تفسیر بھی لکھے ہوئے تھے اصل قرآن کو ان سے جدا کر کے جمع و تالیف کیا اور بعد جمع و تالیف کے اس کو تمام اطراف واکناف عالم میں شائع کیا اور اس کو موافقین ومخالفین نے بلا اعتراض صحیح قرآن تسلیم بھی کیا پھر اس شخص نے اس اندیشہ کے پیش نظر کہ وہ قرآن جو بمنزلہ مسودہ کے تھا اور جس میں کلمات تفسیر درج تھی مبادا اظاہر

Scanned with CamScanner

ہو کر باعث اختلاف و نزاع امت ہو اس کو جلادیا تو یہ شخص ماجور ہے یا آثم۔ اگر آثم ہے تو کس گناہ کا مرتکب ہوا بینوا بالدلائل الشرعیة توجروا

، (ہدایات الرشید الی افحام العنید ص ۶۳۸)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنیؒ کے اس سوال کو ایک صدی سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے مگر ابھی تک کسی شیعہ عالم کو ہمت نہ ہو سکی کہ وہ دلائل کے ساتھ حضرت مرحوم کے اس سوال کا جواب دیں

(نوٹ) حضرت اقدس کی مذکورہ کتاب آٹھ سو سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور اس میں شیعہ علماء کے تمام بڑے اعتراضات کا نہایت محققانہ جائزہ لیا گیا ہے چاچڑاں شریف کے بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید چشتی مرحوم نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا تھا آپ نے حضرت محدث مرحوم کے نام ایک تائیدی خط بھی ارسال کیا جو اس کتاب کے آخر میں مطبوع ہے۔۔

(۴)☆...... حضرت عثمان غنی نے خائن لوگوں کو بڑے عہدے دئے تھے ؟

حضرت عثمان نے جن لوگوں کو مختلف علاقوں پر امیر بنایا وہ خائن تھے اور انہوں نے مسلمانوں کے مال میں خیانت کا ارتکاب کیا تھا؟

☆......الجواب

حضرت عثمان پر یہ الزام کہ آپ نے خائن لوگوں کو مسلمانوں پر امیر بنایا تھا ہرگز صحیح نہیں ہے حضرت عثمان کا جن کے متعلق یہ گمان تھا کہ وہ ملکی اور انتظامی معاملات کو بہتر سمجھتے ہیں اور ان امور کو چلانے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہیں تو آپ دیگر صحابہ کے مشورہ کے

Scanned with CamScanner

بعد انہیں اس علاقہ کا منتظم اور امیر بناتے تھے اور آپ انہیں بھیجنے سے پہلے اس بات کی بھی تحقیق کر لیتے تھے کہ وہ پہلے کہیں کسی خرابی میں تو ملوث نہیں رہے ہیں۔ ان سب کے باوجود اگر کہیں سے کسی کی خیانت کی اطلاع ملتی تو آپ اس کی تحقیق کرتے اور خبر درست ہونے کی صورت میں فوراً اسے معزول کر دیتے۔ مسند الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں

> امام کی ذمہ داری ہے کہ جس کو جس کام کا اہل سمجھے اس کے وہی کام سپرد کرے امام کے لئے علم غیب رکھنے کی شرط شیعوں کے ہاں ہے اہل سنت کے ہاں نہیں اور نہ ہی کوئی اور طبقہ وطائفہ اس کا قائل ہے اور ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے حسن ظن رکھنا بھی اسلامی شعار ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے یہی کیا انہوں نے جس کو کام کا آدمی سمجھا اس کے سپرد وہی کام کیا جس کو اپنے حسن وظن سے امین عادل مطیع واطاعت شعار پایا اسی کو امور حکومت سپرد کئے ...... اہل سنت کے نزدیک نہ تو حضرت خلیفہ شہید معصوم تھے نہ ان کے عمال وحکام بے خطا۔ وہ بھی ان ساز شیوں اور غوغا آرائی کرنے والوں کی طرح انسان تھے اگر کوئی عامل وحاکم خائن یابد دیانت نکلا یا اس نے ظلم وستم روا رکھا تو اس میں جناب عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا قصور جبکہ ان سے متعلق شکایات آپ نے کبھی نظر انداز بھی نہ کیں جب کسی شکایت کی تحقیق کے بعد ثابت ہوا کہ شکایت درست ہے تو آپ نے متعلقہ فرد سے باز پرس بھی کی اور اس کو معزول بھی فرمایا (تحفہ اثنا عشریہ ص ۵۹۰)

مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان علم غیب نہیں رکھتے تھے جس شخص کو جس کام کے لائق سمجھا اس کے ذمہ حکومت کے کام سپرد کیئے اگر ان میں سے کسی فرد سے کوئی خیانت ظاہر ہوگئی اسے معزول کردیا -- والمرء انما یعرف عند المعاملة (سیف مسلول ص ۳۲۷)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان نے کبھی کسی خائن یا ظالم کو کوئی عہدہ نہ دیا تھا ہاں اگر آپ نے ان خیانتوں اور ظلم وزیادتیوں کے باوجود کسی کو اپنے عہدوں پر برقرار رکھا تو پھر آپ پر یہ اعتراض درست ہے اس وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی شخص حضرت عثمان کو نشانہ تنقید بنائے تو پھر اسے یہ بھی بتانا پڑے گا کہ حضرت علی مرتضٰی کے عمال اور ان کے دور کے عہدیدار اور ان کے قریبی رشتہ دار کیا کسی جرم وزیادتی میں ملوث نہ پائے گئے ؟! اگر حضرت عثمان محض اس لئے لائق و تنقید و تعزیز ہیں کہ ان کے دور میں بعض عمال کسی گناہ کے مجرم تھے تو حضرت علی مرتضٰی بدرجہ اولی اس گناہ کے مرتکب سمجھے جائیں گے خود آپ نے اس کا اعتراف بھی کیا تھا کہ آپ نے جنہیں والی بنایا تھا وہ دھوکہ مکر اور خیانت کے جرم میں مرتکب ہوئے ہم یہاں اس کا ایک نمونہ پیش کرتے ہیں نہج البلاغۃ میں آپ کا ایک خط آپ کے ایک قریبی عزیز کے نام ملتا ہے آپ اس خط کی ابتداء سے انہیں جرائم کا مرتکب کہتے چلے جارہے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں

اما بعد فانی اشرکتك فی امانتی وجعلتك شعاری وبطانتی ولم یکن فی اهلی رجل اوثق منك فی نفسی لمواساتی وموازرتی واداء الامانة الی فلما رایت الزمان علی ابن عمك قد کلب والعدو قد حرب وامانة الناس قد خربت وهذه الامة قد فتکت شغرت .قلبت

Scanned with CamScanner

لابن عمك ظهر المجن ففارقته مع الفارقين وخذلته مع الخاذلين وخنته مع الخائنين ......وكانك انما تكيد هذه الامة عن دنياهم وتنوى غرتهم عن فيهم فلما امكنتك الشدة فى خيانة الامة اسرعت الكرة وعاجلت الوثبة واختطفت ماقدرت عليه من اموالهم المصونة لاراملهم وايتامهم اختطاف الذئب الازل دامية المعزى الكسيرة فحملته الى الحجاز رحيب الصدر بحمله غير متاثم من اخذه كانك لاابا لغيرك حدرت الى أهلك تراثك من ابيك وامك فسبحان الله اما تومن بالمعاد او ماتخاف نقاش الحساب ايها المعدود كان عندنا من ذوى الالباب كيف تسيغ شرابا وطعاما وانت تعلم انك تاكل حراما وتشرب حراما وتبتاع الاماء وتنكح النساء من مال اليتامى والمساكين والمؤمنين المجاهدين الذين افاء الله عليهم هذه الاموال واحرزبهم هذه البلاد فاتق الله واردد الى هؤلاء القوم اموالهم (نہج البلاغۃ ص ۷ ۹۴ مع فیض الاسلام ایران ۔خط نمبر ۴۱)

(ترجمہ) میں نے تمہیں اپنی امانت میں شریک کیا میں نے تجھے اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا میں نے تمہیں میرے اہل وعیال میں غم خواری رفاقت اور امانت داری میں سب سے زیادہ قابل اعتماد سمجھا لیکن جب تم نے میرا برا وقت دیکھا اور دشمن کو آمادہ پیکار پایا اور لوگوں کی امانت داری خیانت میں بدل گئی اور یہ امت خونریزی میں ڈوب گئی تو تم منہ پھاڑ کر رہ گئے اور عین غم کے وقت تو اس کو دھوکہ دے

گیااور دوسروں کی طرح تم نے بھی اسے چھوڑ دیا تو بھی خیانت کرنے والوں کا
خیانت میں ساتھی بن گیا...... گویا تو مکر و فریب سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور دھوکہ
سے امت کے خزانے اڑانے کے چکر میں ہے جب حالات نے تجھے خیانت کا
موقع دیا تو تو اس پر جھپٹ پڑا اور بے صبر ہو کر ان کا مال جس قدر لے سکتا تھا
لے بیٹھا یہ وہ مال تھا جو امت کی بیواؤں اور یتیموں کے لئے محفوظ رکھا گیا تھا
جس طرح بد حال بھیڑیا خون آلود ہڈی ٹوٹی ہوئی بکری کو لے بھاگتا ہے اب تو وہ
مال سمیٹ کر حجاز کو نکل گیا اور اسے یوں اٹھائے ہوئے ہے گویا اس کے لینے میں
تو نے کوئی گناہ نہیں کیا تیرا باپ مرے گویا وہ تیرا جوڑا ہوا مال تھا یا تجھے اپنے
ماں باپ کا کوئی ورثہ ملا تھا کیا تو آخرت سے بے خوف ہو گیا ہے اور حساب لکھنے
والے فرشتوں کا تجھے کوئی خوف نہیں رہا تو تو میرے نزدیک عقل مند تھا
تیرے حلق سے کس طرح لقمہ اترتا ہے جبکہ تو جانتا ہے کہ حرام کھا رہا ہے اور
حرام پی رہا ہے یتیموں مسکینوں مؤمنوں مجاہدین کو اللہ نے جو مال دیا تھا اور جن کی
خاطر اس نے ان شہروں کو سرسبز کیا تھا اس مال سے تو لونڈیاں خرید رہا ہے
عورتوں سے شادیاں رچا رہا ہے اللہ سے ڈر اور حقداروں کا مال واپس لوٹا۔

نہج البلاغۃ میں موجود حضرت علی کے اس خط سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے جنہیں عہدہ دیا تھا
انہوں نے پھر آپ سے کوئی وفا کی نہ مسلمانوں کا کوئی لحاظ کیا حضرت علی کے بقول بیت
المال کو انہوں نے اپنی ذاتی جائداد سمجھا اور مسلمانوں کے مال میں خیانت کا ارتکاب کرنے
میں کوئی شرم محسوس نہ کی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب ہم حضرت علی مرتضیٰ کو اس کا
مجرم سمجھیں کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو کس طرح عہدہ دیا جس نے مسلمانوں کے

مال سے اس طرح کھلواڑ کیا تھا؟
شیعہ علماء ہمیں یہ جواب دے کر مطمئن کرنے کی کوشش نہ کریں کہ حضرت علیؓ کو اس کا پتہ اس وقت چلا جب انہوں نے ایسے کام کیے تھے اگر انہیں پہلے سے اس بات کا علم ہوتا تو آپ ایسے لوگوں کو کبھی عہدہ نہ دیتے۔ عرض ہے کہ یہ بات اہل سنت تو کہہ سکتے ہیں شیعہ علماء نہیں کیونکہ ان کے عقیدہ میں حضرت علی مرتضٰی علم غیب رکھتے تھے اور ماکان ومایکون سے پوری طرح باخبر تھے (اس عقیدہ پر ان کی کتابیں بھری پڑی ہیں) حضرت علی مرتضٰی نے یہ جاننے کے باوجود کہ وہ ایسا کریں گے اور وہ مسلمانوں کے مال میں خیانت کریں گے انہیں عہدہ دیا اب صرف آپ کا عہدیدار مجرم نہیں اس عطاء سے خود حضرت علی مرتضٰی کی ذات بھی نشانہ میں آجاتی ہے۔۔

جو دوست یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کا یہ خط پہلے دور کے خلیفہ کے کسی عامل کے نام تھا آپ کے عامل ایسے نہ تھے انہیں چاہیئے کہ وہ نہج البلاغۃ میں اس خط کا عنوان ہی ملاحظہ کرلیں ومن کتاب له علیه السلام الی بعض عماله نہج البلاغۃ کے معروف شارح سید علی نقی اس پر لکھتے ہیں

از نامہ ہائے آنحضرت علیہ السلام است بیکے از کارگردانان خود کہ اورا بر اثر پیمان شکنی وخوردن از بیت المال سرزنش نمودہ است (نہج البلاغۃ ص ۹۴۹)

یہ صرف ایک خط اور عہدیدار کی بات نہیں حضرت علی مرتضٰی کے دیگر عمال بھی اس قسم کی خیانتوں اور زیادتیوں میں ملوث ہوئے ہیں اور آپ نے ان کی سرزنش بھی کی تھی منذر بن جارود کی جب خیانت اور چوری ظاہر ہوئی تو آپ نے انہیں بھی ایک خط لکھا تھا (دیکھئے تحفہ ص ۵۹۳) حضرت علی نے تو اس شخص کو بھی عہدہ دیا تھا جو شیعہ عقیدے اور بیانات

کے مطابق ولد الزنا تھا آپ نے اسے بھی امیر بنادیا اور ایک فاسد کے پیچھے لوگوں کو نماز پڑھنے اور خطبات جمعہ سننے پر مجبور کرر کھا تھا فارس و شیراز کا گورنر ابن زیاد کو کیا حضرت عثمان نے مقرر کیا تھا؟؟ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت علی کے عمال نے حضرت عثمان کے عمال کی بہ نسبت زیادہ خیانتیں کیں اور ان کی نافرمانیاں کیں ہیں تو غلط نہ ہوگا اور لوگوں نے اس پر کتابیں لکھیں اور بتایا کہ حضرت علی نے جن کو عہدے دئے تھے انہوں نے کس طرح آپ کی نافرمانی کی اور وہ خیانتوں کے مرتکب ہوئے اور کون کون انہیں چھوڑ کر حضرت معاویہ سے جا ملے

ان يقال نواب علی خانوه وعصوه أكثر مما خان عمال عثمان له وعصوه وقد صنف الناس كتبا فيمن ولاه علی فاخذ المال وخانه وفيمن تركه وذهب الی معاوية وقد ولی علی رضی الله عنه زياد بن ابی سفيان ابا عبيد الله بن زياد قاتل الحسين وولی الاشتر النخعی وولی محمد بن ابی بكر وامثال هؤلاء (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۱۸۴)

ان حقائق کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص حضرت عثمان غنی کو نشانہ طعن بناتا ہے اور آپ کے متعلق بدزبانی کرتا ہے تو اس کا زہر براہ راست حضرت علی مرتضٰی کی ذات گرامی قدر پر گرتا ہے معلوم نہیں شیعہ علماء کو بار بار حضرت علی مرتضٰی کو ہدف تنقید بنانے میں کیا لذت ملتی ہے (استغفر اللہ العظیم)

(۵) ..... حضرت عثمان غنی نے اپنے اقارب کو نوازا تھا

حضرت عثمان جب خلیفہ بنے تو آپ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے

Scanned with CamScanner

دئے تھے اور ان کے لئے خزانے کے منھ کھول دئے تھے۔؟

☆......الجواب

حضرت عثمان غنی نے اپنے جن اقارب اور اعزہ کو عہدے دئے ہم اس کی وضاحت پہلے کر آئے ہیں اتنی بڑی اسلامی سلطنت میں آپ نے اگر اپنے خاندان کے لوگوں کو عہدے دئے بھی تو ان کی تعداد صرف چار تھی اور انہیں بھی خاندانی رشتہ کی بناء پر نہیں بلکہ ان کی اعلیٰ قابلیت اور مدبرانہ صلاحیت کی بناء پر انہیں ان عہدوں پر فائز کیا تھا اور تاریخ نے گواہی دی ہے کہ انہوں نے اعلیٰ کارکردگی دکھائی تھی

حضرت عثمان کو محض اس بناء پر نشانہ طعن بنانا کہ لاکھوں مربع میل پر پھیلی ہوئی اسلامی ریاست میں انہوں نے اپنے خاندان کے چار پانچ افراد کو عہدے دئے تھے تو کیا یہی اعتراض اور طعن سیدنا حضرت علی مرتضیٰ پر عائد نہیں ہوتا کہ انہوں نے اپنے دور خلافت میں شام کے علاوہ تمام صوبوں میں اپنے رشتہ داروں کو مناصب اور عہدے دے رکھے تھے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

ومعلوم ان عليا ولى اقاربه من قبل ابيه وامه كعبدالله بن عباس وعبيد الله بن عباس فولى عبيد الله على اليمن وولى على مكة والطائف قثم ابن العباس واما المدينة فقيل انه ولى عليها سهل بن حنيف وقيل ثمامة ابن العباس واما البصرة فولى عليها عبدالله بن عباس وولى على مصر ربيبة محمد بن ابى بكر الذى رباه فى حجره (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۱۸۴)

قاضی ابوبکر بن العربی المالکیؒ (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

كذلك فعل علی بن ابی طالب لما ولی الخلافة فكان من ولاته عبدالله بن عباس وقثم بن عباس وثماة بن عباس...... الخ (العواصم ص ۱۱۰حاشیہ)

پوچھا جاسکتا ہے کہ یمن میں عبید اللہ بن عباسؓ کو (تاریخ خلیفہ ج۱ص ۱۸۴) پھر انہیں ۳۶ھ اور ۳۷ھ میں حج کا امیر بھی بنایا (ایضا)۔ مکہ مکرمہ میں معبد بن عباسؓ کو (الاصابہ ج۳ص ۴۵۷) اور قثم بن عباسؓ کو (تاریخ خلیفہ۔ ج۱ص ۱۸۵) مدینہ میں سہل بن حنیفؓ کو معزول فرمایا اور ان کی جگہ اپنے چچازاد بھائی تمام بن عباسؓ کو والی بنایا (ایضا ص ۱۸۵) بصرہ کے علاقہ پر عبداللہ بن عباسؓ کو والی بنایا (ایضا ص ۱۸۶) خراسان میں اپنے بھانجے اور داماد جعد بن ہبیرہؓ (تاریخ طبری ج۶ص ۵۳)...... مصر پر اپنے سوتیلے بیٹے محمد ابی بکر کو (تاریخ خلیفہ ص ۱۸۶) اور فوج کے سربراہ اپنے بیٹے محمد بن حنفیہؒ کو کس نے مقرر کیا تھا؟ (شیعہ مؤرخ احمد بن ابو یعقوب بن جعفر (۲۵۸ھ) نے بھی اس کا ذکر کیا ہے (دیکھئے تاریخ یعقوبی ج۲ص ۱۷۹)۔ کیا یہ سب کے سب حضرت علی مرتضیٰؓ کے قریبی رشتہ دار نہ تھے علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (۸۱۷ھ) لکھتے ہیں

ووجدنا عليا عنه اذ ولی استعمل أقاربه عبدالله بن عباس علی البصرة وعبيد الله بن عباس علی اليمن وقثم ومعبه بنی عباس علی مكة والمدينة وجعدة بن هبيرة وهو ابن اخته أم هانی بنت أبی طالب علی خراسان وأمر بيعة الناس للحسن ابنه بالخلافة بعده (القضاب المشتہر علی رقاب ابن المطہر ص ۵۱)

آپ کے اپنے مشیروں میں اشتر نخعی جیسے فتنہ پرداز جیسے لوگ تھے جنہیں آپ نے بعد میں

مصر کا گورنر بھی بنایا تھا اب اگر کوئی اس پر یہ کہے کہ حضرت علی نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے دئے اور "سلطنت کے پورے دروبست پر اس کا اثر و نفوذ قائم ہو گیا اس طرح عملا ایک ہی خاندان کے ہاتھ میں سارے اختیارات جمع ہو گئے" (خلافت وملوکیت ص ۱۰۸) حالانکہ اس وقت صحابہ کرام کی ایک اچھی خاصی موجود تھی تو آپ کے پاس اس کا جواب ہو سکتا ہے۔؟

اشتر نخعی جسے آپ نے اپنا مشیر بنایا ہوا تھا اور وہ آپ کا بڑا خیر خواہ بھی تھا اس نے جب حضرت علی مرتضٰی کی اقرباء پروری کا یہ نقشہ دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا اور اس نے کہا کہ اگر یہی سب کچھ ہونا تھا تو ہم نے خوامخواہ شیخ (یعنی حضرت عثمان جیسے بوڑھے شخص) کو قتل کیا (العواصم ص ۱۱۹۔ خلافت وملوکیت کی حیثیت ص ۲۵۸ حاشیہ) علی ماقتلنا الشیخ اذن پھر ہم نے اس بڑے میاں کو کیوں قتل کیا تھا (سی سالہ خلافت راشدہ ص ۴۸۵)

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ اس پر لکھتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی نے وقتی تقاضوں کے تحت اقرباء کو شامل حکومت کیا تھا ٹھیک اسی طرح حضرت عثمان نے بھی عصری تقاضوں کے پیش نظر بعض اقرباء کو مناصب دئے یہ دونوں دور اس مسئلہ میں قابل طعن اور لائق اعتراض نہیں ہیں لیکن حضرت علی مرتضٰی کے دور کو اقرباء پروری سے بچانا اور حضرت عثمان کے دور کو اس میں ملوث و مطعون کرنا خالص جانبداری اور گروہی تعصب ہے جس سے قبائلی عصبیت نمایاں ہوتی ہے اور قوم میں باہمی منافرت واختلاف کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں اس سے اہل اسلام کو بچانے کی ضرورت ہے (رحماء بینھم ص ۴۳۳)

رہی یہ بات کہ آپ نے اپنے اقرباء کو بہت مال و دولت سے نوازا تھا تو عرض یہ ہے کہ آپ نے یہ سب کچھ اپنے ذاتی مال میں سے دیا تھا یا مسلمانوں کے مال سے؟ اگر آپ اپنے ذاتی مال سے اپنے اقرباء اور اعزہ کے ساتھ صلہ رحمی کرتے تھے اور ان کی مدد فرماتے تھے تو انہوں نے شرعا کون سا جرم کیا تھا؟ کیا اسلام حکم نہیں دیتا کہ اپنے قرابت داروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو ان کے حقوق کی فکر اور خیال کرو حضرت عثمان نے اگر ان حقوق کی پاسداری کی تو انہوں نے قرآن پر عمل کیا۔ قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والا بھی کیا مجرم ہوتا ہے؟ حضرت عثمان شروع سے غنی تھے آپ نے تو اسلام کے ابتدائی دور میں بھی مسلمانوں کی ضرورتیں پوری کر کے اللہ کی رضا پائی تھی آپ کی دولت اور سخاوت کا چرچا تو شروع دن سے رہا تھا اور رضائے الٰہی میں مال خرچ کرنا ہمیشہ سے آپ کا شیوہ رہا ہے آپ کا مال ہمیشہ سب مسلمانوں کے کام آتا رہا ہے آپ چاہتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے پاس مال ہو اور پھر آپ اسے سب میں تقسیم کرتے رہیں آپ نے اگر اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی میں انہیں ایک بڑی رقم دی تو یہ ان کی اپنی رقم تھی مسلمانوں کے مال سے نہ تھی سو آپ کا اپنے اقارب اور خاندان کے ساتھ یہ حسن سلوک لائق تحسین ہے نہ کہ لائق اعتراض۔ سالم بن جعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان نے صحابہ کرام کو بلایا حضرت عمار بن یاسر بھی ان کے ساتھ تھے آپ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور ﷺ قریش کو باقی سب لوگوں پر فوقیت دیتے تھے اور بنی ہاشم کو باقی تمام قریش پر۔ چنانچہ سب خاموش رہے پھر حضرت عثمان نے فرمایا اگر میرے پاس بہشت کی کنجیاں ہوں تو میں اسے اپنے خاندان کو دے دوں تاکہ وہ سب اس میں داخل ہو جائیں

Scanned with CamScanner

أتعلمون ان رسول الله ﷺ كان يؤثر قريشا على سائر العرب ويؤثر بني هاشم على سائر قريش ؟ فسكت القوم فقال عثمان لو ان بيدى مفاتيح الجنة لاعطيتها بنى امية حتى يدخلوا من عند آخرهم (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۱۶ ص ۱۷۴)

البتہ جو لوگ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ انہوں نے اپنے اقارب کو بیت المال سے بہت کچھ دیا تھا جس کا انہیں حق نہ تھا تو عرض یہ ہے کہ ان کی یہ بات درست نہیں کہ آپ نے بیت المال سے اپنے خاندان کو نوازا تھا سچ یہ ہے کہ آپ انہیں اپنے مال سے دیتے تھے اور یہ دینا کوئی گناہ نہیں تھا خود آپ نے بھی اس کی وضاحت کر دی تھی آپ نے فرمایا

قالوا انی احب اهل بیتی واعطیهم فاما حبی فانه لم يمل معهم على جور بل احمل الحقوق عليهم واما اعطاؤهم فانى ما اعطيهم من مالی ولا استحل اموال المسلمين لنفسى ولا الاحد من الناس ولقد كنت اعطى العطية البيرة الرغيبة من صلب مالی فی زمان رسول الله ﷺ وابی بكر وعمر رضی الله عنهما (تاریخ طبری ج ۳ ص ۱۰۳)

لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں سے محبت کرتا ہوں اور انہیں بہت دیتا ہوں تم جان لو کہ میری ان کے ساتھ محبت مجھے کسی قسم کے ظلم وزیادتی پر نہیں مائل کرتی میں تو ان کی اس محبت کو ان کے حقوق کے ادا کرنے پر استعمال کرتا ہوں جہاں تک ان کی امداد کا تعلق ہے تو یہ میں اپنے مال سے انہیں دیتا ہوں میں بیت المال کا مال اپنے لئے اور نہ کسی دوسرے کے لئے اس طرح ناجائز طور پر حلال کرنے والا ہوں میں تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی

Scanned with CamScanner

اپنے ذاتی مال سے بڑے بڑے قیمتی عطایا جات دیتا چلا آرہا ہوں اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانہ میں بھی میرا یہی معمول رہا ہے۔

آپ نے ایک مرتبہ فرمایا

اما واللہ ماآکلہ من مال المسلمین وانی آکلہ من مالی (ایضاص ۱۳۶)

بخدا میں مسلمانوں کے مالوں سے نہیں میں تو اپنے ذاتی مال سے کھاتا ہوں۔

ان حقائق کے باجود بھی اگر کوئی آپ پر الزام تراشی سے باز نہ آئے تو انہیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئیے

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی داد ودہش اور بخشش وعطا کو بیت المال سے بتانا اور پھر اس کی بناء پر آپ پر اعتراض کرنا سراسر افتراء بہتان اور صریح جھوٹ ہے آپ کا لقب غنی خلافت کا مرہون منت تو نہیں ہے...... (معترضین کا حال یہ ہے کہ)...... صحیح معاملہ کی تفتیش سے انہیں چڑ ہے افتراء اور جھوٹ ان کے لئے شیر مادر ہے اسی لئے یہ جو کہتے ہیں جھوٹ نکلتا ہے (تحفہ اثنا عشریہ ص ۶۰۲)

اس تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان پر اقرباء پروری اور ان کو عزیز ہونے کی بناء پر بڑے بڑے عہدے دینے کا الزام کوئی وزن نہیں رکھتا اگر اس الزام پر حضرت عثمان غنی لائق تنقید ہیں تو پھر حضرت علی مرتضٰی بھی اس کی زد میں آتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی الزام پر حضرت عثمان غنی کو تو مجرم قرار دیں اور حضرت علی مرتضٰی کو اس سے بری کردیں۔۔ لینے اور دینے کے پیمانے اگر ایک نہ ہوں تو پھر یہ انصاف نہیں ظلم ہے۔

Scanned with CamScanner

(۶) ☆...... حضرت ولید بن عقبہؓ کو عہدہ دینے پر اعتراض کا جواب

جناب ولید بن عقبہ حضرت عثمان کے قریبی عزیز تھے آپ نے انہیں بھی بڑا عہدہ دیا تھا حالانکہ آپ اچھے آدمی نہ تھے ؟

☆...... الجواب

حضرت ولید بن عقبہؓ حضور ﷺ کے صحابی ہیں آپ فتح مکہ کے وقت اسلام لائے تھے حضور ﷺ نے انہیں قبیلہ مصطلق کے صدقات کی وصولی پر مقرر فرمایا حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے دور میں بھی انہیں قبیلہ بنی قضاۃ کے صدقات وصول کرنے پر بھی مقرر فرمایا تھا اور آپ کی جنگی خدمات سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا آپ حضرت عمر فاروق کے دور میں بھی اسی عہدہ پر رہے اور قبیلہ بنی تغلب کے صدقات وصول فرماتے تھے آپ کو حضرت عمر نے تقریباً پانچ سال تک الجزیرہ کا امیر بنایا اور آپ نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ وہاں فرائض انجام دئے کہ عوام و خواص سب آپ سے خوش تھے

حضرت عثمان کے دور خلافت میں کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے درمیان ایک معاملہ پر تنازع پیدا ہو گیا اور ان کے معتقدین دو گروپ میں بٹ گئے حضرت عثمان نے حضرت سعد کو معزول کر دیا اور ان کی جگہ حضرت ولید بن عقبہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا تاکہ مسلمانوں کا اجتماع برقرار رہے آپ نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اس ذمہ داری کو سنبھالا مگر کوفہ کے سازشی نہیں چاہتے تھے کہ یہاں حضرت عثمان کی خلافت کامیاب ہو وہ کسی نہ کسی بہانے سے حضرت عثمان اور ان کے عمال کو بدنام کرنے کی کوششوں میں لگے رہے

انہی دنوں چند شر پسند عناصر نے ایک شخص کو اس کے گھر میں داخل ہو کر قتل کر دیا

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کے صحابی ابو شریح خزاعی اور ان کے لڑکے نے قاتلوں کو دیکھا اور ان
نے گواہی دی چنانچہ قاتل قصاص میں مارے گئے اس سے اہل کوفہ حضرت ولید بن
کے خلاف ہو گئے اس دوران ایک دو اور واقعات ظہور میں آئے اور انہوں نے چاہا کہ اس
آڑ میں حضرت ولید بن عقبہؓ کو بدنام کریں اور علاقے میں فتنہ و فساد کو خوب ہوا دیں گر
اس میں بھی کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے پھر ایک سازش کے ذریعہ حضرت ولید کی
انگوٹھی چرالی اور حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آکر کہا کہ ہم یہ انگوٹھی ان سے اس حالت
میں لائے ہیں کہ وہ شراب کے نشے میں دھت پڑے تھے حضرت عثمان نے پوچھا کہ
گواہ؟ انہوں نے وہیں اپنے دو گواہ بھی پیش کر دئے حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ انہیں اپ
عہدے سے معزول کر دیا جائے آپ نے ان کی جگہ حضرت سعید بن العاص کو مقرر کیا
(تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۷۱)

یہ پروگرام کس طرح ترتیب دیا گیا اسے دیکھئے مؤرخ طبری لکھتے ہیں

اجتمع نفر من اهل الكوفة فعملوا في عزل الوليد فانتدب ابوزينب بن عوف ابومورع بن الاسدي للشهادة عليه (طبری ج ۵ ص ۶۱)

اہل کوفہ کی ایک جماعت ایک جگہ جمع ہوئی اور انہوں نے ولید کو معزول کرنے کا پروگرام بنایا

اور موقع پا کر ان میں سے ایک نے آپ کی مہر والی انگوٹھی چرالی اور نکل بھاگے

فتناول احدهما خاتمه ثم خرجا ......الخ

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت ولیدؓ کی شراب نوشی کا قصہ حقیقت نہیں ایک سازش تھی جو حضرت ولید کے مخالفین نے اپنی پے در پے ناکامیوں کی بناء پر ان کے

Scanned with CamScanner

خلاف کی اس کے پیچھے وہ لوگ تھے جن کے ایک قاتل کو آپ نے قصاص میں قتل کیا تھا وھم یحقدون مذ قتل ابنائھم ویضعون له العیوب (تاریخ طبری ج ۵ ص) حافظ ابن کثیر نے بھی یہی بات لکھی ہے کان بینھم وبینه شنان (البدایہ ج ۷ ص ۱۵۵) انہوں نے حضرت ولیدؓ سے بدلہ لینے کے لئے ان کے خلاف یہ سازش رچائی اور انہیں اپنے عہدے سے برخاست کرا کے چھوڑا حضرت عثمان نے انہیں اپنے پاس بلایا اور اس بارے میں ان سے تفتیش کی تو انہوں نے قسم کھا کر اس امر کی نفی فرمائی اور آپ کو بتایا کہ اس سازش کے محرک کون لوگ ہیں حضرت سعید بن العاص نے بھی اسے مخالفین کی سازش قرار دیا تاہم وہ لوگ چونکہ دو گواہ لے آئے تھے آپ نے اس گواہی پر ان پر حد جاری کرنے کا حکم دیا اور آپ نے حضرت ولید سے فرمایا

نقیم الحدود ویبوء مشاھد الزور بالنار فاصبر اخی
ہم حد لگائیں گے اور جھوٹے گواہ دوزخ کی سزا بھگتیں گے
میرے بھائی دنیا کی اس معمولی تکلیف پر صبر کرنا

آپ نے حضرت سعید بن عاص سے فرمایا کہ

تم حد جاری کرو ہم تک جو چیز پہنچی ہے ہم اس کے مطابق عمل کریں گے جس نے کسی پر زیادتی کی ہے اللہ تعالی خود اس کے بدلے میں اس سے نمٹ لے گا اور مظلوم کو اس کی جزا دے گا (طبری ج ۴ ص ۲۶۷)

اس میں حضرت عثمان نے یہ بات کھول دی کہ حضرت ولیدؓ پر جو جرم عائد کیا جارہا ہے یہ درست نہیں یہ سازش معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ اسلامی قانون کے تقاضے پورے کرنے تھے اس لئے آپ نے حد لگانے کا حکم دیا اور انہیں صبر کرنے کی ہدایت کی۔

Scanned with CamScanner

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر حضرت ولیدؓ مجرم نہ تھے تو آپ کو سزا نہ دینی چاہئیے تھی اس کا جواب ہم دے چکے ہیں کہ چونکہ قانونی کاروائی پوری کرنی تھی اس لئے آپ نے اس پر عمل کیا۔ ہم آئے دن عدالتوں میں جھوٹے گواہوں کے بیانات پر مجرم کو چھوٹتے اور بے گناہ کو سزا پاتے دیکھتے ہیں جج حضرات یہ جاننے کے باوجود کہ جس پر فرد جرم عائد کیا گیا ہے وہ مجرم ہے یا بے گناہ۔ قانونی تقاضے پورے ہونے پر فیصلہ کر دیتے ہیں اور سزائیں جاری کر دی جاتی ہیں عدالت کو اس سے غرض نہیں ہوتی کہ اسے کیا علم ہے اور کیا نہیں؟ جج حضرات صرف شہادتوں پر نظر رکھتے ہیں اور اس کی روشنی میں فیصلہ کر دیتے ہیں کیا چرب زبانی سے مقدمات کے غلط فیصلے حاصل نہیں کئے جاتے؟

ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰؓ کی ایک زرہ چوری ہو گئی آپ نے اسے ایک یہودی کے پاس دیکھا اور قاضی کے ہاں دعوی کر دیا حضرت علیؓ اس مقدمہ میں گواہ نہ لا سکے قاضی شریح نے آپ کا دعوی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور زرہ یہودی کے پاس ہی رہنے دی (خلافت و ملوکیت ص ۹۶) سوال یہ ہے کہ کیا قاضی شریح حضرت علیؓ کے مقابلہ میں یہودی کو سچا سمجھتے تھے۔ نہیں۔ آپ نے حضرت علی کی بات اس لئے مسترد کر دی کہ آپ قانونی تقاضے پورے نہ کر پائے تھے ٹھیک اسی طرح حضرت عثمانؓ کو معلوم تھا اور اس کے قرائن بھی موجود تھے کہ کوفہ کے سازشی حضرت ولیدؓ کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور انہیں اپنے عہدے سے ہٹانا چاہتے ہیں اس لئے وہ یہ جھوٹ بنا لائے ہیں مگر چونکہ وہ قانونی تقاضے پورے کر رہے تھے آپ نے ان کو معزول کر دیا اور ان پر سزا بھی نافذ کی۔

رہی یہ بات کہ آپ نے ان پر حد جاری کرنے میں کیوں توقف کیا تھا تو عرض یہ ہے کہ آپ کا توقف کرنا اس لئے نہ تھا کہ آپ انہیں بچانا چاہتے تھے بلکہ حقیقت حال معلوم

کرنے کی غرض سے توقف فرمایا کہ اگر وہ مجرم نہ ہوں تو ایک بے گناہ پر سزا کیوں جاری کی جائے ہاں جب گواہی دی گئی تو آپ نے پھر سزا نافذ کرنے میں کوئی توقف نہ کیا اور ان پر حد لگائی گئی شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں جو شخص معزول ہونے کا مستحق ہوتا آپ اسے ضرور معزول کر دیتے اور جو سزا کا مستحق ہوتا اس پر سزا بھی جاری کرتے تھے اس میں آپ کسی کی کوئی رورعایت نہ کرتے تھے

وكان يعزل من يراه مستحقا للعزل ويقيم الحد على من يراه مستحقا لإقامة الحد عليه (منہاج السنۃ ج۶ ص ۲۴۱)

جن لوگوں نے حضرت ولیدؓ کے خلاف گواہی دی انہوں نے کیا کہا؟ ان کا بیان یہ تھا کہ ولید بن عقبہ نے شراب پی اور حالت نشہ میں نماز کی امامت کی اہل کوفہ نے فجر کی دو رکعت کے بجائے چار رکعات پڑھیں پھر آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا میں نے نماز زیادہ پڑھا دی ہے۔۔

یہاں چند سوالات حل طلب ہیں۔ حضرت ولید جب نماز کی امامت کے لئے آئے تو ان میں سے کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ شراب پئے ہوئے ہیں؟ موجودہ دور میں شراب نے گو کتنی ہی مشینی ترقی کیوں نہ کرلی ہو آس پاس اس کی بدبو پہنچ جاتی ہے مگر حیرت ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی یہ پتہ نہ چلا کہ آپ شراب پی کر آرہے ہیں آپ اس قدر نشہ میں تھے کہ دو اور چار میں تمیز تک نہ کر سکے اور نماز فجر بڑے اطمینان کے ساتھ دو کے بجائے چار پڑھالی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سب مقتدی بھی اسی حال سے دوچار تھے کہ ان میں سے کسی نے بھی تیسری رکعت پر سبحان اللہ نہ کہا اور امام کے ساتھ وہ بھی خوشی خوشی دو کے بجائے چار رکعات پڑھنے لگے نیز یہ بات بھی کہیں نہیں ملتی کہ حضرت ولیدؓ نے دوبارہ فجر کی دو

Scanned with CamScanner

رکعت پڑھائی یا انہیں گھر بھیج دیا گیا اور کسی دوسرے نے نماز فجر کی دوبارہ امامت کرائی جو
دن کے شروع حصے میں یہ واقعہ پیش آجائے اور تاریخ اس کی تفصیل پیش کرنے سے عاجز
ہو تو پتہ چلتا ہے کہ آپ پر شراب نوشی کا صرف الزام تھا حقیقت نہیں۔
حضرت عثمان غنی نے معاملے کی نزاکت کے پیش نظر آپ کو معزول کر دیا اور جب دونوں
فریق آپ کے پاس آئے تو آپ نے الزام لگانے والوں سے پوچھا

اتشهد انكما رايتماه يشرب فقالا لا قال فكيف قالا اعتصرنا من
لحيته وهو يقيء الخمر (ابن اثیر ج ۳ ص ۱۰۶)

کیا تم دونوں نے انہیں شراب پیتے دیکھا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے
پوچھا کہ تم نے ان پر یہ الزام کیوں لگایا کہنے لگے کہ ہم نے اس کی داڑھی سے
شراب کے قطرے نچوڑے ہیں اور اس نے شراب کی قے بھی کی۔

مؤرخ طبری نے بھی یہ بات نقل کی ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے
انہیں شراب پیتے نہیں دیکھا ہے تاہم وہ بڑے ڈرے ہوئے تھے کہ کہیں غلط گواہی میں ہم
پکڑے نہ جائیں (طبری ج ۵ ص ۶۰)

پورے اہل کوفہ میں سے یہ دو شخص تھے جنہوں نے آپ کے خلاف گواہی دی چونکہ گواہی
کا اصول پورا ہو رہا تھا اس لئے آپ کے پاس سوائے اس کے اور کوئی راہ نہ تھی کہ انہیں بے
گناہ سمجھنے کے باوجود ان پر حد جاری کریں۔۔۔اس سے آپ خود اندازہ کر لیں کہ حضرت
ولید بن عقبہ پر لگایا گیا الزام کس قدر درست ہو سکتا ہے ؟ معروف مصری فاضل شیخ محمد
خضری بک (انسپکٹر تعلیمات اسلامیہ مصر) لکھتے ہیں

اگر تم ان اتہامات میں غور کرو تو اس میں کوئی بھی امر ایسا نہیں ہے جو آپ کے

Scanned with CamScanner

دامن کو داغدار کر دے آپ نے کسی امر میں حدود سے تجاوز نہیں کیا تھا (
ترجمہ اتمام الوفاء ص ۲۶۴)

(۷)☆...... حضرت عثمان نے ولید بن عقبہ کو کوفہ کا عہدہ کیوں دیا؟ کیا آپ پر فسق کا الزام نہیں؟

☆......الجواب
سورہ حجرات کی آیت نمبر ۶ میں جس واقعہ کے متعلق مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے اس میں قطعیت کے ساتھ حضرت ولید بن عقبہ کو فاسق بتانا درست نہیں ہے جن تفسیری روایات میں آپ کا نام ملتا ہے وہ تمام روایتیں اسناداً ضعف سے خالی نہیں ان روایات کے تمام طرق بتاتے ہیں کہ کوئی روایت بھی فنی طور پر اس پائے کی نہیں کہ اس کی رو سے ایک صحابی پر انگلی اٹھائی جا سکے یہ روایتیں مرسل ہیں یا ان میں کوئی راوی ایسا ہے جسے علماء جرح و تعدیل نے ضعیف بتایا ہے حافظ ابن کثیر نے باوجود اس لکھنے کے کہ اس آیت میں حضرت ولید بن عقبہ کے واقعہ ذکر ہے ساتھ ہی ابن جریر طبری کی روایت بھی نقل کی جس میں رجل کے الفاظ ملتے ہیں گویا یہ کوئی غیر معروف شخص تھا جس سے یہ عمل سرزد ہوا تھا نہ کہ حضرت ولیدؓ اس جرم کے مجرم تھے
نیز یہ بات بھی لائق غور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کے دور میں انہیں ایک اسلامی لشکر کا امیر بنایا گیا کیا یہ حکم قرآن کے خلاف نہ تھا؟۔ جب فاسق کی امامت مکروہ ٹھہری تو اسے اسلامی فوج کا امیر بنا دینا کہاں کی دانش مندی تھی حضرت عمر فاروق کے دور میں آپ ایک صوبہ کے گورنر تھے اور ایک بڑا عہدہ آپ کے پاس تھا اگر سورہ حجرات میں بیان ہونے

Scanned with CamScanner

والے واقعہ میں فاسق سے مراد قطعی طور پر حضرت ولید ہوتے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پھر انہیں کس طرح اتنے اعلی مناصب پر فائز کرتے کیا صحابہ کرام میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو ان سے بہتر ہوتا پھر یہ بھی سوچئے کہ ان کی تقرری کے موقع پر حضرت علی مرتضٰی یا کسی دوسرے صحابی نے یہ کہا کہ قرآن نے تو ان کو فاسق کہا ہے اور آپ انہیں ان اہم عہدوں پر فائز کر رہے ہیں؟ مولانا ابوالاعلی مودودی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت ولیدؓ شیخین کریمین کے دور میں عامل رہے ہیں موصوف لکھتے ہیں

> حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے ان کو پھر خدمت کا موقع دیا اور حضرت عمر کے آخری زمانے میں وہ الجزیرہ کے عرب علاقے پر جہاں بنی تغلب رہتے تھے عامل مقرر کیے گئے (خلافت وملوکیت ص ۱۱۲)

ندوۃ العلماء لکھنو کے سابق مہتمم مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی مرحوم لکھتے ہیں

> حضرت ولیدؓ کو کسی شخص نے راستہ میں مل کر یہ خبر سنائی کہ بنی المصطلق باغی ہو گئے ہیں اور وہ تمہارے قتل کے درپے ہیں اس سے انہیں خوف پیدا ہوا اور وہ واپس آگئے اس جھوٹے مخبر کو جس نے حضرت ولید کو غلط خبر دی ہے قرآن میں فاسق کہا گیا ہے نہ کہ سیدنا حضرت ولید بن عقبہ کو۔..... انہوں نے جو خبر سنی وہ بارگاہ رسالت میں پہنچائی ان کا زیادہ سے زیادہ قصور یہ تھا کہ انہوں نے ایک فاسق کی خبر پر اعتماد کر لیا یہ نہ کوئی فسق ہے نہ معصیت خدارا کوئی بتائے یہ غلطی کس دلیل سے تقوی و دینداری اور دیانت داری کے خلاف ہے اور دنیا میں کون منصف مزاج اس کی بناء پر کسی کو مجروح قرار دے گا

خود قرآن کریم کی آیت پڑھئے تو اس کا صاف اشارہ اسی حقیقت حال کی طرف

Scanned with CamScanner

معلوم ہو گا اسی روایت میں ہے کہ جب حضرت ولید نے آنحضرت ﷺ کو یہ خبر دی تو حضور ﷺ کو غصہ آیا اور آپ نے ان کی طرف ایک لشکر بھیجا

فغضب رسول الله ﷺ وبعث البعث الى الحارث رضى الله عنه

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خبر سے متاثر خود سرور کائنات ﷺ ہوئے تھے اور انہیں نے بنی المصطلق کے خلاف اقدام کا بھی ارادہ فرمایا تھا

اب کسی کے زعم باطل میں آیت میں نباء (خبر) سے مراد وہ خبر ہوتی جو حضرت ولید نے دی تھی اور فاسق سے مراد معاذ اللہ وہی ہوتے تو صحابہ کے بجائے آیت میں خطاب آنحضور ﷺ کو ہوتا اور یا ایھا الذین آمنوا کے بجائے یا ایھا النبی کے الفاظ ہوتے لیکن خطاب ہے صحابہ کرام کو جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی صحابی نے کسی فاسق کی خبر پر اعتبار کر لیا ہے اس پر تنبیہ فرمائی جارہی ہے روایت پر نظر کرتے ہوئے یہ معنی اسی وقت مستقیم ہو سکتے ہیں جب یہ مانا جائے کہ حضرت ولید نے کسی فاسق کی خبر پر اعتماد کر لیا تھا خود حضرت ولید کو اس کا مصداق سمجھنا بتاتا ہے کہ یہ لوگ نہ قرآن مجید کی آیت کو سمجھے نہ اس روایت کو۔۔۔

حافظ ابن کثیر نے جو روایت طبری سے نقل کی ہے اس میں مذکور ہے

وانه لما حدث الوليد انهم خرجو يتلقونه رجع الوليد (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۰۹)

اور جب حضرت ولید سے بیان کیا گیا کہ وہ (بنی المصطلق) ان سے ملنے کے لئے نکلے ہیں تو وہ واپس ہو گئے

Scanned with CamScanner

اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ ان کے نکلنے کی خبر کسی نے انہیں دی ہے ظاہر ہے کہ اگر یہ اطلاع ان تک صحیح صورت میں پہنچتی اور مخبر یہ بیان کرتا کہ وہ لوگ ان کے اکرام اور استقبال کے لئے نکلے ہیں تو وہ خائف کیوں ہوتے؟ اور واپس کیوں ہو جاتے اس سے صاف ثابت ہے کہ کسی منافق نے دور اندازی کی اور حضرت ولید کو غلط خبر دے کر واپس کر دیا۔۔(تجدید سبائیت ص ۲۰۸)

شیخ الاسلام حافظ ابن قیم حنبلیؒ (۷۵۱ ھ) لکھتے ہیں کہ یہ شخص جس نے حضرت ولیدؓ کو دھوکہ میں ڈالا وہ شیطان تھا

فحدثه الشيطان انهم يريدون قتله فهابهم (مدارج السالکین ج ۱ ص ۳۶۰)

شیطان نے اسے بتلایا کہ یہ لوگ تمہیں قتل کرنے کی نیت سے آرہے ہیں

یہ بات صرف حافظ علامہ حافظ ابن قیم نہیں کہتے تفسیر طبری تفسیر حافظ ابن کثیر تفسیر بغوی (ج ۴ ص ۲۱۲) اور تفسیر خازن میں بھی یہی بات بیان ہوئی ہے اس سے بھی حضرت ولیدؓ پر لگائے جانے والے الزام کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے

شیعہ عالم علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ یہ آیت اس موقع پر اتری جب کسی نے حضور ﷺ کو حضرت ماریہ کے بارے میں ایک غلط خبر پہنچائی تھی اور حضور ﷺ نے اس خبر کی رو سے اس شخص کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے حضرت علیؓ کو بھیج بھی دیا تھا(دیکھئے تفسیر مجمع البیان ج ۵ ص ۱۳۲)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان پر لگائے جانے والے اس الزام میں کوئی حقیقت نہیں کہ آپ نے ایک غلط کار شخص کو کوفہ کا گورنر بنا دیا تھا سچ یہ ہے کہ حضرت عثمان ہی نہیں حضرت ولید بن عقبہ کا دامن بھی ان الزامات سے بری ہے

Scanned with CamScanner

(۸) ☆...... حضرت عثمان نے جناب حکم کو واپس بلا کر حضور کی حکم عدولی کی تھی؟

☆...... الجواب

جناب حکمؓ بن ابی العاص حضرت عثمانؓ کے چچا تھے اور فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے بعض تاریخی کتابوں میں ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے بعض کاموں سے ناراض ہو کر انہیں جلاء وطن کر دیا تھا تاہم کسی صحیح حدیث میں اس کا ذکر نہیں ملتا اور جن تاریخی روایتوں میں یہ قصہ ملتا ہے اس کی سند بھی صحیح نہیں ہے محض واقدی جیسے راویوں کے بیان پر یہ بات حضور ﷺ پر منسوب کرنے میں کچھ تو تحقیق کرنے کی ضرورت ہے بالخصوص جبکہ محدث ابن مندہ حافظ ابو نعیم اور حافظ ابن عبدالبر نے جناب حکم سے روایتیں بھی نقل کی ہیں علامہ ابن اثیر جزری (۶۳۰ھ) آپ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں

اخرجه الثلاثة (اسد الغابہ ج ۲ ص ۴۹)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ جناب حکم کی جلاوطنی کا قصہ کسی بھی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے

قصة نفي الحكم ليست في الصحاح ولا لها اسناد يعرف به امرها

(منہاج ۶ ص ۲۶۵)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

وذكر بعض الناس انه نفاه ولم يذكروا اسنادا صحيحا بكيفية القصة وسببها (ایضاً ص ۳۵۳)

اگر یہ بات درست بھی مان لی جائے کہ حضور ﷺ نے جناب حکم کو جلاوطن کیا تھا تو پھر

Scanned with CamScanner

روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے انہیں مرض الموت میں واپس آنے کی اجازت دے دی تھی اور یہ اجازت خود حضرت عثمان نے حضور ﷺ سے حاصل کی تھی اور آپ نے اس پر ان کی سفارش کو قبول فرمالیا تھا (الاصابہ ج ۱ ص ۳۴۵)

معروف شیعہ معتزلی محسن بن کرامہ اپنی کتاب ﴿ سرح العیون ﴾ میں لکھتے ہیں کہ

حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو اجازت دے دی تھی کہ حکم کو بلالیں

مگر ان کے مدینہ آنے سے پہلے ہی حضور ﷺ کا وصال ہو چکا تھا پھر حضرت عثمان نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور میں ان کو بلانا چاہا تو شیخین کریمین نے حضرت عثمان کی بات اس لئے قبول نہ کی کہ وہ اکیلے اس بات کے گواہ تھے یہ ایسے ہی ہے جیسے حضرت علی مرتضیٰؓ کے چیف جسٹس قاضی شریح نے حضرت علیؓ کے ایک مقدمہ میں حضرت حسن اور ان کے غلام قنبر کی گواہی رد کردی تھی حالانکہ انہیں یقین تھا کہ حضرت علی سچے ہیں اسی طرح شیخینؓ نے حضرت عثمانؓ کی سچائی پر کبھی شک نہ کیا اسلامی قانون کے پیش نظر ان کی بات نہ مانی اور وہ مدینہ نہ آسکے اب جبکہ حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو چونکہ آپ کو اس کا علم تھا اس لئے آپ نے اس کی اجازت دے دی حافظ ابن حجر مکی (۹۷۳ھ) لکھتے ہیں کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر جس بناء پر جناب حکم کو جلاء وطن کیا گیا تھا آپ نے اس سے توبہ کرلی تھی۔۔ان الحکم تاب مما نفی لأجله (صواعق محرقہ ص ۱۱۳)

نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب حضرت عثمان نے جناب حکم کو واپس مدینہ آنے کی اجازت دی تو بعض لوگوں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں نے خود حضور ﷺ سے اس کی اجازت لے لی تھی اس پر وہ خاموش ہوگئے طبری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس بلا لیا تھا (دیکھئے طبری ج ۳ ص ۱۰۳)

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت عثمان نے خود بھی ایک سوال کے جواب میں یہی بات کہی تھی

ورسول الله سيره ورسول الله رده أفكذلك ؟قالوا نعم

(تاریخ دمشق ج۱۶ص ۱۹۱)

سوال یہ ہے کہ حضرت عثمان کے اس بیان کے بعد کیا کسی صحابی نے اس پر کوئی احتجاج کیا تھا؟ کیا کسی مستند روایت میں حضرت علی کا احتجاج اور آپ کے اس فیصلے پر ان کی ناپسندیدگی ملتی ہے ؟اگر یہ بات اس درجہ کی ہوتی جسے حضرت عثمان کے مخالفین پھیلاتے ہیں تو آپ ہی بتائیں کیا حضرت علی مرتضیٰ اس پر خاموش رہتے ؟

معروف زیدی عالم سید محمد بن ابراہیم الوزیر الیمانی (۸۴۰ھ) محسن بن کرامہ کے مذکورہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

معتزلہ اور شیعہ کو چاہئیے کہ اس روایت کو قبول کرتے ہوئے حضرت عثمان کو مورد طعن بنانا ترک کردیں کیونکہ اس روایت کا راوی شیعہ علماء کے نزدیک قابل اعتماد ہے اور صحت عقیدہ علم و فضل کے لحاظ سے بھی ممتاز ہے (حاشیہ المنتقی ص۵۷۸)

نیز حافظ ابن تیمیہ حنبلی (۷۲۸ھ) اور دیگر فقہاء اسلام نے اس پر بھی بحث کی ہے کہ شریعت میں کسی کو مستقل جلاوطن کرنا درست ہے یا نہیں ؟ خواہش مند حضرات منہاج السنۃ میں یہ بحث ملاحظہ فرمائیں

(۲) ہم نے یہ جواب اس صورت میں دیا ہے کہ اگر یہ واقعہ درست ہو ورنہ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ جناب حکم تو حضور ﷺ کے زمانے میں کبھی مدینہ آئے ہی نہ تھے موصوف فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے اور مکہ میں ہی مقیم رہے حضرت عثمان کے دور میں آپ مدینہ آئے اور وہیں انتقال کیا محمد ابن سعد (۲۳۰ھ) کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

فاذن له أسلم يوم فتح مكة ولم يزل بها حتى كانت خلافة عثمان فدخل المدينة فمات بها فى خلافة عثمان بن عفان (طبقات ابن سعد ج ۶ ص ۵)

اگر یہ بات درست ہے کہ جناب حکم مکہ مکرمہ میں ہی مقیم رہے اور وہ حضور علیہ السلام کے دور میں کبھی مدینہ نہ آئے تھے بلکہ حضرت عثمان کی خلافت میں مدینہ آئے تھے تو پھر یہ بات کہ انہیں مدینہ سے جلاء وطن کیا گیا تھا صحیح نہیں ہے اور یہ صرف حضرت عثمان کی سیرت کو داغدار کرنے کے لئے ایک نئی کہانی وضع کی گئی ہے

(۹) ☆...... حضرت مروان بن حکم کی جلاوطنی کا قصہ

سوال...... حضرت عثمانؓ نے اپنا سیکرٹری جناب مروان کو کیوں بنایا جبکہ حضور علیہ السلام نے انہیں بھی جلاء وطن کیا تھا؟

☆......الجواب

حضرت مروان بن الحکم حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت آٹھ سال کے بچے تھے شیعہ عالم محمد ہاشم خراسانی نے منتخب التواریخ میں بتایا ہے کہ ان کی پیدائش ۲ ہجری میں ہوئی تھی (دیکھئے کتاب مذکور ص ۱۴۵) آپ حضرات حسنین کریمینؓ کے ہم عمر تھے محدثین کا بیان ہے کہ انہیں رؤیت نبوی اور سماع دونوں کی سعادت ملی ہے جبکہ بعض حضرات کے ہاں ان کا سماع ثابت نہیں (سیر اعلام النبلاء) حافظ ابن کثیرؒ کا بیان ہے کہ اکثر علماء کے ہاں آپ صحابی کی فہرست میں شامل ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں علم میں کمال عطا فرمایا تھا ان کے دور گورنری

میں جب بھی کوئی اہم مقدمہ اور مسئلہ پیش آتا تو آپ صحابہ کو جمع کر کے ان سے مشورہ فرماتے اور جس پر ان سب کا اتفاق ہوتا آپ وہی فیصلہ کرتے تھے (البدایہ ج ۸ ص ۲۵۸) حضرت معاویہ انہیں کتاب اللہ کا قاری اللہ کے دین کا فقیہ اور حدود اللہ قائم کرنے میں مضبوط کہا ہے (ایضا) حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) نے آپ کو رجال بخاری میں شمار کیا ہے جبکہ مؤطا امام مالک مؤطا امام محمد مصنف عبدالرزاق مسند احمد میں آپ کے کئی فیصلے اور فتاوی پائے جاتے ہیں امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ مروان کے پاس جو مقدمات آتے تھے آپ حضرت عمر فاروق کے فیصلوں کی روشنی میں اس کا فیصلہ کیا کرتے تھے وکان یتتبع قضایا عمر بن الخطاب (البدایہ ج۸ ص ۲۶۰) اس سے آپ کی علمی جلالت اور فقہی عظمت کا پتہ چلتا ہے آپ کچھ عرصہ بحرین کے علاقہ پر حاکم رہے (تاریخ خلیفہ ج ۱ ص ۱۵۹) اور افریقہ کی جنگ کے لئے جانے والے لشکر میں بھی آپ شریک تھے (کتاب البیان ص ۳) محدث شہیر علامہ ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں

> عروہ بن زبیر کا قول ہے کہ مروان حدیث میں متہم نہ تھے سہل بن ساعدی نے صدق پر اعتماد کر کے ان سے روایت کی ہے اور وہ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں علی بن الحسین (حضرت زین العابدین) اور عروۃ بن زبیر وابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث اور سعید بن مسیب عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور مجاہد اور ابی سفیان مولی بن ابی احمد نے ان سے روایت کی ہے رضی اللہ عنہم اور وہ حضرت عمر وعثمان وعلی اور زید بن ثابت ابو ہریرہ اور بسرہ بنت صفوان عبدالرحمن بن الاسود سے روایت کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے بھی مرسلا روایت کی ہے (برات عثمان ص ۴۳)

سلیمان بن یسار سھل بن سعد عامر بن عبداللہ عراک بن مالک بھی آپ کے تلمیذ ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں بڑے پایہ کے اہل علم اور فقہاء ہیں۔

اس بات کا شیعہ علماء کو بھی انکار نہ ہوگا کہ حضرت امام زین العابدین نے حضرت مروان سے روایت لیں ہیں امام زین العابدین حدیث میں حضرت مروان کے تلمیذ ہوئے ابن ابی حاتم رازی (۳۲۷ھ) لکھتے ہیں

روی مروان عن عمر وعثمان وعلی وروی عنه سهل بن سعد علی بن الحسين وعروة بن الزبير وابوبكر بن عبدالرحمن (کتاب الجرح والتعدیل ج ۴ ص ۲۷۱)

حافظ ابن تیمیہ حنبلی (۷۲۸ھ) مروان کے بارے میں لکھتے ہیں

اخرج اهل الصحاح عدة احاديث عن مروان وله قول مع اهل الفتيا (منہاج السنۃ ج ۳ ص ۱۸۹)

حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں

فانما حمل عنه سهل بن سعد وعروة بن الزبير وعلی بن الحسين وابوبكربن عبدالرحمن بن الحارث وهؤلاء اخرج البخاری أحاديثهم عنه فی صحيحه (مقدمہ فتح الباری ج ۲ ص ۱۶۴)

قاضی ابوبکر بن العربی المالکی (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں

مروان رجل عدل من كبارالامة عند الصحابة والتابعين وفقهاء المسلمين أما الصحابة فان سهل بن سعد الساعدی روی عنه واما التابعون فاصحابه فی السنن وإن كان جازهم باسم الصحبة فی احد

القولين وأما فقهاء الامصار فكلهم على تعظيمه وإعتبار خلافه والتفت الى فتواه والانقياد الى روايته وأما السفهاء من المؤرخين والادباء فيقولون على أقدراهم (العواصم ص ۱۰۲)

حضرت مروان صحابہ تابعین اور فقہاء اسلام کے ہاں عادل اور ثقہ شخص ہیں صحابہ اور تابعین نے ان سے روایت کی ہے اور سب فقہاء ان کی جلالت اور عظمت کے قائل ہیں اور اس کے خلاف کا اعتبار نہیں کرتے اور ان کے فتاوی کی طرف التفات کرتے ہیں اور ان کی روایت قبول کرتے ہیں جبکہ بے وزن مؤرخین اور بے وقعت ادیب اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ان پر کلام کرتے ہیں

(نوٹ) حضرت امام زین العابدین سے آپ کی روایت صحیح بخاری ج۱ ص ۲۱۲ سنن نسائی ج۲ ص ۱۳ سنن دارمی ج۲ ص ۹۶ اور مسند احمد ج۱ ص ۱۵۳ پر موجود ہیں

اب ذرا حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ ان کی رشتہ داریاں بھی ملاحظہ کریں۔

☆......حضرت علی مرتضیٰ کی ایک صاحبزادی رملہ کا دوسرا نکاح مروان کے لڑکے معاویہ کے ساتھ ہوا تھا (کتاب نسب قریش ص ۴۵)

☆......حضرت حسن کی پوتی زینب حضرت مروان کے بیٹے عبدالملک کے نکاح میں تھی (ایضا ص ۵۲) وزینب را عبدالملک بن مروان کابین بست (ناسخ التواریخ ج۲ ص ۳۳۶)

☆......حضرت امام حسن کی پوتی (حضرت زید بن حسن کی) صاحبزادی نفیسہ کی شادی مروان کے پوتے ولید بن عبدالملک کے ساتھ ہوئی تھی اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی حضرت حسن کے بیٹے حضرت زید اکثر ان کے ہاں آتے جاتے تھے اور آپ ان کا بڑا احترام

Scanned with CamScanner

بھی کرتے تھے سید جمال الدین شیعی (۸۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ ووھب له ثلاثین الف دینار دفعة واحدة (عمدۃ الطالب ص ۷۰ منتہی الامال ج ا ص ۲۴۴ ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۱۷۹)ایک مرتبہ ولید نے انہیں (یعنی زید بن حسن کو) تیس ہزار دینار یک مشت دیئے تھے حضرت مروانؓ کی جلالت قدر کا اندازہ اس سے کیجئے کہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے رہے ہیں اور ان کے اہل بیت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات رہے تھے امام جعفر اپنے والد امام باقر سے روایت کرتے ہیں

کان الحسن والحسین علیهما السلام یصلیان خلف مروان بن الحکم فقالوا لاحدهما ماکان ابوك یصلی اذا رجع الی البیت فقال لا والله ماکان یزید علی الصلوة (بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۲۳)

حضرات حسنین کریمین مروان کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ کے والد حضرت علی گھر جا کر نماز دہرا لیتے تھے انہوں نے کہا۔ نہیں۔ وہ اس پڑھی گئی نماز پر زیادتی نہ کرتے تھے (یعنی آپ نے کبھی یہ نماز گھر آکر نہ دہرائی)

اب اہل بیت کے نماز جنازہ پڑھانے کی روایت بھی دیکھیں امام باقر کہتے ہیں کہ جب حضرت علی کی صاحبزادی ام کلثوم کا انتقال ہوا تو مروان بن الحکم بھی جنازہ کے ہمراہ تھے عبداللہ بن جعفر حمیری قمی شیعی لکھتے ہیں

وهو امیر یومئذ علی المدینة فقال الحسین علیه السلام لولا السنة ماترکته یصلی علیها (قرب الاسناد ص ۲۱۰)

ان دنوں مروان مدینہ کا گورنر تھا حضرت حسین نے اس وقت فرمایا کہ اگر

Scanned with CamScanner

رسول اللہ کی یہ سنت نہ ہوتی (کہ خلیفہ یا اس کا گورنر ہی نماز پڑھائے) تو میں انہیں نماز جنازہ پڑھانے نہ دیتا (مگر چونکہ حکم یہی ہے اسلئے وہی پڑھائیں گے)

شیعہ کی کسی کتاب میں یہ نہیں ملتا کہ حضرت حسینؓ نے اپنی بہن کی نماز جنازہ دوبارہ پڑھی تھی یا گھر آکر انہوں نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی تھی

یہ صرف حضرت زید کی بات نہیں حضرت امام حسین کے صاحبزادے حضرت امام زین العابدین کے بھی حضرت مروان بن حکم کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات رہے ہیں حضرت مروان ان کے خیر خواہ تھے ایک مرتبہ حضرت مروان نے آپ سے شادی کے بارے میں بات کی اور کہا کہ اس سے آپ کے ہاں اولاد کی کثرت ہوگی تو انہوں نے اپنے حالات کی مجبوری کا ذکر کیا

فاقرضه مائة الف فاشترى له السوارى فولدت له و كثر نسله ثم لما مرض مروان اوصى ان لا يوخذ من على ابن الحسين شئى مما كان اقرضه فجميع الحسينين من نسله رحمه الله (البدایہ ج ۹ ص ۱۰۵)

مروان نے پھر انہیں ایک لاکھ درہم بطور قرض بھجوادئے اس سے انہوں نے ایک لونڈی خریدی اس سے اللہ نے آپ کو اولاد دی اور آپ کی نسل بہت پھیلی جب مروان بیمار ہوا تو اس نے وصیت کی کہ میں نے جو رقم بطور قرض انہیں دی تھی وہ ان سے واپس نہ لینا تمام حسینی حضرت امام زین العابدین کی اولاد ہیں

چنانچہ مروان کے بیٹے عبدالملک نے آپ کو اپنے والد کا پیغام پہنچایا مگر آپ دینے پر اصرار کرتے رہے عبدالملک کے بار بار اصرار پر وہ راضی ہوگئے اور وہ پھر آپ نے درہم واپس نہیں کئے۔

Scanned with CamScanner

یہ واقعات بتاتے ہیں کہ حضرت مروان کے اہل بیت کے ساتھ بڑے اچھے اور گہرے تعلقات رہے ہیں اور دونوں خاندانوں کے درمیان رشتہ داری بھی تھی اگر اہل بیت نبوی کو معلوم ہوتا کہ حضور علیہ السلام حضرت مروانؓ سے خوش نہ تھے اور یہ حضرت عثمان کے بڑے قریبی رشتہ دار ہیں نیز ان کے دور میں وہ مسلمانوں کے مال پر ہاتھ صاف کرتے رہے ہیں (معاذ اللہ) تو آپ ہی بتائیں کیا حضرت حسنؓ کی اولاد اور حضرت حسینؓ کے صاجزادے ان کے ساتھ محبانہ تعلقات رکھتے ؟اور ان کے ساتھ رشتہ داری میں آتے؟ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ حضرت مروان کے بارے میں پھیلائے گئے الزامات غلط ہیں اور محض حضرت عثمان کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کے واقعات وضع کئے گئے ہیں

(۱۰) ☆...... حضرت مروان کو افریقہ کا خمس دینے کی حقیقت

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت عثمان نے انہیں افریقہ کا سارا خمس کا مال محض اس لئے بخش دیا تھا کہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار تھے تو یہ بات صحیح نہیں حضرت عثمان کے بارے میں یہ تصور دینا کہ وہ بیت المال کو اپنے رشتہ داروں کے لئے کھلا رکھتے تھے کہ جس کا جو چاہے لے لے اور آپ جس کو جو چاہیں دے دیں ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک الزام ہے حضرت عثمان نے حضرت مروان کو خمس کا مال بخشنے اور اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے عطیات دینے کی بات سب سے پہلے کہاں سے اٹھی۔ واقدی سے ...... اور مؤرخ واقدی کا حال دیکھئے سیرت النبی کے مصنف علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں

واقدی کی لغو بیانی مسلمہ عام ہے اور اس لئے ان کی شہرت بدنامی کی شہرت ہے

(سیرت النبی ج اص ۲۳)

شبلی کی بات نہ مانیں کہ وہ کہیں حضرت عثمان کے وکیل صفائی نہ ہوں امام احمد اور امام ابن معین امام ابو حاتم اور امام نسائی کی بات تو مان لیں یہ سب واقدی کو باتیں گھڑنے والا بتاتے ہیں ناقد فن رجال امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

قال احمد بن حنبل هو كذاب يقلب الاحاديث قال ابن معين ليس بثقة قال البخاری متروك قال ابو حاتم والنسائی يضع الحديث (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۱۰)

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو کے سابق مہتمم مولانا محمد اسحاق سندیلوی مرحوم لکھتے ہیں (حضرت مروان کو خمس کا مال بخشنے کی) روایت کا مدار طبری طبقات ابن سعد دونوں میں واقدی پر ہے جس کا کذاب اور وضاع ہونا ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے بعد کی کتابوں میں یہ بات انہی دو کتابوں سے ماخوذ ہے۔۔ یہاں بحث نفس روایت سے ہے جس پر رائے کی بنیاد قائم ہے جب یہی ثابت نہیں توان کی یا کسی دوسرے کی رائے رائی کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتی واقعات محض رائے سے ثابت نہیں ہوتے بلکہ روایت سے ثابت ہوتے ہیں۔۔ علاوہ ازیں اس روایت میں سخت اضطراب بھی پایا جاتا ہے ابن اثیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان نے افریقہ کے مال غنیمت کا خمس حضرت مروان کو دے دیا تھا مگر طبری اسی واقدی سے نقل کرتا ہے کہ جب ان لوگوں سے عبداللہ بن سعد نے تین سو قنطار سونے پر صلح کی تھی تو حضرت عثمان نے یہ سب کا سب آل حکم کو ایک ہی دن میں دے دیا میں نے پوچھا کہ کیا مروان کو دیا تھا اس نے کہا میں نہیں جانتا (طبری)۔۔۔ پھر طبقات میں اسی واقدی سے یہ روایت

Scanned with CamScanner

ملتی ہے کہ حضرت عثمان نے مروان کے لئے مصر کا خمس لکھ دیا تھا۔ یہ تیسرا اختلاف واضطراب ہے ایک جگہ افریقہ کا خمس لکھتا ہے دوسری جگہ مصر کا۔ آخر کس کی بات کا اعتبار کیا جائے۔۔۔۔ واقدی کا وضاع ہونا اس کے ساتھ روایت میں اضطراب واختلاف اس حقیقت کو الم نشرح کر رہا ہے کہ حضرت مروان کو عطائے خمس کا یہ پورا قصہ من گھڑت افسانہ اور جھوٹی کہانی ہے (تحدید سبائیت ص ۳۳۸۔۳۴۰)

قاضی ابو بکر ابن العربی المالکی (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں

اما اعطاؤه خمس افريقية لواحد فلم يصح (العواصم من القواصم ص ۱۱۱)

حضرت عثمان کا ایک آدمی کو افریقہ کا خمس دینے کا قصہ صحیح نہیں ہے۔۔۔

شیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیار البکری (۹۶۰ھ) بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں

واما طعنهم على عثمان انه وهب خمس افريقية لمروان بن الحكم فهو غلط منهم (تاريخ الخميس)

حضرت عثمان پر یہ اعتراض کہ انہوں نے غنائم افریقہ کا خمس حضرت مروان کو دے دیا تھا ان کی غلط بیانی ہے

یہی نامور مؤرخ حضرت عثمان کے متعلق اس قسم کے جملہ اعتراضات کے متعلق اپنی کی رائے کا اس طرح اظہار کرتے ہیں

واما ما ادعوه من اسرافه فى بيت المال فاكثر ماتقلده عنه مفترى عليه محتلق وماصح منه فعذره فيه واضح (ايضا)

معترضین نے حضرت عثمان پر بیت المال میں اسراف صرف بے جا کا جو اعتراض کیا؟

Scanned with CamScanner

اس کا یہ حال ہے کہ اس قسم کی اکثر روایتیں جو انہوں نے نقل کی ہیں ان پر محض افتراء اور بہتان ہیں اور وہ روایتیں من گھڑت ہیں (ایضاص ۳۴۷)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ) بھی لکھتے ہیں

مروان کو افریقہ کے خمس کی بخشش کی داستان بھی جھوٹی اور سراسر افتراء ہے (تحفہ اثنا عشریہ ص۶۰۱)

اگر خدانخواستہ حضرت عثمانؓ نے انہیں غلط طریقے سے کسی چیز کا مالک بنالیا تھا یا انہیں بیت المال سے بڑی دولت دے دی تھی یا خود حضرت مروان کسی ایسے جرم کے مرتکب ہوئے تھے جو شرافت و دیانت کے خلاف تھے تو آپ ہی بتائیں کہ حضرات ائمہ اہل بیت ان کی اس قدر عزت واحترام کیوں کرتے تھے؟ اور کیوں ان سے حدیث روایت کرنے کو پسند کرتے تھے؟ محدثین اور ائمہ اہل بیت کے یہ واقعات حضرت مروان کی شرافت و دیانت اور ان کی جلالت علمی کا منہ بولتا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔۔

(۱۱)☆...... حضرت عثمان پر منی میں خلاف سنت نماز ادا کرنے کا الزام

سوال..... حضور ﷺ منی میں قصر نماز ادا کی تھی مگر حضرت عثمان نے وہاں قصر کے بجائے پوری چار رکعتیں پڑھیں کیا یہ خلاف سنت کام نہیں تھا؟

☆.....الجواب

حضرت عثمان غنی نے حج کے موقع پر منی میں دو کے بجائے جب چار رکعات نماز ادا کی تو بعض صحابہ نے آپ سے اس کی وضاحت چاہی حضرت عثمان نے اس کے جواب میں فرمایا

یا ایھا الناس انی تاھلت بمکۃ منذ قدمت وانی رسول اللہ ﷺ

يقول من تاهل ببلد فليطل صلوة المقيم فيها (مسند احمد ج ا ص ۱۰۱)

فلذلك صليت اربعا (مسند امام طحاوی ج ٦ ص ۱۳۹)

اے لوگو میں نے یہاں مکہ میں شادی کرر کھی ہے اور یہاں میرے گھر والے رہتے ہیں اس لئے اب میں یہاں مقیم ہوں مسافر نہیں اور یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے جو شخص کسی شہر میں گھر بسالے وہ اس میں مقیم کی طرح نماز ادا کرے اس لئے میں نے چار رکعت ادا کی ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ نے منی میں پوری نماز اس لئے ادا کی تھی کہ اس سال دیہاتی لوگ ایک بڑی تعداد میں حج کے لئے آئے تھے آپ نے انہیں چار رکعات نماز پڑھا کر یہ بتانا چاہا کہ نماز ظہر دو رکعت نہیں چار رکعات ہوتی ہیں امام زہری یہی کہتے ہیں (سنن بیہقی ج ۳ ص ۱۴۴۔ المغنی ج ۲ ص ۲۸٦) جبکہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ آپ کے نزدیک سفر میں قصر واجب نہیں ہے اور یہ مسافر کی صواب دید پر موقوف ہے تاہم بعد میں آپ نے سفر میں قصری نمازوں کا معمول بنالیا تھا (ایضا)

سوال یہ ہے کہ کیا کسی صحابی نے آپ کے اس عمل پر کوئی اعتراض کرتے ہوئے آپ کو برا بھلا کہا؟ نہیں۔ جب آپ نے کوئی عمل خلاف سنت کیا ہی نہیں تو آپ کو مخالف سنت بتانا زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟

(۲) حضرت عثمان مجتہد تھے آپ کا قرآن کی آیت ﴿ فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة ﴾ کی روشنی میں یہ موقف تھا کہ سفر میں اکمال بھی جائز ہے اور قصر بھی۔ چنانچہ آپ نے سفر میں اکمال کیا قصر نہیں کیا اس باب میں امام مالک امام احمد اور امام شافعی کا موقف بھی یہی ہے (سیف مسلول ص ۳۲۴) امام قاضی ابوبکر بن العربی مالکی (۵۴۳ھ)

Scanned with CamScanner

لکھتے ہیں کہ اس بارے میں صحابہ کے درمیان اختلاف تھا کہ قصر کرے یا پوری نماز پڑھے (العواصم ص ۹۳) محمد بن یحی اشعری (۷۴۱ھ) لکھتے ہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ حضرت سلمان اور دوسرے چودہ صحابہ سفر میں اکمال کے قائل رہے ہیں (التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمان ص ۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی اس موقع پر وہاں موجود تھے آپ کا موقف حضرت عثمان کے موقف سے مختلف تھا تاہم آپ نے ان کی مخالفت نہیں کی اس لئے کہ آپ کے نزدیک حضرت عثمان مجتہد تھے آپ سے کسی نے پوچھا تو فرمایا

لکن عثمان امام أو أخالفه والخلاف شر (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۸۴)

لیکن حضرت عثمان امام ہیں کیا میں ان کی مخالفت کروں اور ایسا کرنا شر ہے

اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے حضرت عثمان کو مجتہد سمجھا اور اسے شریعت کی کسی حد سے ٹکراؤ نہ جانا آپ غیر نبی کو امام کہنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور آپ یہ بھی جانتے تھے کہ مجتہد کے ہوتے ہوئے ان کے خلاف عمل کرنا اچھی روش نہیں ہے اس سے امت میں انتشار پیدا ہوتا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ

حضرت عثمان مجتہد تھے (المنتقی ص ۵۷۰)

(۱۲) ☆...... حضرت عثمان نے مسلسل بارہ سال امیر معاویہ کو شام کا گورنر محض رشتہ داری کی بناء پر بنایا تھا۔

☆......الجواب

حضرت امیر معاویہؓ بیشک حضرت عثمان غنیؓ کے رشتہ دار تھے لیکن حضرت عثمان نے انہیں شام کا گورنر نہیں بنایا تھا کہ اس پر حضرت عثمان کو مطعون کیا جائے حضرت معاویہ

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں بھی کئی سال ملک شام کے گورنر رہے حضرت عمر نے انہیں ۱۷ ہجری میں ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کے انتقال کے بعد شام کا امیر بنایا تھا اور آپ دور فاروقی میں مسلسل چھ سال اس عہدے پر فائزر ہے ہیں

جس شخص کو حضرت عمرؓ جیسی عبقری اور جہاندیدہ شخصیت نے چھ سال مسلسل شام کی امارت پر مامور کیے رکھا انہیں اگر حضرت عثمان نے ۱۲ سال اسی عہدے پر فائزر کھا تو آپ کونسا جرم کر لیا تھا؟ محدث شہیر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت عمر فاروق کا قاعدہ تو یہ تھا کہ جس حاکم سے رعایا کو شکایت نہ ہو اس کو الگ نہیں کرتے تھے حضرت ابو موسی اشعری برابر بصرہ کے حاکم رہے حضرت عمر نے ان کا تبادلہ نہیں کیا نہ انہیں وہاں سے معزول کیا حضرت علاء بن حضرمی بحرین کے حاکم رہے ان کا بھی تبادلہ نہیں کیا گیا ان کے انتقال پر دوسرے کو بھیجا گیا اور یہ واقعہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے شام کی رعایا خوش تھی کسی کو کوئی شکایت نہ تھی اور آپ سیاست اور حلم میں ضرب المثل تھے شام کا صوبہ اس وقت کی اسلامی سلطنت میں بڑی اہم جنگی حیثیت کا علاقہ تھا اس کے ایک طرف تمام مشرقی صوبے تھے ایک طرف تمام مغربی صوبے تھے یہاں ایسے ہی سیاست دان اور حلیم کی ضرورت تھی جس سے پورا شام خوش اور مطمئن رہے (برات عثمان ص ۷ ۳)

(اب بتایئے حضرت عثمان انہیں کیوں کر معزول کر دیں)

پھر یہ بھی دیکھئے کہ حضرت عقاب بن اسید کو ۸ ہجری میں حضور ﷺ نے مکہ کا گورنر بنایا آپ اس عہدہ پر مسلسل چودہ سال فائزر ہے یعنی آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد بھی ۱۲

سال تک آپ مکہ کے گورنر ہی رہے اب اگر حضرت عثمان نے بھی حالات کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے اپنے پیشروؤں کے طریقے پر عمل کیا تو اس پر انہیں مطعون کرنا کہاں کی شرافت و دیانت ہے۔

حضرت عثمان غنی کی ذات والا صفات اور آپ کے طرز خلافت پر سبائی ادباء اور شیعہ علماء کے بڑے اعتراضات کی حقیقت آپ کے سامنے ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عثمان غنی پر لگائے گئے الزامات بہت بودے اور کمزور ہیں اور ان میں اتنا وزن نہیں کہ اس کی بنیاد پر امیر المؤمنین خلیفہ راشد سیدنا حضرت عثمان غنی ذی النورین کو نشانہ طعن بنائیں اور مسلمان نوجوانوں اور پڑھے لکھے طبقے کے دلوں میں آپ کے خلاف زہر اتارا جائے اور ان کے ایمان سے کھیلا جائے۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست کریں گے کہ وہ حضرت عثمان غنی کو تاریخ کے اوراق میں دیکھنے کے بجائے قرآن و سنت کی آنکھ سے دیکھیں اس سے ان کا ایمان محفوظ ہو گا اور مسلمان دنیا اور عاقبت کی رسوائی سے بچ جائے گا البتہ جنہیں قرآن و حدیث سے زیادہ تاریخ پر اعتبار ہے اور وہ اسے صحیفہ آسمانی سمجھ کر اس سے استدلال کرنے کو لازم گردانتے ہیں وہ جھوٹے راویوں اور بے سند روایتوں اور عبارتوں اور اس کے جوڑ توڑ سے تو کم از کم شرم کریں حضرت عثمان غنی محض تاریخی نہیں دینی شخصیت ہیں اور اللہ کے نبی نے ان کا مقام اور مرتبہ متعین کر دیا ہے اور اپنی امت کو واضح لفظوں میں آپ کے اکرام واحترام کی تاکید فرمائی ہے ان سب کے باوجود جو لوگ آپ کو نشانہ طعن بنا کر اپنے دلوں کی بھڑاس نکالنا چاہتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئیے کہ وہ اللہ کے ایک نیک اور مقبول بندے کی عزت و حرمت سے کھیل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی عزت سے کھیلنے والوں کو

Scanned with CamScanner

دنیامیں بھی نمونہ عبرت بناتا ہے یہ بات خود رب العزت نے بتادی ہے

ان الله قال من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب (صحیح بخاری ج۲ص ۹۶۳)

اللہ رب العزت نے فرمایا جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی رکھی اس کو میری طرف سے اعلان جنگ ہے

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

وان لله من عادی ولیا فقد بارز الله بالمحاربة (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۶)

جس نے اللہ کے کسی دوست سے عداوت رکھی تو اللہ نے اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا ہے

آیئے ہم دیکھیں کہ جن لوگوں نے امیر المؤمنین ذی النورین سیدنا حضرت عثمان بن عفان کی عزت سے کھیلنے کی جسارت کی تھی وہ اسی جہاں میں اللہ کی پکڑ میں آئے اور لوگوں نے انہیں اسی دنیامیں نشانہ عبرت بنتے دیکھا ہے حضرت عثمان کے ساتھ گستاخی سے پیش آنے والے ایک ایک کر کے اپنے کئے کی سزا پاتے دیکھے گئے یہ اللہ کی پکڑ ہے اور اس کی پکڑ بڑی شدید ہے۔۔

پاکیزہ کس کی سوچ ہے قرآن کی طرح	ملتا ہے کون موت سے عثمان کی طرح
سوچو تو کون کس کی حفاظت کے واسطے	باہر کھڑے ہیں دھوپ میں دربان کی طرح
کس ہاتھ کو نبی نے کہا ہے غنی کا ہاتھ	بیعت ہے کس کی بیعت عثمان کی طرح

سیدنا حضرت عثمان غنی کی گستاخی کا انجام

حضرت عثمان غنیؓ کے ساتھ بغض رکھنے کی سزا

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اصحاب کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرنا ان کے بارے میں زبان نہ کھولنا میرا ان کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے ان کے ساتھ محبت میری محبت اور ان کا بغض میرا بغض ہے آپ ﷺ نے یہ بات صرف ارشاد ہی نہیں فرمائی بلکہ اس کا عملا مظاہرہ بھی فرمایا حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص کا جنازہ آیا اور حضور ﷺ سے درخواست کی گئی کہ آپ اس کی نماز پڑھادیں آپ ﷺ نے نماز پڑھانے سے انکار فرمادیا لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص حضرت عثمان سے بغض وکینہ رکھتا تھا پس اللہ تعالی نے بھی اس کے ساتھ عداوت رکھی ہے

انه كان يبغض عثمان فابغضه الله (جامع ترمذی ج۲ ص ۲۱۲)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان سے کسی قسم کا بغض درحقیقت اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی مول لینا ہے اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے دل حضرت عثمان کے کینہ اور بغض سے بھرے ہوئے ہیں جب وہ دنیا میں حضور ﷺ کی دعائے رحمت سے محروم رکھے گئے تو قیامت کے دن بھی وہ حضور ﷺ کی نظر رحمت سے محروم ہوں گے (اللہ تعالی سب کی حفاظت فرمائے)

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت عثمان کا عصا توڑنے والے کا انجام

حضرت عثمان غنیؓ خلافت کے آخری دنوں میں ایک مرتبہ خطبہ دے رہے تھے آپ کے ہاتھ میں عصا تھا اس وقت مفسدین اور باغیوں کا ایک گروہ وہاں موجود تھا ان میں سے جہجاہ نامی ایک شخص اٹھا اور اس نے آپ کے ہاتھ سے عصا چھین لیا اور اپنے گھٹنوں پر رکھ کر اسے توڑ دیا اس پر کچھ دن بھی نہ گزرے تھے کہ وہ آکلۃ (یعنی کینسر) کے مرض میں مبتلا ہو گیا اور یہ مرض اس کی ٹانگ میں شروع ہوا لوگوں نے دیکھا کہ اس کی اس ٹانگ میں کیڑے پڑے ہیں

فتناول عصا عثمان وكسرها على ركبتيه فاخذته الاكلة في رجله (ازالۃ ج ۴ ص ۳۱۵ البدایہ ج ۷ ص ۳۴۶) فرمى في ذلك الموضع بأكلة (المصنف لابن أبي شيبه ج ۷ ص ۴۴۲)

☆...... حضرت عثمان غنی کی بد دعا لینے کا انجام

جناب قلابہ کہتے ہیں کہ میرا ملک شام جانا ہوا تو وہاں میں نے ایک شخص کو کراہتے ہوئے سنا کہ ہائے افسوس آگ۔ ہائے افسوس آگ۔ میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں ٹانگیں قدموں کے اوپر سے کٹی ہوئی ہیں اور وہ دونوں آنکھوں سے بھی اندھا ہے اور وہ منھ کے بل پڑا ہوا یہ الفاظ کہہ رہا تھا میں نے جب اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے کہا

انى كنت ممن دخل الدار فلما دنوت منه صرخت زوجته فلطمتها

فقال مالك قطع الله يديك ورجليك واعمى عينك وادخلك النار فاخذتني رعدة عظيمة وخرجت هاربا واصابني ماترى ولم يبق من دعائه الا النار قال فقلت له بعدا لك وسحقا (ازالة ج ۴ ص ۲۱۵)

میں باغیوں اور مفسدوں کے ساتھ حضرت عثمان کے مکان میں داخل ہوا تھا جب میں ان کے قریب گیا تو ان کی اہلیہ نے زور سے چیخ ماری تو میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا حضرت عثمان نے جب یہ بات دیکھی تو کہا تجھے کیا ہوا ہے اللہ تیرے دونوں ہاتھوں اور ٹانگوں کو کاٹ دے اور تجھے اندھا کر دے اور تجھے آگ میں داخل کرے۔ چنانچہ مجھے ایک زلزلے نے آدبوچا اور میں نکل بھاگا اور یہ مصیبت مجھ پر گر پڑی جو تو دیکھ رہا ہے اور اب ان کی بدعائیں سے صرف جنہم کی آگ کا انتظار ہے۔ میں نے یہ بات سن کر اسے کہا کہ چل مجھ سے دور ہو جا تجھ پر لعنت اور ذلت ہو۔

☆...... حضرت عثمان پر ہاتھ اٹھانے والے کا ہاتھ سوکھ جانا

حضرت امام بخاری (۲۵۶ھ) اپنی تاریخ میں امام محمد بن سیرین (۱۱۰ھ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے طواف کعبہ کے دوران ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے یقین ہے کہ تو مجھے معاف کر دے گا میں نے اس سے اس عجیب دعا کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ مجھے موقع ملا تو میں حضرت عثمان کو تھپڑ ماروں گا چنانچہ جب انہیں شہید کیا گیا اور ان کی میت ان کے گھر پر تھی تو میں بھی داخل ہونے والوں کے ساتھ وہاں داخل ہوا جب میں نے دیکھا کہ ان کی میت کے آس پاس کوئی

Scanned with CamScanner

نہیں تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اہٹا کر تھپڑ مار دیا اور باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک میرا وہ ہاتھ خشک ہو گیا امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے جب اس کے ہاتھ کو چھوا تو وہ بری طرح سوکھ گیا تھا گویا کہ وہ لکڑی ہے قال محمد بن سیرین رائیتها یابسة کانها عود (مختصر تاریخ دمشق ص ج ۱۶ ص ۲۵۰)

☆☆...... حضرت عثمانؓ کے گستاخوں پر پاگل پن کا عذاب

یزید بن حبیب کہتے ہیں کہ مجھے اس بات کی خبر ملی ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان کے گھر چڑھائی کی تھی وہ سب کے سب مجنون اور پاگل ہو گئے تھے۔

ان عامة الركب الذين ساروا الى عثمان جنوا (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۵۰ صواعق محرقہ ص ۱۱۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ ظلم وزیادتی کا ارادہ کیا تھا بیشک انہیں کچھ دنوں کی مہلت تو ملی مگر وہ آخر کار خدا کی پکڑ میں آئے اور پاگل ہو گئے۔

☆...... حضرت عثمان کو برا کہنے والا کا منہ کالا ہو گیا

علی بن جدعان کہتے ہیں کہ مجھ سے رئیس التابعین حضرت سعید بن میب نے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے دیکھو میں نے جب اس کی طرف دیکھا تو حیران ہو گیا اس کا منہ کالا تھا میں نے کہا حسبی الله سعید بن میبؓ نے کہا یہ شخص حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا اور میں اسے اس گستاخی سے منع کرتا تھا مگر وہ باز نہ آیا تو میں نے کہا

اللهم هذا يسب الرجلين قد سبق لهما ماتعلم اللهم ان كان يسخطك مايقول فيهما فارني فيه آية فاسود وجهه كما ترى (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص ۲۶۸ ریاض ج ۳ ص ۷ ۴ ازالۃ ج ۴ ص ۳۵۲)

اے اللہ یہ شخص ایسے دو بزرگوں کو گالیاں دیتا ہے جن کے اعمال کے متعلق آپ کو خوبی علم ہے (کہ وہ کس قدر نیک تھے) اے اللہ جو کچھ یہ ان دونوں کے بارے میں کہتا ہے اگر آپ کو ناپسند ہے تو مجھے اس میں کوئی نشانی دکھاو یجئے چنانچہ میں نے دیکھا کہ (اس پر اللہ کا غضب اترا اور) اس کا منھ سیاہ ہو گیا جیسا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔

☆...... حضرت عثمانؓ کا گستاخ بجلی کی لپٹ میں

ابو نضرۃ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان کو برا کہہ رہا تھا ہم نے اس کو روکا کہ حضرت عثمان کے بارے میں اس طرح کی گفتگو نہ کرو اس نے ہماری بات نہ سنی اور آپ کی گستاخی سے باز نہ آیا اتنے میں اچانک ایک زوردار بجلی چمکی اور اس نے اسے اپنی لپٹ میں لے لیا اور اسے جلا دیا فجاءت صاعقة فاحترقته (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص ۲۶۸)

☆...... محمد بن ابی بکر کا انجام

محمد بن ابی بکر کو صرف اس کی خواہش نفس اور لالچ نے حضرت عثمان کا مخالف بنا دیا تھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے اس کی خواہش پر اسے کوئی بڑا عہدہ نہ دیا تھا غصہ اور لالچ نے اسے حضرت عثمانؓ کی اس مخالفت پر لا کھڑا کیا کہ اسے آپ کے ارادہ قتل سے بھی حیاء نہ

Scanned with CamScanner

آئی وہ عبداللہ ابن سباء کے دھوکہ میں مبتلا ہوا اور حضرت عثمان کے گھر داخل ہو گیا اور
نے حضرت عثمان کی داڑھی پکڑی تو آپ نے فرمایا کچھ تو شرم کرو تمہارے والد میری
تکریم و تعظیم کرتے تھے چنانچہ اسے خیال آیا اور وہ گھر سے نکل کر چلا گیا اور آپ کے قتل
میں شریک نہ ہوا۔ مگر اللہ رب العزت کو اس کی اتنی بھی گستاخی پسند نہ آئی کہ اس نے
حضرت عثمان کی داڑھی پکڑی تھی چنانچہ جب مصر میں حضرت عمرو بن العاص کے
کے ساتھ اس کے لشکر کا مقابلہ ہوا تو محمد ابی بکر کا لشکر لڑائی کے دوران اس سے جدا ہو گیا
اور وہ چھپ چھپا کر ایک ویران غار میں داخل ہو گیا معاویہ بن خدیج اسے تلاش کرتے
ہوئے جب اس غار میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ پیاس سے تڑپ رہا ہے اس نے آپ سے پانی کی
درخواست کی آپ نے جواب دیا کہ میں ایک قطرہ پانی تجھے نہ دوں گا تم لوگوں نے حضرت
عثمان کو پانی پینے سے روک دیا تھا اور ان کے لئے پانی بند کر دیا تھا پھر معاویہ ابن حدیج نے
وہیں اس کا کام تمام کر دیا اور اس کی میت کو گدھے کی کھال میں ڈال کر آگ سے جلا دیا
حافظ ابو نعیم لکھتے ہیں

أخذ الفاسق محمد بن ابی بکر فی شعب من شعاب مصر فأدخل فی جوف حمار وأحرق (معرفۃ الصحابۃ ج ا ص ۸۷)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ اسے یہ سزا ام المؤمنین حضرت عائشہ کی بددعا کی وجہ سے ملی

دعت عائشة رضی الله عنها علی من مد یده الیها وقالت ید من هذه ؟ أحرقها الله بالنار فقال ای اخیة فی الدنیا قبل الاخرة فقالت فی الدنیا قبل الاخرة فأحرق بالنار بمصر (منهاج السنۃ ج ۴ ص ۳۵۵)

Scanned with CamScanner

☆......عمرو بن حمق کا انجام

عمر بن حمق ان چار آدمیوں میں سے ایک تھا جس نے حضرت عثمان کے قتل میں مدد کی تھی اور یہ جناب حجر بن عدی کے ساتھیوں میں سے ایک تھا جب جناب حجرؓ گرفتار ہوئے تو عمرو موصل کی طرف فرار ہو گیا امیر موصل نے اسے گرفتار کیا اور امیر معاویہؓ کو اس کی گرفتاری کی خبر دی وہ کہتا تھا کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو نو ضربیں ماریں ہیں چنانچہ حضرت امیر معاویہ نے لکھا کہ اس پر کوئی زیادتی نہ ہو اسے بھی نو ضربیں اسی طرح لگائی جائیں چنانچہ وہ دو ضربوں کی تاب نہ لا سکا اور مر گیا (تاریخ الاسلام ج ۲ ص ۲۳۵ از امام ذہبی)
ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ موصل کے ایک غار میں چھپ گیا جہاں اس پر ایک زہریلا سانپ لپکا اور اسے وہیں ختم کر دیا لوگ جب اسے تلاش کرتے غار میں داخل ہوئے تو اسے وہاں مردہ پڑا ہوا پایا انہوں نے وہیں اس کا سر کاٹا (البدایہ ج ۸ ص ۴۸)

☆...... محمد بن ابی حذیفہ کا انجام

حضرت عثمان غنیؓ محمد بن ابی حذیفہ کے محسن تھے اور اس کا بڑا خیال رکھتے تھے اس نے حضرت عثمان کی اس رحم دلی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور آپ سے ایک بڑا عہدہ طلب کر لیا آپ نے اس سے کہا کہ اگر تم عامل بننے کے اہل ہوتے تو میں ضرور تمہیں یہ عہدہ دیتا مگر مجھے علم ہے کہ تم اس منصب کے اہل نہیں ہو آپ کے اس جواب سے اسے غصہ آیا اور وہ مدینہ سے مصر چلا گیا اور وہاں عبداللہ بن سباء یہودی کے زیر اثر آگیا اور حضرت عثمان کی خلافت کے خلاف زور شور سے پراپیگنڈا شروع کر دیا حضرت معاویہؓ کی فوج نے اسے گرفتار کیا اور اسے

Scanned with CamScanner

قید کر دیا اور وہ پھر وہیں مر گیا۔
حافظ ابن کثیر نے ہشام بن محمد کے حوالہ سے یہ بھی نقل کیا ہے وہ قید خانہ سے بھاگ نکلا
چنانچہ عبداللہ بن عمرو نے اس کا پیچھا کیا وہ ایک غار میں داخل ہو گیا مگر پکڑا گیا اور عبداللہ
نے وہیں اس کو قتل کر دیا

☆...... تمام قاتل اپنے انجام کو پہنچے

حضرت عثمان کے قتل کے جن لوگوں نے منصوبے بنائے اور اس ارادہ سے وہ مدینہ آئے
اور انہوں نے اس گھناؤنی واردات میں حصہ لیا وہ سب ظالم خدا کی پکڑ میں آئے اس ظلم میں
مصری باشندے بہت آگے تھے عبداللہ بن سبا اور اس تحریک کی قیادت یہیں تھی پھر ایک
وقت آیا کہ خود عبداللہ بن سبا کو حضرت علی کی فوج نے گرفتار کیا اور اسے اس کے گندے
عقائد کی سزا میں آگ میں جلادیا فامر باحراق قوم منهم فی حفرتین (الفرق بین
الفرق ص ۱۷۷ صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۳) شیعہ عالم ابو عمرو احمد بن عبدالعزیز لکھتے ہیں
امیر المؤمنین (حضرت علی نے ابن سبا سے کہا) تجھ پر شیطان سوار ہے تو اپنی ان حرکتوں
سے باز آجا اور توبہ کر لے لیکن اس نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو آپ نے اسے
تین دن قید میں رکھا اور اس کے بعد زندہ جلادیا (رجال کشی ج ۲ ص ۱۸۳)
تاریخ طبری سے معلوم ہوتا ہے کہ بصرہ کے جو لوگ اس فساد میں شریک ہوئے وہ سب
کے سب بھی بالآخر قتل کیے گئے ان میں سے کوئی بھی نہ بچا اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کا انتقام
لیتے ہیں اور انہیں دنیا میں بھی نشانہ عبرت بناتے ہیں حضرت عثمان کے خلاف اٹھنے والوں
میں سے شاید ہی کوئی بچا ہو جسے اس دنیا میں خون اور ذلت کا عذاب نہ دیکھنا پڑا ان میں کا ہر

Scanned with CamScanner

ایک یکے بعد دیگرے خدا کی گرفت میں آیا اور اس نے اللہ کے نیک بندے کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے کی دنیوی سزا بھی دیکھی اور آخرت میں پکڑ اور وہاں کی رسوائی و ذلت تو آپ کا ہر گستاخ دیکھے گا۔ یہ حضرت عثمان کی بد دعا تھی آپ نے اللہ کے حضور عرض کیا تھا کہ اے اللہ تو ان سب کو گن رکھنا ان سب کو اپنے عبرتناک انجام سے دوچار کرنا ان میں سے کوئی باقی نہ بچے

اللھم احصھم عددا واقتلھم بددا ولاتبق منھم ابدا (رواہ ابن سعد ج ۳ ص ۵۰)

حضرت امام مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کے خون میں جو بھی شریک ہوا اللہ نے سب کو عبرتناک انجام سے دوچار کیا تھا فقتل اللہ منھم من قتل فی الفتنۃ (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۰۶۔ موسوعۃ آثار الصحابہ ج ۲ ص ۳۳)

رنگ جب محشر میں لائے گی تو اڑ جائے گا رنگ یہ نہ سمجھے کہ سرخی خون شہیدان کچھ نہیں

صحابہ کرام سیدنا حضرت علی مرتضی کی نظر میں

خدا کی قسم میں نے اصحاب محمد ﷺ کو دیکھا ہے آج کوئی بھی ان کے مشابہ نہیں ہے وہ خالی ہاتھ پراگندہ بال غبار آلود چہرے سے صبح کرتے تھے اور ان کی راتیں قیام اور سجدوں میں گزرتیں تھیں وہ کبھی اپنی پیشانیاں زمین پر رکھتے تو کبھی اپنے رخسار۔ یہ حضرات آخرت کو یاد کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ انگاروں پر کھڑے ہوں ان کی پیشانیوں پر لمبے سجدوں کے باعث اتنا بڑا نشان تھا جتنا مینڈھے کے گھٹنوں پر ہوتا ہے جب اللہ کا ذکر ہوتا تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں اور عذاب کے ڈر سے ایسے لرز جاتے تھے جیسے تیز آندھی میں درخت کی حالت ہوتی ہے (نہج البلاغۃ ج ۱ ص ۱۷) ان کے لئے اللہ نے بہت عالیشان رہائش گاہیں تیار کی ہیں اللہ تعالی کو ان کا مقام و مرتبہ خوب معلوم تھا ان کی نیکیوں اور قربانیوں کو اس نے شرف قبولیت سے نوازا اور ان کے مقام کی تعریف فرمائی ہے (نہج البلاغۃ ج ۲ ص ۲۳۷)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنیؓ کے خطبات و ملفوظات اور مکتوبات

حضرت عثمان کا شمار گو کہ بڑے خطباء میں نہیں ہوتا تاہم آپ کے خطبات اور ارشادات خوف خدا فکر آخرت تقوی اور صالح زندگی گزارنے کی تلقین و ترغیب سے بھرے ہوئے تھے آپ کے خطبات اور ارشادات کے کچھ نمونے ملاحظہ فرمایئے

آپ نے خلافت سنبھالنے کے بعد پہلا خطبہ اس طرح ارشاد فرمایا تھا

(۱) اے لوگو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو بلاشبہ اللہ کا تقوی اختیار کرنا غنیمت ہے اور سب سے عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو کرلے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرلے اور اللہ کے نور سے اپنی قبر کے اندھیرے کو دور کرے اور بندے کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اللہ اسے بینا ہونے کے بعد نابینا بنا کر اس کا حشر نہ کرے اور حکیم شخص جوامع الکلم سے بات کرتا ہے اور بہرہ دور کی جگہ سے آواز دیتا ہے اور جان لو کہ جس کا اللہ ہوتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا اور اللہ جس کے خلاف ہو جائے وہ اس کے بعد پھر کسی سے (بچنے کی) امید رکھ سکتا ہے؟ نہیں (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

(۲) اے لوگو...... مجھ پر خلافت کی ذمہ داری ڈالی گئی اور میں نے اسے قبول کیا سن لو میں پیروی کرنے والا ہوں بدعت نکالنے والا نہیں۔ قرآن اور سنت پر عمل کرنے کے بعد تم سب لوگوں کے میرے اوپر تین حقوق ہیں (۱) جن امور میں مسلمانوں کا اجماع ہے ان میں اپنے پیشروؤں کا اتباع کرنا (۲) جن میں مسلمانوں کا اجماع نہیں ہے ان میں اہل خیر کے مسلک پر چلنا (۳) یہ کہ میں آپ پر زیادتی نہ کروں سوائے اس کے کہ تم خود اپنے کی

Scanned with CamScanner

کام کی وجہ سے مستحق سزا بن جاؤ۔ دنیا ایک سبز پری ہے جو لوگوں کو مرغوب بنادی گئی ہے اور بہت سے اس پر فریفتہ ہوگئے ہیں تم دنیا کی طرف مائل نہ ہونا اس کی طرف نہ جھکنا اور نہ اس پر بھروسہ کرنا کیونکہ وہ لائق اعتماد نہیں ہے اور یاد رکھو دنیا بس اسی کا پیچھا چھوڑتی ہے جو اسے چھوڑ دے

(۳) اے لوگو...... تم سب دار مسافرت میں ہو عمر کا جو حصہ باقی ہے تم بس اسے پورا کرنے والے ہو اس لئے تم زیادہ سے زیادہ جو نیکیاں کما سکتے ہو اپنے اپنے وقت پورے ہونے سے پہلے اسے کمالو بس یوں جان لو کہ موت اب آئی کہ آئی بہر حال اسے آنا ضرور ہے خوب سن لو کہ دنیا کا سارا تار و پود ہی مکر اور فریب سے تیار ہوا ہے اس لئے دھیان کرو کہیں تم کو یہ دنیا کی زندگی دھوکہ نہ دے جائے اور اللہ سے تم کو غافل نہ کردے اے لوگو جو لوگ گزر گئے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو ہاں سعی اور جدو جہد کرو اس میں کوتاہی نہ برتو کیونکہ تم سے غفلت نہ برتی جائے گی کہاں ہیں وہ دنیادار جنہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اسے آباد رکھا اور اس سے ایک مدت تک فائدہ اٹھاتے رہے کیا دنیا نے انہیں اپنے اندر سے نکال باہر نہیں پھینکا تم دنیا کو اسی جگہ رکھو جس پر اللہ نے اسے رکھا ہے اور ہمیشہ آخرت کی طلب میں رہو (البدایہ ج ۷ ص ۱۴۸)

(۴)...... اے لوگو جان لو کہ ملک الموت کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور وہ ہمیشہ تیرے پیچھے ہے اور جب تک تو دنیا میں ہے وہ دوسرے کی طرف بڑھ جائے گا گویا دوسرا شخص تجھ سے سبقت کر گیا ہے اور جب وہ تیرا قصد کرے تو تو اپنا بچاؤ کر اور اس کے لئے پوری تیاری کر اور غافل نہ رہنا بلاشبہ وہ تجھ سے غفلت نہ کرے گا اگر تو نے ایسے نفس کے بارے میں غفلت کی اور اس کے لئے کوئی تیاری نہ کی تو کوئی دوسرا اس کے لئے تیاری نہیں کرے گا

Scanned with CamScanner

اور اللہ سے ملاقات سے کوئی چارہ نہیں پس اپنے نفس کے لئے تیاری کر اور اسے کسی
دوسرے کے سپرد نہ کر (ایضاص ۲۱۶)

(۵) آپ کا فرمان ہے کہ مجھے تین باتیں بہت محبوب ہیں بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ فقراء کو کپڑا
پہنانا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا (ارشاد العباد ص ۸۸)

(۶) ارشاد فرمایا...... تجارت کا معاملہ اللہ سے کرو نفع پاؤ گے

(۷) فرمایا...... عبودیت حدود کی نگرانی اور عہد کو پورا کرنا اور جو موجود ہو اس پر راضی رہنا
اور گم ہو جائے اس پر صبر کرنا ہے

(۸) فرمایا...... اپنے اپنے وقت معین کا استقبال ان بہترین اعمال کو ساتھ لے کر کرو جن پر
تم کو قدرت ہو

(۹) ☆...... یاد رکھو دنیا دھوکہ پر لپیٹی گئی ہے کہ (اس کا ظاہر دیدہ زیب مگر باطن نجس اور
ہلاکت خیز ہے) تو دنیا تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اور تم کو اللہ کے بارے میں شیاطین
فریب میں نہ ڈال دیں

(۱۰) ☆...... دنیا کی فکر کرنے سے دل میں تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی فکر سے روشنی
پیدا ہوتی ہے

(۱۱) ☆...... عامل سے ہدیہ قبول کرنا (خلیفہ کے لئے) جبکہ وہ معزول ہو جائے ایسا ہی ہے
جیسا کہ اس سے ہدیہ اس وقت قبول کیا جائے جب وہ اپنے عہدہ پر ہو

(۱۲) ☆...... سب سے اچھا وہ ہے جو پاکدامن رہا اور اس نے کتاب اللہ کا دامن پکڑ لیا

(۱۳) ☆...... عارف کی علامات میں سے یہ ہے کہ اس کا دل خوف اور امید کے ساتھ اور
اس کی زبان حمد و ثناء کے ساتھ اس کی آنکھیں حیاء اور گریہ کے ساتھ اور اس کا ارادہ اپنی

Scanned with CamScanner

خواہشوں کے ترک اور اللہ کی رضا کے ساتھ ہو

(۱۴)☆...... متقی کی علامات میں سے یہ ہے کہ وہ لوگوں کو نجات پانے والے سمجھے اور اپنے نفس کو ہلاک ہونے والا سمجھے

(۱۵)☆...... جس کے لئے دنیا قید خانہ بنی رہی اس کی راحت کی جگہ اس کی قبر ہے (ازالۃ ج ۳ ص ۳۱۶)

(۱۶)☆...... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عبادت کی لذت چار چیزوں میں پائی ہے (۱) اللہ تعالی کے فرائض واحکام کی پابندی میں (۲) اللہ نے جن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے اس سے بچنے میں (۳) اللہ سے اجر پانے کی تمنا میں نیکی کا حکم کرنے میں (۴) اللہ کے غصہ سے بچنے کے لئے برائیوں سے لوگوں کو روکنے میں. (فرائد الکلام ص ۲۷۸)

(۱۷)...... حضرت حسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت عثمان سے کہا کہ آپ مالدار لوگ ہیں آپ لوگ صدقہ خیرات اور غلام آزاد کر کے بہت ثواب لے جاتے ہیں اور حج کی بار بار سعادت حاصل کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کر کے بہت خیر کما لیتے ہیں حضرت عثمان نے کہا کہ کیا تم ہم پر رشک کرتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں ہمیں تو آپ لوگوں پر بڑا رشک آتا ہے آپ نے فرمایا بخدا وہ ایک درہم جو آدمی بڑی محنت کے بعد بچا کر اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے وہ ان دس ہزار درہم سے زیادہ بہتر ہے جو مال کی ریل پیل سے خرچ کرتا ہے (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۰۵)

(۱۸)...... سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سب سے کم تر دروازہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنے ماں کے ساتھ نکاح کرے۔ رواہ ابن عساکر (موسوعۃ آثار الصحابۃ ج ۲ ص ۱۷)

(۱۹)...... اپنے دین کو علم وعمل سے بھرے ہوئے لوگوں سے ستھرا کرتے رہو (سنن

Scanned with CamScanner

بیہقی۔۔ موسوعۃ ج ۲ ص ۱۷)

(۲۰) ایک دن آپ قرآن کی یہ پڑھ رہے تھے وجاء ت کل نفس معھا سائق وشھید اس پر آپ نے کہا وہ ایک ہانکنے والا ہوگا جو سب کو اللہ کے حکم کی طرف لے جائے گا اور شہید سے مراد وہ گواہ ہوگا جو تیرے کئے ہوئے کاموں کی گواہی دے گا (ایضا ص ۱۷)

(۲۱) چھوٹے بچوں کو کمانے میں مت لگاؤ جب تم ان کو اس کام میں لگادو گے وہ چوری کریں گے اور باندیوں کو بھی اگر وہ کام نہ جانتی ہوں تو کمانے نہ بھیجو اگر تم نے ایسا کیا تو وہ اپنی عزت کا سودا کریں گی (بیہقی موسوعۃ ج ۲ ص ۲۳)

(۲۲) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل اس کے کہ تم پر شریر مسلط کردئے جائیں اور پھر تمہارے اچھے لوگ دعائیں کریں اور وہ قبول نہ ہوں (رواہ ابن ابی شیبہ موسوعۃ ج ۲ ص ۲۷)

(۲۳) جو شخص رات کو سورہ آل عمران کی آخری آیتوں کو پڑھ لیتا ہے اس کے لئے رات بھر کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے (رواہ الدارمی موسوعۃ ج ۲ ص ۲۷)

(۲۴) جو شخص ایمان لانے کے بعد کسی لالچ کی بناء پر مرتد ہو جائے وہ لائق گردن زدنی ہے (بیہقی موسوعۃ ج ۲ ص ۲۸) اسے تین مرتبہ اسلام کی دعوت دی جائے پھر بھی اگر نہ لوٹے تو وہ لائق سزا ہو جاتا ہے (المصنف لعبد الرزاق ج موسوعۃ ج ۲ ص ۴۰)

(۲۵) مہاجرین پر خرچ کرنے کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے (موسوعۃ ج ۲ ص ۲۸)

(۲۶) اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں خدا نہ ہو

(۲۷) تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے

Scanned with CamScanner

☆......سیدنا حضرت عثمان غنی کا آخری خطبہ حج

حضرت عثمان غنی اپنے دور خلافت میں ہر سال حج کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور وہاں مختلف علاقوں سے آنے والے وفود سے ملاقات کرتے اور ان کے مسائل سنتے اور اس کے متعلق ہدایات مرحمت فرماتے آپ حج کے موقع پر ایک خطبہ بھی ارشاد فرماتے تھے آپ باغیوں کے محاصرہ کی وجہ سے ۳۵ ھ میں (شہادت والے سال) حج پر نہ جاسکے تو آپ نے یہ ذمہ داری حضرت علیؓ کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ پر ڈالی کہ وہ آپ کی نیابت کرتے ہوئے امیر الحج کے فرائض انجام دیں انہوں نے عرض کیا کہ وہ حج کے بجائے ان کی خدمت میں رہنا چاہتے ہیں تاکہ وہ باغیوں کا مقابلہ کرسکیں آپ نے ان کا یہ عذر قبول نہ کیا اور سختی سے حکم دیا کہ وہ حج پر جائیں اور لوگوں کو خطبہ حج دیں اب حضرت عبداللہ ابن عباس کے لئے تعمیل حکم کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے ہاتھ سے ان کے لئے خطبہ حج لکھا اور حضرت عبداللہ بن عباس سے کہا کہ وہ لوگوں کو یہ خطبہ حج پڑھ کر سنائیں اس خطبہ میں آپ نے مسلمانوں کو قرآن وسنت پر عمل کرنے اور تقوی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس صورت حال کی بھی وضاحت فرمائی جس سے آپ اس وقت دوچار تھے آپ کا خطبہ حج ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے امیر المؤمنین عثمان کی طرف سے مسلمانوں کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں

Scanned with CamScanner

امابعد میں تم لوگوں کو اللہ بزرگ وبرتر کی متوجہ کرتا ہوں جس نے تم پر طرح طرح کے انعامات کئے اور تمہیں اسلام کی تعلیم سے نوازا اس نے تمہیں گمراہی کے اندھیروں سے نکالا اور نور ہدایت عطا فرمایا تمہیں کفر سے نجات دلائی اور تمہیں کھلی نشانیاں دکھائیں اور اس نے تم پر رزق کو وسیع کیا اور تمہیں تمہارے دشمنوں پر غالب کیا اور تمہیں کامل نعمتیں دیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے

وآتاکم من کل ما سالتموہ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار (پ ۱۳ سورہ ابراہیم ۳۴)

(ترجمہ) اور تمہیں دی ہر چیز میں سے جو تم نے مانگی اور اگر تم اللہ کے احسان شمار کرنا چاہو تو اسے شمار نہ کر سکو گے بیشک انسان بڑا بے انصاف ناشکرا ہے

اللہ تعالی نے فرمایا

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منھا کذلك یبین الله لکم آیته لعلم تھتدون ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئك ھم المفلحون ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ماجاء ھم البینت واولئك لھم عذاب عظیم (پ ۴ آل عمران)

(ترجمہ) اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیئے اور نہ مرو

Scanned with CamScanner

مگر مسلمان۔اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اب اس کے فضل سے تم بھائی ہو گئے اور تم ایک آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر اس نے تم کو اس سے نجات دی اسی طرح اللہ تم پر آیتیں کھولتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ اور چاہئے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برائی سے منع کریں اور وہی پہنچے اپنی مراد کو اور انکی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ پہنچ چکے ان کو حکم صاف اور ان کو بڑا عذاب ہے

اللہ تعالی کا ارشاد ہے

واذكروا نعمة الله عليكم وميثاقه الذى واثقكم به اذ قلتم سمعنا واطعنا واتقوا الله ان الله عليم بذات الصدور (پ۶ المائدہ۶)

(ترجمہ) اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور عہد اس کا جو تم سے ٹھہرایا تھا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مانا اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات

اللہ ذات برحق کا ارشاد ہے

ياايها الذين آمنوا ان جاء كم فاسق بنباء فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم ندمين واعلموا ان فيكم رسول الله لو يطيعكم فى كثير من الامر لعنتم ولكن الله حبب اليكم الايمان وزينه فى قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان اولئك هم

Scanned with CamScanner

الراشدون فضلا من الله ونعمة والله عليم حكيم (پ ۲۶ الحجرات ۶۔۸)

(ترجمہ) اے ایمان والو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گنہ گار خبر لے کر تو تحقیق کرلو کہ کہیں جانہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل اپنے کئے پر پچھتانے لگو اور جان لو کہ تم میں رسول ہے اللہ کا اگر وہ تمہاری بات مان لیا کرے بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈال دی تمہارے دل میں ایمان کی اور اچھا دکھادیا اس کو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمتوں والا۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے

ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنلا قليلا اولئك لا خلاق لهم فى الاخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم (پ ۳ آل عمران ۷۷)

(ترجمہ) جو لوگ مول لیتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا سا مول۔ ان کا کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے واسطے عذاب ہے دردناک

اے لوگو۔ اللہ کا ارشاد ہے

فاتقوا الله ماستطعتم واسمعوا واطيعوا وانفقوا خيرا لانفسكم

Scanned with CamScanner

ومن یوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون (پ۲۸ التغابن ۱۶)

(ترجمہ) سوڈر و اللہ سے جہاں تک ہو سکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جس کو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے سو وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے

اللہ کا ارشاد ہے

وافوا بعهد الله اذا عهدتم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها وقد جعلتم الله عليكم كفيلا ان الله يعلم ماتفعلون. ولا تكونوا كالتى نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم ان تكون امة هى اربى من امة انمايبلوكم الله به وليبينن لكم يوم القيامة ماكنتم فيه تختلفون ولوشاء الله لجعلكم امة واحدة ولكن يضل من يشاء ويهدى من يشاء ولتسئلن عما كنتم تعملون ولا تتخذوا ايمانكم دخلا بينكم فتزل قدم بعد ثبوتها وتذوقوا السوء بما صددتم عن سبيل الله ولكم عذاب عظيم ولا تشتروا بعهد الله ثمنا قليلا انما عندا الله هو خير لكم ان كنتم تعلمون ماعندكم ينفد وما عندا لله باق ولنجزين الذين صبروا اجرهم باحسن ماكانوا يعملون

(پ۱۴ النحل ۹۱_۹۶)

(ترجمہ) اور پورا کرو اللہ کا عہد جب آپس میں عہد کرو اور نہ توڑو قسموں کو پکا کرنے کے بعد اور تم نے کیا اللہ کو اپنا ضامن اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور مت رہو جیسے کہ وہ عورت کہ توڑا اس نے اپنا سوت کاتا ہوا محنت کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کہ ٹھہراؤ اپنی قسموں کو دخل دینے کا بہانہ ایک دوسرے میں

Scanned with CamScanner

اس واسطے کہ ایک فرقہ ہو چڑھا ہوا دوسرے سے یہ تو اللہ پرکھتا ہے تم کو اس سے ۔ اور آئندہ کھول دے گا اللہ تم کو قیامت کے دن جس بات میں تم جھگڑ رہے تھے اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک فرقہ کر دیتا لیکن راہ بھلاتا ہے جس کو چاہے اور سمجھاتا ہے جس کو چاہے اور تم سے پوچھ ہو گی جو کام تم کرتے تھے اور نہ ٹھہر او اپنی قسموں کو دھوکا آپس میں کہ آپس میں پھسل نہ جائے کسی کا پاؤں جمنے کے بعد اور تم چکھو سزا اس بات پر کہ تم نے روکا اللہ کی راہ سے اور تم کو بڑا عذاب ہو۔ اور نہ لو اللہ کے عہد پر تھوڑا سا مول بیشک جو اللہ کے یہاں ہے وہی بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم جانتے ہو جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس کبھی ختم نہ ہو گا اور ہم بدلے میں دیں گے صبر کرنے والوں کو ان کا حق اچھے کاموں پر جو کرتے تھے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں

یا ایھا لذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلك خیر واحسن تاویلا (پ۵ النساء ۵۹)

(ترجمہ) اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور اولوالامر کا جو تم میں سے ہو پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو لوٹاؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات اچھی ہے اور بہت بہتر ہے اس کا انجام۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

Scanned with CamScanner

وعد الله الذين آمنوا منكم وعملواالصالحات ليستخلفنهم فی
الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذی
ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدوننی لا يشركون بی
شيئا ومن كفر بعد ذلك فاؤلئك هم الفسقون(پ۱۸النور ۵۵)

(ترجمہ)اور وعدہ کر لیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ بعد کو حاکم کردے گا ان کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو اور جمادے گا ان کے لئے دین ان کا جو پسند کر دیا ان کے واسطے اور دے گا ان کو ان کے ڈر کے بدلے میں امن۔ میری بندگی کریں گے شریک نہ کریں گے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کرے اس کے بعد سو وہی لوگ ہیں نافرمان

اللہ فرماتے ہیں

ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم فمن نكث
فانما ينكث على نفسه ومن اوفى بما عهد عليه الله فسيؤتيه اجرا
عظيما (ص۱۲۶ الفتح ۱۰)

(ترجمہ) تحقیق جو لوگ بیعت کرتے تجھ سے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہے اوپر ان کے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑ سو توڑتا ہے اپنے نقصان کو اور جو کوئی پورا کرے اس چیز کو جس پر اس نے اقرار کیا اللہ سے تو وہ اس کو بہت بڑا بدل دے گا

امابعد۔ ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جماعت کے ساتھ رہنے

Scanned with CamScanner

اور اطعت کرنے کا حکم دیا ہے اور تمہیں معصیت اور اختلاف سے روکا ہے اور گزشتہ لوگوں کے حالات سے تمہیں خبر دار کیا ہے اور اللہ نے تمہیں یہ باتیں اس لئے پہلے سے بیان کر دیں کہ اگر تم اس کی نافرمانی کرو تو یہ تمہارے خلاف حجت بن جائیں اس لئے تم اللہ کی نصیحت کو قبول کرو اور اس کے عذاب سے ڈرو کیونکہ تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ کوئی بھی قوم اس وقت تباہ ہوئی جب ان میں اختلاف وانتشار ہوا اس کے لئے ضروری ہے کہ اس قوم کا کوئی سربراہ ہو جو اسے متحد رکھے اگر تم اس طریقہ کو نہیں اپناؤ گے تو تم کبھی اکٹھے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکو گے اللہ تم پر تمہارا دشمن مسلط کر دے گا تم ایک دوسرے کی عزت کو پامال کرو گے اور جب ایسا ہو گا تو اللہ کا دین بر قرار نہیں رہے گا اور تم گروہ بندیوں میں بٹ جاؤ گے

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے فرمایا

ان الذین فرقوا دینھم و کا نوا شیعا لست منھم فی شئی انما امرھمَ الی اللہ ثم ینبئھم بما کانوا یفعلو ن (پ۸ الانعام ۱۵۹)

(ترجمہ) جنہوں نے کہ پھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہوگئے ان میں بہت فرقے تجھ کو ان سے کچھ سروکار نہیں ان کا کام اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی جتلائے گا ان کو جو کچھ وہ کرتے تھے

اور میں بھی تمہیں اسی بات کی نصیحت کرتا ہوں جس کی اللہ نے تمہیں نصیحت کی ہے اور میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے ڈراتا ہوں حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا

یاقوم لا یجرمنکم شقاقی ان یصیبکم مثل مااصاب قوم نوح او قوم

Scanned with CamScanner

هود او قوم صالح وما قوم لوط منكم ببعيد واستغفروا ربكم ثم
توبوا اليه ان ربی رحیم ودود (پ۱۲ھود ۸۹۔۹۰)
(ترجمہ) اے قوم نہ کمائیو میری ضد کر کے یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ کہ پڑ چکا
قوم نوح پر یا قوم ہود پر یا قوم صالح پر اور قوم لوط تو تم سے کچھ دور ہی نہیں اور
گناہ بخشواؤ اپنے رب سے اور رجوع کرو اس کی طرف البتہ میرا رب ہے مہربان
محبت والا۔

لمابعد...... کئی قومیں ایسی ہیں جو کہتی ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور وہ لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب اور سچائی کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور ان کا مقصد دنیا نہیں ہے اور نہ وہ دنیا میں الجھنا پسند کرتے ہیں لیکن جب ان کے سامنے حق پیش کیا گیا تو یہ لوگ کئی گروہ میں تقسیم ہو گئے کچھ لوگوں نے حق کو قبول تو کر لیا مگر وقت آنے پر اس سے علیحدہ ہو گئے اور کچھ تو حق کو بالکل چھوڑ بیٹھے اور کسی چیز کو ناحق طور پر چھیننے کی کوشش کرنے لگے (میری موت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں) اور انہیں میری عمر بہت طویل معلوم ہو رہی ہے اور ان کی اقتدار کی خواہش جلد پوری ہوتی نہیں دکھائی دیتی تو وہ تقدیر کے کاموں میں بھی جلدی کرنے لگے (یعنی میرے قتل کے درپے ہیں)

ان (باغیوں) کا یہ کہنا کہ وہ اس معاہدہ کے مطابق واپس ہو رہے ہیں جو میں نے ان کے ساتھ کیا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں نے اس معاہدہ سے ذرہ بھر بھی انحراف کیا ہو اور ان کا شرعی حدود کا مطالبہ رد کیا ہو میں نے ان سے کہا تھا کہ بیشک تم ہر اس شخص پر شرعی حدود قائم کرو جو ان حدود سے تجاوز کر گیا ہو اور دور و نزدیک کے جو افراد تم پر ظلم کریں ان پر بھی حدود قائم کرو۔ انہوں نے کہا کہ کتاب اللہ کی تلاوت کی جائے میں نے ان سے کہا جو چاہے

Scanned with CamScanner

اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے مگر اللہ کے نازل کردہ احکام میں حد سے تجاوز نہ کرے۔
انہوں نے کہا کہ محروم کو رزق دیا جائے اور مال کا پورا حق ادا کیا جائے تاکہ مال کی تقسیم میں عمدہ ترتیب قائم ہو سکے اور مال خمس پر دست درازی نہ ہو اور نہ صدقات کے مال میں کوئی خلل پڑے چنانچہ میں نے ان کی بات مانی اور میں اس پر قائم ہوں

میں حضور ﷺ کے ازواج مطہرات کے پاس گیا اور ان سے مشورہ کیا انہوں نے مجھے جس بات کا مشورہ دیا میں نے اس کے مطابق عمل کیا اس کے باوجود انہوں نے میرے ساتھ زیادتیاں کیں انہوں نے تقدیر کے معاملہ میں جلد بازی کی مجھے نماز پڑھانے بھی روک دیا مجھے مسجد نبوی میں آنے جانے اور وہاں نماز پڑھنے سے بھی روک دیا اور جو کچھ لوٹ سکتے تھے وہ لوٹ لیا

اب جبکہ میں آپ سے اس خط کے ذریعہ بات کر رہا ہوں انہوں نے مجھے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے

(۱) وہ مجھ سے ہر آدمی کا بدلہ لیں لینا چاہتے ہیں جسے میں نے صحیح یا غلط طریقہ پر سزا دی ہے
(۲) میں خلافت سے الگ ہو جاؤں اور وہ میری جگہ کسی دوسرے کو مقرر کر دیں
(۳) انہیں ان فوجیوں اور شہریوں کی طرف بھیجا جائے جو ان کے تابعدار و فرمانبردار ہیں اور وہ میری اس وفاداری اور حکم ماننے سے آزادی کا اعلان کر دیں جو اللہ نے ان پر فرض کی ہیں...... میں نے اس کے جواب میں کہا جہاں تک مجھ سے بدلہ لینے کا تعلق ہے تو مجھ سے پہلے بھی خلفاء گذرے ہیں جو صحیح فیصلہ کرتے تھے اور ان سے غلط فیصلے بھی ہوئے مگر ان میں سے کسی کے ساتھ کوئی بدلہ نہیں لیا گیا لیکن یہ لوگ صرف میری جان کے درپے ہیں جہاں تک خلافت چھوڑنے کا تعلق ہے تو میں اسے کسی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار

Scanned with CamScanner

نہیں ہوں وہ مجھے سخت ترین سزا بھی دیں تو وہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ تعالی کے کام اور اس کی خلافت سے علیحدہ ہونے کا اعلان کروں

رہی بات میری اطاعت سے علیحد گی کی اجازت کا۔ تو میں نے اس سے پہلے کسی کو زبردستی اپنی اطاعت پر مجبور نہیں کیا وہ اپنی خوشی سے میری اطاعت کر رہے ہیں کیونکہ ان کا مقصد رضائے الٰہی ہے نیز وہ باہمی اصلاح کے خواہش مند ہیں اور تم میں سے جو کوئی دنیا کا طلب گار ہے تو اسے اسی قدر حصہ ملے گا جس قدر اللہ نے اس کے لئے مقرر کر رکھا ہے اور کوئی اللہ کی رضا اور آخرت اور امت کی اصلاح کا طالب ہے اور رسول اللہ کی سنت حسنہ اور آپ کے دونوں خلفاء کی سیرت پر چلنے کا خواہش ہے تو اس کو اللہ ہی جزائے خیر دے گا اور میں اس کو اس کا مناسب بدلہ تو نہیں دے سکتا اگر تمہیں ساری دنیا مل جائے تب بھی یہ تمہاری دین کی قیمت نہیں ہو سکتی اور اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اسی سے ثواب کے طلبگار رہو اور اگر تم میں سے کوئی عہد کو توڑتا ہے تو میں اسے پسند کروں گا نہ اللہ تعالی اسے پسند فرماتے ہیں کہ تم اس سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دو۔

اور وہ مجھے جس بات پر مجبور کر رہے ہیں وہ تمام تر خلافت کا جھگڑا ہے اب میں صرف اپنی ذات اور ساتھیوں کا اختیار رکھتا ہوں اس وقت میں اللہ کے امر اور اس کی نعمت کی تبدیلی کا منتظر ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی بری روایت قائم ہو اور امت میں اختلاف اور ناحق خون خرابہ ہو اس لئے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم حق وصداقت پر قائم رہو اور مرے ساتھ بھی حق وانصاف کے ساتھ سلوک کرو جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے میں اللہ کا واسطہ دے کر تمہیں اللہ کے دین کی نصرت اور وعدے کی پاسداری کا حکم یاد دلاتا ہوں اللہ کا ارشاد ہے

Scanned with CamScanner

وافوا بالعهد ان العهد كان مسئولا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۳۴)
(ترجمہ) اور پورا کرو عہد کو بیشک عہد کی پوچھ ہوگی
میں نے یہ عذر اللہ کے آگے پیش کر دیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو
جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں اپنے نفس کو قطعی طور پر بری الذمہ نہیں سمجھتا کیونکہ یہ نفس برائی کی طرف مائل کرتا رہتا ہے ہاں میرا رب مجھ پر رحم کر دے تو دوسری بات ہے اگر میں نے کچھ لوگوں کو سزا دی ہے تو اس سے بھی میرا مقصد صرف خیر خواہی کا تھا تاہم میں اللہ کے حضور ہر برے کام سے توبہ کرتا ہوں اور اس سے معافی کا طلبگار ہوں کیونکہ وہی گناہوں کو معاف کر سکتا ہے یقیناً میرے رب کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور صرف گمراہ لوگ ہی اس کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں وہ بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے برائیوں سے درگذر کرتا ہے اور جو کچھ ہم کرتے ہیں اس سے وہ خوب واقف ہے
میں اللہ تعالیٰ سے اپنی اور تمہاری مغفرت کا طلب گار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس امت کے دلوں کو بھلائی پر متحد کر دے اور ان کے دلوں میں برائی سے نفرت پیدا فرما دے آمین۔ والسلام علیکم ورحمة الله وبركاته أيها المؤمنون والمسلمون (طبری ج ۳ ص ۴۱۹)

☆...... حضرت عثمان نے محاصرہ کے بالکل آخری دنوں میں مسلمانوں سے خطاب کرنا چاہا تو آپ نے سب کو اپنے پاس بلایا اس مجلس میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے حضرت عثمان کے خلاف طوفان بد تمیزی اٹھا رکھا تھا اور آپ کا محاصرہ کیا ہوا تھا وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آپ مسلمانوں سے کیا کہتے ہیں جب سب لوگ ایک جگہ جمع ہو گئے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد ان سے فرمایا

Scanned with CamScanner

اے لوگو...... اللہ تعالی نے تم کو دنیا صرف اس لئے دی ہے کہ تم اس کے ذریعہ آخرت طلب کرو تمہیں اس لئے نہیں دی کہ تم اس کی طرف مائل ہو جاؤ بلاشبہ دنیا فانی ہے اور فنا ہو جائے گی اور آخرت باقی رہے گی اور فانی دنیا کہیں تمہیں متکبر نہ بنادے اور باقی رہنے والی آخرت سے غافل نہ کردے تم باقی کو فانی پر ترجیح دو بلاشبہ دنیا ختم ہو جانے والی ہے اور اللہ ہی کے پاس ٹھکانہ ہے اللہ کا تقوی اختیار کرو بلاشبہ اس کا تقوی اس کے عذاب کے مقابلہ میں ایک ڈھال ہے اور اس کے ہاں ایک وسیلہ ہے اور غیر اللہ سے محتاط رہو اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہو الگ الگ گروہ کی شکل مت اختیار کرو اللہ تعالی نے فرمایا ہے--

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذلك يبين الله لكم آيته لعلكم تهتدون (پ ۴ آل عمران ۱۰۳)

(ترجمہ) اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اب اس کے فضل سے تم بھائی ہو گئے اور تم ایک آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر اس نے تم کو اس سے نجات دی اسی طرح اللہ تم پر آیتیں کھولتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ

پھر آپ نے حضرت علی حضرت زبیر اور حضرت طلحہ کو اپنے قریب بلایا اور لوگوں سے کہا

Scanned with CamScanner

کہ بیٹھ جاؤ پھر آپ نے کہا

اے اہل مدینہ میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد تمہیں اچھا خلیفہ عطا فرمائیں میں آج کے بعد پھر کسی کے پاس نہیں آؤں گا یہاں تک کہ اللہ میرے بارے میں اپنا فیصلہ جاری فرمادے میں ان لوگوں سے اور ان سے جو میرے دروازے کے عقب میں موجود ہیں کوئی تعلق نہیں رکھوں گا ان سے کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا انہیں ان کے مطالبات کے سلسلے میں کوئی رعایت نہیں دوں گا جس سے فائدہ اٹھا کر یہ لوگ تمہارے دین اور دنیا کو خراب کر سکیں بلکہ اللہ جو چاہے گا اس کا فیصلہ فرمائے گا۔ (طبری ج ۳ ص ۳۹۳)

☆...... سیدنا حضرت عثمان ذی النورینؓ کے مکتوبات کی ایک جھلک بھی سامنے رکھئے۔ آپ اپنے گورنروں کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں

☆...... اللہ تعالی نے مسلمانوں کے سربراہوں کو امر کیا ہے کہ وہ لوگوں کے پاسبان بنیں اور ان سے یہ نہیں کہا کہ تم محصول وصول کیا کرو اس امت کا پہلا گروہ پاسبان عالم ہی تھا نہ کہ ٹیکس وصول کرنے والا مگر ہاں وہ وقت قریب آگیا ہے جبکہ تمہارے سربراہ ایسے نہیں رہیں گے اس وقت حیاء امانت اور وفائے عہد ان سب کا خاتمہ ہو جائے گا میں تم سب کو تاکید کرتا ہوں کہ انصاف کی بات یہی ہے کہ تم مسلمانوں کے معاملات میں اچھی طرح غور کرنا پھر ان کا جو حق ہو وہ ان کو دے دینا اور جو ان پر واجب ہو وہ ان سے لینا رہے دشمن تو ان سے بھی تم نے جو وعدے کئے ہیں اسے پورا کرنا وعدہ خلافی نہ کرنا (تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۴۵)

☆...... سیدنا حضرت عثمان ذی النورینؓ نے ٹیکس وصول کرنے والے عمال کے نام جو

Scanned with CamScanner

ہدایات لکھیں اسے ملاحظہ کریں

☆......اے لوگو اللہ تعالی نے خلق کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اس لئے سوائے حق کے وہ کسی اور چیز کو قبول نہیں کرتا اس بناء پر تم لوگ حق لو اور حق دو امانت اور راست بازی کا ہمیشہ خیال رکھو اس پر قائم رہو جس سے جو وعدہ کرو اسے پورا کرو یتیم اور جس سے عہد دپیمان ہے ان پر ظلم نہ کرو کیونکہ جو شخص ان پر ظلم کرتا ہے خدا خود اس کا مدعی ہو جاتا ہے (ایضا)

☆......آپ نے سرحدوں پر موجود سپہ سالار کے نام جو ہدایات لکھیں اسے ملاحظہ کریں

☆......تم لوگ مسلمانوں کی حمایت اور ان کی طرف سے دفاع کرنے والے ہو حضرت عمرؓ نے تمہارے لئے کچھ قوانین بنائے ہیں جو ہم پر مخفی نہیں ہیں بلکہ وہ ہمارے مشوروں سے ہی بنائے گئے ہیں اس بناء پر مجھ کو یہ اطلاع نہیں ملنی چاہئیے کہ تم نے ان میں کچھ تغیر وتبدل کر دیا ہے اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالی تمہارے مرتبہ ومقام میں تبدیلی پیدا کر دے گا اور تمہاری جگہوں پر دوسروں کو لا بٹھائے گا اس لئے تم اچھی طرح دیکھ لو کہ تم کو کیسا بن کر رہنا ہے ادھر میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالی نے جو ذمہ داری میرے سپرد کی ہے اس کے تقاضے کیا ہیں اور ان سے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہے (ایضا)

☆......حضرت عثمان نے عام مسلمانوں کو کس مخلصانہ انداز میں نصیحت کی ہے اسے دیکھیں

☆......اے لوگو۔ دیکھو تم اس مرتبہ اور مقام تک پہنچے ہو تو اقتدار اور حق کی پیروی سے پہنچے ہو پس دیکھو کہیں دنیا تم کو راہ سے گمراہ نہ کردے کیونکہ اس امت میں جب تین چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو اس میں نئی نئی باتیں پیدا ہو جائیں گی اور وہ تین چیزیں یہ ہیں

Scanned with CamScanner

نعمتوں کا مکمل ہو جانا کنیزوں سے تم لوگوں کی اولاد کا بالغ ہو جانا اور اعراب واعجام کا قرآن پڑھنا کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا الکفر فی العجمة قرآن کے الفاظ کا صحیح طور پر تلفظ نہ کرنا کفر کا موجب ہو سکتا ہے کیونکہ عجمی لوگ جب صحیح تلفظ نہیں کر سکتے تو نئی نئی بدعات پیدا کر دیتے ہیں (ایضا)

☆...... آپ نے مسلمانوں کے نام پیغام دیا کہ

☆...... تم سب لوگ معروف پر قائم رہو اور منکر سے بچو اور کوئی مسلمان اپنے آپ کو رسوا نہ کرے میں قوی کے بالمقابل ہر کمزور شخص کا اس وقت تک ساتھ دوں گا جب تک کہ وہ مظلوم ہے انشاء اللہ تعالی۔ (ایضا)

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان نے اپنے شہروں کے عمال امیران جنگ ائمہ نماز اور بیت المال کے امینوں کو خطوط لکھے جس میں آپ نے انہیں نیکی کی راہ پر چلنے اور برائی سے بچنے کا حکم دیا اور انہیں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی ترغیب دی اور ان کو ہمیشہ سنت کی اتباع کرنے اور بدعات کے چھوڑنے پر زور دیا۔ (البدایہ ج ۷ ص ۲۹۸)

سیدنا حضرت عثمان غنی ذی النورین کی سیرت و سوانح کی تکمیل پر راقم الحروف اللہ رب العزت کا شکر گذار ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو اپنے حضور شرف قبولیت عطا فرما کر اسے تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور سیدنا حضرت عثمان کی محبت و عظمت سب مسلمانوں کے دلوں میں پیدا فرمائے اور اسے میرے لئے میرے والدین اور میرے اساتذہ کے لئے آخرت میں نجات اور بلندی درجات کا باعث بنائے آمین یارب العالمین

محمد اقبال رنگونی عفا اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

مؤلف کتاب جناب مولانا حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی کی تالیف

ازالۃ الضیق بسیرۃ سیدنا ابی بکر الصدیقؓ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عتیق احمد بستوی صاحب (دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو) کی نظر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت سیرت اور خدمات کے بارے میں اگرچہ عربی اور دوسری زبانوں میں کافی کتابیں لکھی جاچکی ہیں سیرت وسوانح کی کتابوں نیز اسلامی تاریخ کی عام کتابوں میں ان کا مفصل تذکرہ ہے لیکن حق یہ ہے کہ ابھی تک خلیفہ اول صدیق اکبرؓ کی ہمہ جہت شخصیت اور خدمات کے مختلف گوشوں پر کتابیں اور مضامین لکھے جانے کی ضرورت ہے

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے جانکاہ حادثے کے بعد جب نوعمر اسلامی مملکت زبردست زلزلے کا شکار ہوگئی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا مضبوط انسان بھی حالات کی سنگینی سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اس مرحلے میں حضرت ابوبکر صدیق کی شجاعت وعزیمت ان کی حوصلہ مندی اور پہاڑ کی طرح جماؤ نے مملکت اسلامی کو زوال وانتشار اور مسلمانوں کو دینی اور فکری انحراف سے بچایا فتنہ ارتداد کے بلاخیز سیلاب پر بند باندھ کر انہوں نے ایسا غیر معمولی کارنامہ انجام دیا جس کی مثال عہد رسالت کے بعد اسلامی تاریخ میں پیش نہیں کی جاسکتی صدیق اکبر کے دور میں فتوحات کا دائرہ اگرچہ بہت وسیع نہیں ہوا لیکن اسلامی مملکت کی جڑیں انہوں نے ایسی راسخ ومستحکم کردی کہ پھر مملکت پھیلتی ہی چلی گئی اور اس کی فتوحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا صدیق اکبر کی شخصیت اور کارناموں پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے

اردو زبان کا دامن بھی صدیق اکبر کی سیرت وسوانح سے خالی نہیں ہے نواب حبیب الرحمن خان شیروانی کی مختصر کتاب کے علاوہ حضرت مولانا سعید اکبر آبادی مرحوم کی کتاب صدیق اکبر ایک ایسی کتاب ہے

Scanned with CamScanner

جس کی علمی و قعت واہمیت اپنی جگہ مسلم ہے یہ کتاب مولانا مرحوم کی تحقیقی شان مختلف علوم کی غواصی
اور سلیقہ تصنیف و تحقیق کی آئینہ دار ہے میرے خیال میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق کی شخصیت
وسیرت کے بارے میں ایسی جامع کتاب اس وقت تک عربی زبان میں بھی موجود نہیں تھی لیکن کسی
موضوع پر کسی کتاب کو حرف آخر نہیں کہا جا سکتا مختلف پہلوؤں تحقیق واضافہ کی گنجائش باقی رہتی ہے
تقریباً ایک سال پہلے برطانیہ کے ایک سفر میں مانچسٹر کے ایک معروف عالم دین مولانا محمد اقبال رنگونی
نے اپنی تازہ تصنیف سیدنا ابو بکر الصدیق اس حقیر کو عنایت فرمائی اور یہ بھی فرمائش کی کہ اس کتاب کے
بارے میں اپنے تاثرات لکھیں مصروفیات کی وجہ سے کئی ماہ تک اس کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکا لیکن پھر
جب فرصت نکال کر کتاب پر نظر ڈالی تو کتاب نے اپنی طرف کھینچ لیا اور کتاب کا اکثر حصہ پڑھ کر ہی
سیری ہوئی جناب مولانا اقبال رنگونی کی کتاب ازالة الضيق بسيرة سيدنا أبي بكر الصديق
کی ایک اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے موضوع میں ڈوب کر اور موضوع کے تمام پہلوؤں کا
احاطہ کر کے کتاب لکھی ہے اس دور میں وسائل علم کی کثرت وسہولت نے بے شمار لوگوں کو مصنف
ومحقق بنادیا ہے کمپیوٹر اور انٹرنٹ کی فراہمی نے جہاں تصنیفی اور تحقیقی کاموں کی رفتار تیز تر کردی ہے
وہیں ہر شخص کو ہر موضوع پر لکھنے کے مرض میں مبتلا کردیا ہے ہر موضوع پر مقالات اور کتابوں کا
سیلاب ہے لیکن ایسی کتابیں بہت کم سامنے آتی ہیں جن میں فنی بصیرت اور گہرائی ہو اور موضوع پر کوئی
خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہو جناب حافظ محمد اقبال کی یہ کتاب اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ اس کے ذریعہ
تصنیف کا شوق پورا نہیں کیا گیا ہے بلکہ پوری گہرائی اور گیرائی کے ساتھ موضوع کا احاطہ کرنے اور اس
کا صحیح تجزیہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ کتاب موجودہ دینی و علمی لٹریچر میں ایک وقیع اضافہ ہے
کتاب پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق کے حالات اور خدمات
کے موضوع پر قدیم ذخیرہ کو پورے طور پر کھنگالا ہے حافظ ابن تیمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی شاہ عبد العزیز
محدث دہلوی مولانا عبد الشکور لکھنوی وغیر ہم کی تحقیقات وافادات ان کے نوک قلم پر ہیں اپنے
موضوع پر شیعی مصادر ومراجع سے بھی خوب استفادہ کیا ہے اور بڑی ذہانت ودیانت سے ان کا استعمال
کیا ہے اسی طرح دور حاضر میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ پر جو کچھ لکھا گیا اس پر بھی مصنف کی

پوری نظر ہے کتب تاریخ وتراجم کے علاوہ کتب حدیث وتفسیر عقائد وکلام میں حضرت ابوبکر صدیق
کے متعلق جو کچھ دستیاب ہے اس سے بھی استفادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اگر مصنف نے
کتاب کے اخیر میں اپنے مصادر ومراجع کی فہرست شامل کی ہوتی تو اہل علم کو اجمالی نظر ڈال کر کتاب کی
اہمیت سمجھنے میں اور آسانی ہو جاتی

اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کا اسلوب مجادلانہ اور مناظرانہ نہیں بلکہ ہمدردانہ اور
داعیانہ ہے کتاب کا نام ہی اس جذبہ کی ترجمانی کرتا ہے آج کل ان موضوعات پر اسی اسلوب میں لکھنے اور
بولنے کی ضرورت ہے مسلکی شدت اور عدم برداشت نے عالم اسلام کو زخموں سے نڈھال کر رکھا ہے اور
دشمنان اسلام نے ہماری اس کمزوری کا فائدہ اٹھاکر مسلم ممالک اور مسلم آبادیوں کی اجتماعیت کا شیرازہ
بکھیر دیا ہے اور قتل وغارت کا بازار گرم کر رکھا ہے اس لئے مسلکی اختلافات اور فرقوں کے اختلافات
میں تصادم کے بجائے تفاہم کا رویہ ہماری دینی اور سماجی ضرورت ہے

مولانا اقبال رنگونی صاحب علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کے شاگردوں میں ہیں اس کتاب کا
انتساب ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب اور اپنے والد گرامی حاجی ابراہیم یوسف باوا صاحب رنگونی کی
طرف کیا ہے علامہ خالد محمود صاحب دور حاضر میں فرق ومذاہب پر گہری نظر رکھنے والے چند ممتاز
ترین علماء اور اہل تحقیق میں سے ہیں ان کی گرانقدر تصانیف ان کے کام اور مقام کی شاہد عدل ہیں اس
کتاب کو انہوں نے پڑھا ہے اور بقول مصنف جابجا مفید اور نہایت ہی اہم افاضات اور مشوروں سے نوازا
یہ چیز کتاب کے استناد اور اہمیت میں اضافہ کرتی ہے

میں جناب مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب دامت برکاتہم کو اس عظیم اور مفید کتاب کی تصنیف پر
مبارکباد پیش کرتا ہوں موصوف اس کام پر اہل علم کی طرف سے تبریک وتہنیت کے مستحق ہیں اہل
سنت کے علاوہ اہل تشیع کے علماء اور تعلیم یافتہ حلقوں میں اس کتاب کو پہنچانے کی شدید ضرورت ہے
فارسی انگریزی اور عربی وغیرہ میں کتاب کا ترجمہ انتہائی مفید اور ثمر آور ہوگا
اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کتاب کو دنیا اور آخرت میں قبولیت سے نوازیں اور مصنف کے لئے ذخیرہ
آخرت بنائیں

عتیق احمد بستوی وارد حال ڈیوزبری برطانیہ ۲۱ مئی ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆...... حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ ملیہ فیصل آباد (پاکستان)

باسمہ تعالیٰ

اہل علم ودانش میں ایک شخصیت گذشتہ کچھ عرصہ سے ابھر کر سامنے آئی ہے یہ شخصیت جناب مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی کی ہے حافظ صاحب برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں مقیم ہیں تقریباً دو عشروں سے اپنے علم وقلم کے ساتھ دین کی اس طرح خدمت کر رہے ہیں جس طرح اکابر کا طرز تھا اپنی بات کو کسی پر تنقید کئے بغیر مثبت انداز میں بیان کر دینا ان کا کمال ہے انہوں نے تقریباً اسلام کے ہر اس موضوع پر قلم اٹھایا جو کہ وقت کا تقاضا تھا فتنہ قادیانیت ہو یا فتنہ غیر مقلدیت فتنہ رافضیت فتنہ اہل بدعت ہو ان تمام پر انہوں نے قلم اٹھا کر اس کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ان کی تازہ تصنیف ازالۃ الضیق بسیرۃ سیدنا ابی بکر الصدیق ہے جو کہ انہوں نے خلیفہ بلا فصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کے حالات پر لکھی ہے اس میں جس تفصیل کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کے حالات کو بیان کیا گیا ہے اس سے وہ تمام شکوک وشبہات دور ہو جاتے ہیں جو کہ حضرت ابوبکر صدیق کے مخالفین اکثر اوقات کرتے رہتے ہیں خصوصاً آجکل جس طرح اکابری واسلاف کے خلاف جو مواد نئی نسل کو دیا جارہا ہے اس کے لئے یہ کتاب بہترین تریاق ہے ۵۱۲ صفحات میں وہ کچھ بیان کر دیا گیا ہے کہ اس کے بعد مزید کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہر صحیح العقیدہ مسلمان کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے بلکہ وہ لوگ جو کہ حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتے وہ بھی اگر اس کتاب کا مطالعہ کھلے دل ودماغ سے کریں تو ان کے لئے بھی یہ داروئے شفاء ثابت ہو گی اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے۔۔ (جامعہ ملیہ فیصل آباد دسمبر ۲۰۰۸ء)

Scanned with CamScanner

مؤلف کتاب جناب مولانا حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی کی تالیف

نور القمر بسیرة سیدنا عمرؓ (دو جلد)

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مد ظلہ العالی (مہتمم جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد) کی نظر میں

مکرم جناب حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف...... گرانقدر عظیم علمی اور تاریخی تحفہ سیدنا حضرت عمر (دو جلد) سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور نسخہ سکون ایک ایک نسخہ موصول ہوا از حد خوشی ہوئی انتہائی شکر گذار اور ممنون احسان ہوں اللہ کریم اجر عظیم سے نوازیں بلاشبہ ایک عظیم علمی تحقیقی تاریخی اور فکری کاوش کی عکاس ہے اللہ کریم نظر بد سے بچائیں تینوں قلمی کاوشوں کے مضامین اور عنوانات انتہائی شاندار جاندار اور طباعت جاذب نظر ہیں مستزاد یہ کہ ہر عنوان کے ساتھ حوالہ جات نے مزید نکھار بخشا ہے تینوں نسخے رفیق سفر رہتے ہیں خوب علمی اور معلومات سے مستفاد ہو رہا ہوں پہلے آپ نے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق عظیم علمی اور قلمی کاوش بھی ارسال فرمائی تھی آپ کی کتاب ابو ہریرہ میرے ہاتھ میں ہے تبرید قلب و نظر ہے (۲۰ فروری ۲۰۱۰ء)

☆☆☆

محترم حضرت مولانا محمد ازهر صاحب دامت بركاتهم

مدیر ماہنامہ الخیر پاکستان کا تبصرہ

برادر محترم حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی زید مجد ہم مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمود دامت برکاتھم کے مایہ ناز شاگرد اور تربیت یافتہ ہیں ان کی تالیفات میں حضرت علامہ صاحب کا متکلمانہ انداز اور اچھوتی تعبیرات کا رنگ جھلکتا ہے نور القمر بسیرة سیدنا عمرؓ میں جناب حافظ صاحب نے

سیرت فاروقی کو اسی مخصوص انداز میں بیان فرمایا ہے کہ بیسیوں اشکالات و سوالات کے جواب ثمن السطور دے دئے ہیں اہل سنت والجماعت کو اپنی خوش نصیبی پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے انہیں صحابہ کرام کے دامن سے وابستگی نصیب فرمائی اور ان علمائے امت کا ممنون ہونا چاہیئے جن کی زبان و قلم کی بدولت عظمت صحابہ کا پرچم ہمیشہ سربلند رہا اور تا قیامت رہے گا انشاء اللہ مسلمانوں اور اہل علم سے مطالعہ کی درخواست ہے (ماہنامہ الخیر مئی ۲۰۱۰ء)

مؤلف کتاب جناب مولانا حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی کی تالیف

تمنائے حسن خاتمہ از ذکر سیدہ فاطمہؓ

حضرت مولانا حافظ مہر محمد صاحب مد ظلہ مہتمم جامعہ قرآن و سنت بن حافظ جی کی نظر میں

محترم جناب محمد بلال عمر صاحب...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مزاج گرامی خیر ہوگا

صدیقی ٹرسٹ کی معرفت حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب کی تازہ کتاب حضرت سیدہ فاطمہؓ وصول پائی شکریہ۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی سیرت پر ان کی کتاب پہلے وصول پائی تھی اور شکریہ کے ساتھ رائے بھی لکھ دی تھی۔ الحمد للہ دو دن میں اس کتاب کا اکثر حصہ پڑھ لیا ہے حضرت خاتون جنت کے کمالات و خصائص کے علاوہ آپ کے والدین کریمین آپ کی تین بہنیں اور تین بھائی اولاد اور اہل وعیال اور سب متعلقین کا تفصیلی تعارف مدح و ثناء کتاب کی اصل جان ہے جس سے اور کتابیں خالی ہیں پھر ماشاء اللہ حافظ صاحب کا کتب شیعہ پر بھی مطالعہ کا خاص ذوق ہے اپنی تائید میں خاص حوالے جمع کرتے ہیں اور ان کے کفریات پر بھی آپ کو بہت مواد مل جاتا ہے اللھم زد فزد ہر گمراہ فرقہ تضاد اور لبس حق بالباطل کا مرتکب ہوتا ہے ۔۔۔۔ مولانا رنگونی صاحب اور حضرت علامہ صاحب کو میرا ہدیہ سلام پہنچادیں یاد آوری کا شکریہ (حافظ مہر محمد میانوالی (۸ اکتوبر ۲۰۱۰ء)

Scanned with CamScanner

OTHER PUBLICATIONS

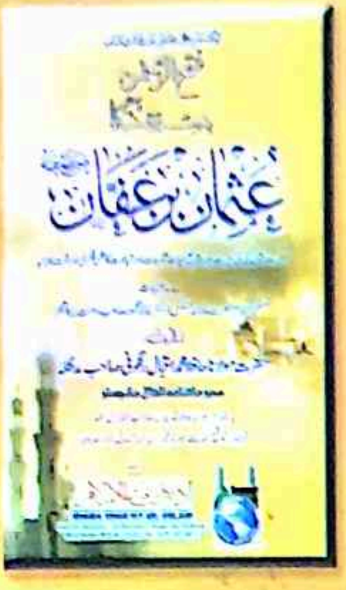

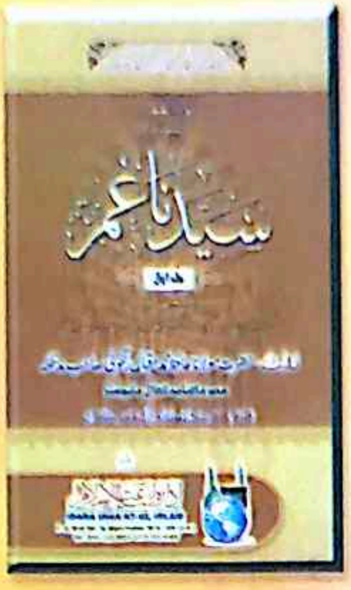

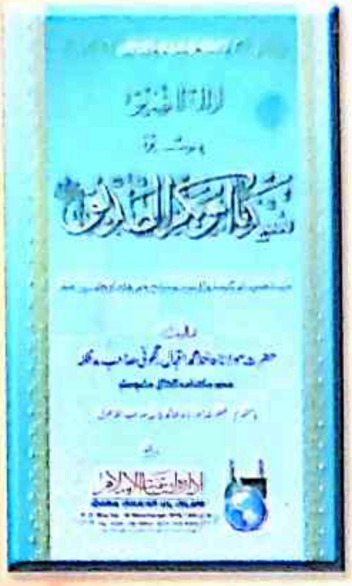

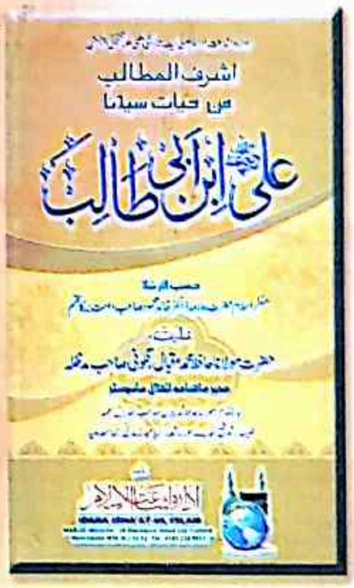

ناشر

ادارہ اشاعت الاسلام

IDARA ISHA'AT-UL-ISLAM

MASJID IMDADIA: 26 Blackburn Street Old Trafford,
Manchester M16 9LJ (U.K). Tel : 0161 232 9851

Scanned with CamScanner